بشارة الفساق

في المطبع الواقع صفي

صيانت اهل السنة

آگره [illegible] مفيد

عام سنة ١٣[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی العفو الواسع والعقاب الشدید وما ربک بظلام
والسلام علی اشرف من اظلت علیہ السماء واقلته البیدا وعلی آلہ
محمد صلوٰۃ تنمو کل حین وتزید اما … ہے کہ اسلام غریب
قیامت کا قریب آگیا ہے اور مسلمان … ہا کر سو رہے ہین
مسلمانون مین ایسی کثرت فسق وفجور ومعاصی ومحارم ولہو ولعب کے
کہ انسے پہلے اگلے وقت مین کثرت عبادت کی تہی سبکو یہہ بات معلوم ہے کہ
کسی گناہ کی سزا وجزا ویسی سخت نہین ہے جیسے گناہ کبیرہ کی ہوتی ہے خواہ
مین ہو یا معاملہ مین یا عادت مین پہر خواہ اعضا وجوارح سے صادر ہو
سے اس گناہ کے جو کچھ نحوست وظلمت ویسے برکتی گہر مین شہر مین ملک مین
دوسرے گناہ صغیرہ سے نہین پہونچتی اگرچہ اصرار کرنا صغیرہ پر بہی دلکو سیاہ

پھر حرام ہونا ہر گناہ کبیرہ کا خلاف شرع ہونا ہر مسلم کا سبکو معلوم ہے مگر اس حرام کو بار
لوگ اس بے خوفی سے کرتے ہین جیسے کوئی حلال کام کے کرنے مین چیت وچالاک ہوتا ہے
کہتے ہین کہ اللہ غفور ورحیم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے شفیع ہین ہم
کچھ ہی کیون نکرین ہماری مغفرت ضرور ہوجاویگی رسول خدا ہمکو بخشوا دینگے سو یہہ تو سچ ہے
کہ اللہ غفور ورحیم ہے مگر قہار جبار شدید العقاب سریع الحساب بھی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بے شک عاصیان امت کی شفاعت کرینگے جو مرتکب کبیرہ وغیرہ کے ہوئے
ہین مگر اوس شخص کی جسکی شفاعت کا اذن طرف سے خداے پاک کے ہوگا نہ ہر مرتکب
کبیرہ کے جو گناہ کرتے کرتے مرگیا ہے البتہ جسنے دنیا مین اپنے گناہون سے توبہ نصوح
کرڈالی ہے پھر اوس گناہ کے اردگرد نہ پھرا تو اوسکے لئے امید مغفرت وشفاعت کی ہے
جس گناہ سے اتفاقاً توبہ نصیب نہوئی وہ مشیت الٰہی پر موقوف ہے چاہے اوسکو بخشے
چاہے اوسپر پکڑے اگر سارے گناہگار شفاعت سے بخشے جایا کرین تو پھر کارخانہ
عذاب وعقاب کا بالکل بیکار ٹھہریگا سوا کفار کے کوئی مجرم جہنم مین نہ جاویگا حالانکہ صدہا
آیات وحدیث مین اعمال بد افعال کبیرہ پر اہل اسلام کے لئے وعید دخول نار کی آئی ہے
پھر کوئی نہین زیادہ رہیگا کوئی کم سب سے زیادہ کم عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکو برابر عمر دنیا کے
جہنم مین عذاب کرینگے زیادہ عذاب والون کا حساب اعقاب تک پہونچتا ہے سو جب یہہ بات
مقرر ہوئی کہ مرتکبان کبیرہ وعاصیان اہل اسلام سیر دوزخ کی کرینگے فساق فجار صدنشین
جہنم ہونگے تو ضرور ہوا کہ جو سزا جزا وعید انکے لئے احادیث مین آئی ہے اوسکی بشارت انکو
سنا دیجاوے تاکہ یہہ لوگ معلوم کرلین کہ نتیجہ انکے اعمال بد کا کیا ہوگا

مقدمہ

ارتکاب گناہ کبیرہ کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ صورت ہے کہ حالت شباب مین کہ شعبہ جنون
کا ہوتا ہے دھوکے دھڑی بھول چوک نادانی ناتجربہ کاری سے کوئی گناہ باغواے نفس و
شیطان یا بہ برکت صحبت بد ہوگیا فی الفور اوسپر متنبہ ہوکر توبہ کرڈالے دوسری صورت یہہ ہے

کرا اوس گناہ کو ایک عادت دائمی ٹھیرالیا ہے اگر اتفاقاً توبہ بھی کی تو پھر توڑ ڈالی سو
پہلی صورت مین تو توبہ اپنا اثر دکہاتی ہے گناہ کو مٹادیتی ہے بلکہ ایسے تائب کو برابر
متقی کے بنادیتی ہے گو کیسا ہی گناہ کیون نہ کیا ہو زنا چوری شراب خواری وغیرہ کا
دوسری صورت مین نوبت کفر کی پہونچ جاتی ہے دل سیاہ ہو کر پتھر کا نقش ہوجاتا ہے
نوبت ختم وطبع ورین کی پہونچتی ہے نعوذ باللہ منہ پھر جو گناہ توبہ کرنے سے محل عفو مین
تہا اوسکا وبال توبہ توڑنے سے پھر عود کر آتا ہے نہ پچھلے گناہ معاف نہ اگلے سو ایسا
دل فاسقون فاجرون کا دل ہوتا ہے جنکے دل سے لذت گناہ کی کسیطرح نہین جاتی
جب ہوش اوٹہتا ہے تو جی کسی بڑے ہی گناہ کرنے کو چاہتا ہے انکین یہہ ہمت کسیکو
کبھی نہین ہوتی کہ فلان عادت بد کو چھوڑ دینا چاہئے بلکہ جسقدر عمر زیادہ ہوتی ہے
حوصلہ عیش وعشرت ومعصیت ولہو ولعب کا زیادہ ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ اسی حال
مین ناگہان موت آجاتی ہے سارا عیش دہرا رہتا ہے حسرت وافسوس ہمراہ جاتا ہے قبر
دوزخ کا ایک گڑہا ہوجاتی ہے جنازہ بہاری ہوجاتا ہے موہنہ پر سیاہی آجاتی ہے
پھر نہ کوئی یار وفادار کام آتا ہے نہ کوئی عاشق زار گناہ ایسی چیز ہے کہ جسکے دل مین
اوسکا مزا سما ہوتا ہے گو ابہی اوس گناہ کو نہین کیا ہے فقط ارادہ ہی جم گیا ہے
لیکن ظلمت اوسکے چہرہ پر نظر آنے لگتی ہے خدا کی پھٹکار برسنے لگتی ہے پھر جب اوسکی عادت
کرلی تو لعنت کا مینہ برستا ہے جیسے ہمیشہ شراب پینا زنا کرنا سود کہانا بی بی کا شوہر کو
ناراض رکہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقسیم امت کی دو طرح پر رکہی ہے
ایک مومن تقی دوسرا فاجر شقی قرآن پاک مین فساق فجار کا ذکر ہمراہ کفار کے کیا ہے
نہ ہمراہ اہل ایمان کے اگرچہ فاسق کو حکم کافر کا نہین دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو رشتہ
فسق وفجور کا کفر کے ساتھ ہے وہ ایمان کے ساتھ نہین ہے اسی وجہ سے فاسق فاجر
لوگ اہل ایمان سے نفرت کرتے ہین اہل تقوی کو اجنبی وغیر وبیگانہ سمجھتے ہین فساق فجار

کفار بے نماز بے روزہ بدلوگون سے صحبت رکہتے ہین کیونکہ تارک نماز وروزہ عمداً شرع
مین کافر ہوتا ہے بلکہ بعض مسلمان عورتین کافرون سے بہی یاری آشنائی زناکاری کرتی
ہین اگر فسق کو کفر سے الفت دلی ایمان سے عداوت جانی نہوتی تو مسلمان کہلاکر کسی ہندو
سے ہرگز آشنائی نکرتین کسبیون خانگیون کٹنیون کی صحبت پسند نہ آتی لکن جب نیک عورتون
سے واسطہ نرکہا ان خبیثات وخبیثین کو واسطے دوستی آشنائی وصحبت کے پسند کیا تو معلوم
ہوا کفر کی رات آئی ایمان کا دن گیا اسیطرح جتنے مرد فاسق فاجر ہین وہ صحبت اہل علم ودین
سے بہاگتے ہین لقون شہدون کو اپنا ہمنشین بناتے ہین معلوم ہوا کہ فسق کو کفر سے قرابت
قریبہ حاصل ہے یہہ اصرار کبائر کا ان حضرات با برکات کو سرحد کفر تک بخوبی رسد رسائی کرتا
ہے یہی وجہ ہے کہ شرع شریف مین جس جگہہ مسئلہ کفائت نکاح کا لکہا ہے وہان یہہ بہی ذکر
آیا ہے کہ مومن فاسق کا کفو نہین ہوتا ہے قرآن وحدیث سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ
مومن کسی فاسق کافر سے رشتہ نکرے دوستی نرکہے برادری کا سا برتاؤ نکرے بلکہ ایسے
لوگون کو حقیر وذلیل سمجہے اول نصیحت کرے اگر وہ راہ راست پہ آجاوین تو خیر ورنہ بصورت
مجبوری دل سے بیزار رہے گو بضرورت دنیاوی اونسے لین دین کا کام پڑے مگر آجکل بڑا
خیرخواہ دوست جانی رشتہ دار حقیقی وہی شخص ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فاسق فاجر ہو صلہ
رحم بہی اوسی کے ساتہہ زیادہ ہوتا ہے برادری کا برتاؤ بہی اوسی سے زیادہ رہتا ہے
گو اوسکا نسب بہی مثلاً صحیح نہو مان باپ کا نکاح بہی ثابت نہو حالانکہ شرع شریف مین صحیح النسب
حقیقی بہائی بہن باپ چچا سے جبکہ وہ دشمن خدا خبیث وخبیث فاجر العمل ہون ترک برادری کا
حکم آیا ہے وہان تو یہہ شدت یہان یہہ آسانی پہر اگر یہہ صریح خدا ورسول کے ساتہہ ضد نہین
ہے تو کیا ہے بہرحال آفات فسق وفجور کے بیحساب ہین سارے ہی خلق اسمین گرفتار ہے الا ماشاء اللہ
گرفتاری بہی کیسی کہ انہین کامون کو دین سمجہ لیا ہے زناکاری شرابخواری رقص سرود کہیل
تماشا لہو ولعب اسراف ریاکاری حق تلفی ناانصافی ظلم کو عبادت سمجہہ لیا ہے شہوت نفس

شہوت دل کو معبود قرار دیا ہے جب منع کرو مونہہ سے وہ کلمے نکلتے ہین جنہین خوف کفر کا ہوتا
ہے آٹھہ پہر مین ایکدم بہی نہ خدا یاد آتا ہے نہ موت نہ قبر نہ حشر نہ نشر نہ جہنم گویا سارا مزا زندگی
کا اسی جگہہ ہے یہین کا فقط جینا مرنا ہے جو عیش کر لیا وہی غنیمت ہے پہر یہہ لذت کہان
نصیب ہوگی یہی قول اگلی امتون کا تہا جنپر گیارہ طرح کا عذاب الٰہی وقتاً فوقتاً موافق
گناہ ہر امت کے نازل ہوا آدمی سوچے تو معلوم کرسکتا ہے کہ دنیا کی کوئی لذت ایسی
نہین ہے جسکو کوئی فرد بشر جائز طور پر نکر سکتا ہو پہر اوس عیش کو ناجائز طور پر کرکے
مستحق جہنم ہونا بجز حماقت کے اور کیا ہے بڑا عیش یہہ ہے کہ مرد عورت سے صحبت کرے
عورت مرد سے جماع کرے اوسکے لیے نکاح مقرر ہے زنا مین بہی یہی صحبت کرنا ہوتا ہے نہ
اور کچہہ مگر نکاح سے چہرہ نورانی رہتا ہے زنا سے مونہہ کالا ہوجاتا ہے اگر مرد کا دل کسی
عورت پر آجاوے تو وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کرے وسوسہ شیطانی دور ہوجاویگا
اسلیے کہ جو چیز اوس عورت کے پاس ہے وہی اس بی بی کے پاس بہی ہے عورت کا بہی
اگر کسی مرد کو دیکہکر بہکے اپنے شوہر کے پاس آکر صحبت کرے جو چیز اوس مرد کے پاس ہے وہی
اس شوہر کے پاس بہی ہے ذرا سی کراہت منظر شرمگاہ سوا وہین سارے مرد عورت برابر ہین
لذت جماع مین بہی سب انسان یکسان ہین پہر زناکاری کی کیا حاجت مگر یون کہیے
ہین کہ جہنم کی حاجت ہے مرد کو بصورت ضرورت کے چار نکاح تک کی ایک وقت مین اجازت
ہے اس سے بہتر اور کیا صورت حفظ کی زنا سے ہوگی ورنہ سو دو سو چار سو بلکہ ہزار عورت
ہے اگر حرام بہی کیا تو ابہی ہزارہا عورتین دنیا مین باقی رہگئین ہین جنسے کسطرح زنا ہو
کرسکتا ہے پہر اس روسیاہی سے کیا حاصل ہان جہنم کی آبادی بدون زنا کے نہین ہوسکتی
ہے عورت بہی بعد موت شوہر یا طلاق شرعی یا خلع کے دوسرا تیسرا نکاح کرسکتی ہے پہر کیا ضرورت
ہے کہ حرام کرے یہہ اور بات ہے کہ شرفا کی عورتین مثل کسبیون کے بیحیا نہین ہوتین انکے مرد
مثل حرامزادون کے بے شرم نہین ہوتے سو جو لطف صحبت کا زن باحیا کے پاس ملتا ہے

یا مرد با حیا سے عورت کو حاصل ہوتا ہے وہ لطف ہرگز ان ناپاکون مین نہین ہوتا یہ اس
کام مین مثل حیوان کے ہوتے ہین معہذا بطریق تنزل یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ مرد لطیف طبع
اپنی بی بی کو بھی ہم مذاق اپنا کر سکتا ہے اسیطرح خوش مزاج بی بی شوہر کو خوش مزاج
بنا سکتی ہے بلکہ جسقدر بے تکلفی و محبت میان بی بی سے کریگا یا بی بی میان سے الفت
کریگی باہم حق شرعی یکدیگر کا لحاظ ہوگا تو یہہ سارا تلاعب باہمی انکا عبادت ٹھیریگا جسطرح
بیحیائی کرنا ہمراہ دلبران بازاری کی موجب شقاوت و بدبختی کا ہوتا ہے اسیطرح عوض
شراب کے ماء اللحم ہے عوض سرود کے اشعار حسنہ کا پڑھنا سننا ہے طہارت مکان کی
عمدگی لباس کی درستی سواری کی اگر واسطے اظہار شکر نعمت الٰہی کے نہ بطریق نازش
و اسراف کے تو ہرگز شرع اوس سے مانع نہین ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج
لعبادہ والطیبات من الرزق اسیطرح عمدہ طعام کہانا منع نہین گہر کی آرائش قطعات
آیات و رباعیات نصائح وغیرہا سے جو بقلم جواہر رقم مکتوب ہون مباح ہے پہر کیا ضرورت
ہے کہ تصویریکے چوکہٹے لگا کر گہر کو بتخانہ بنایا جاوے رحمت کے فرشتون کا آنا جانا بند کر دیا
جاوے کتے پالے جاوین کبوتر گہر سے نکالے جاوین علیٰ ہذا القیاس جس امر کو عیش سمجہا جاتا
ہے مثل اوسکی یا نظیر اوسکا شرع شریف مین موجود و جائز ہے پہر صورت شرعی کو چہوڑ کر
صورت منکر کو اختیار کرنا صریح دلیل ہے اس بات کی کہ قسمت مین جہنم لکہی ہے تقدیر
مین دوزخ ٹہیر چکی ہے اللھم احفظنا اب بعد ختم اس مقدمہ مختصر کے جسکی تفصیل کو ایک
دفتر طویل کافی نہین ہوسکتا ہے اس رسالہ مین بجائے باب و فصل کے سرخی بشارت
لکہی جاتی ہے فاسقون فاجرون کو مژدہ عقاب و عذاب دیا جاتا ہے نوید جہنم و دوزخ
سنائی جاتی ہے جسطرح قرآن پاک مین آیا ہے فبشرھم بعذاب الیم اور حدیث مین
فرمایا ہے ابشروا بالنار ہم امید کرتے ہین کہ اس رسالہ کے پڑہنے دیکہنے سے ایمان مومنین
کو قوت ہوگی جس فاسق فاجر کی تقدیر مین توبہ لکہی ہے اوسکو توبہ نصیب ہوگی ورنہ اندیشے

کے سامنے رونے کا کچھ فائدہ نہین ہان اتنا ضرور ہے کہ جو انجام افعال بد و اعمال کبیرہ
کا مقرر ہے اور فساق فجار ملت اسلام کو اوسپر آگاہی نہین ہے کسیقدر اونکو اطلاع
حاصل ہوجاویگی حجت الٰہی اونپر تمام ہوگی ہم بھی نزدیک خدا کے بریٔ الذمہ ٹہرینگے اسلیے
کہ ہمارا کام فقط زبان سے کہنا دل سے بیزار رہنا ہے ہمکو یہہ قدرت نہین ہے کہ ہم
کسی منکر کو ہاتھہ سے مٹا دین یہہ کام رؤسا رکا ہے سو وہ سب سے زیادہ مبتلا رفسق و
فجور رہتے ہین اونکو اس سے کیا غرض کہ ایمان رہا یا گیا اونکو تو فقط اپنے ہی کی خوشی
دلکے چین سے یا لہو و لعب و عیاشی سے کام ہے کل میسر ہا خلق مگر وہ وقت اب قریب
آگیا کہ یہہ لوگ بہی نتیجہ اپنی اس آزادی و عیش پردازی کا آنکھہ سے دیکھہ لینگے پہر دنیا
و آخرت مین اپنے نصیب کو پہوٹ پہوٹ کر روئین گے خدا و رسول کی نافرمانی اس جرأت
و بیباکی کے ساتھہ کچھہ کہیل تماشا نہین ہے اسکی حقیقت جسوقت کہلیگی تب آگے ڈال کا بہاؤ
بخوبی معلوم ہوجاویگا انشاء اللہ تعالےٰ ❁

بشارت از بہر ریاکاران

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ قیامت مین شہید و عالم و قاری و دولتمند کو
نعمت یاد دلاکر پوچہین گے کہ تو نے کیا کام کیا ایک کہیگا مین شہید ہوا دوسرا کہیگا مین نے
علم سکہایا تیسرا کہیگا مین قرآن پڑہا کرتا تہا چوتہا کہیگا مینے جہان تیری خوشی تہی وہان
مال خرچ کیا ان سب سے کہا جاویگا تم جہوٹے ہو تو اسلیے لڑا کہ بہادر کہلاوے تو نے اسلیے
علم سکہایا کہ عالم مشہور ہو تو نے اسلیے قرآن پڑہا کہ قاری کہلاوے تو نے اسلیے مال دیا
کہ سخی مشہور ہو پہر حکم ہوگا کہ ان سب کو مونہہ کے بل گہسیٹ کر دوزخ مین ڈالدو یہہ خلاصہ
ہے حدیث طویل کا جسکو مسلم و نسائی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے **فائدہ**
معلوم ہوا کہ ریا افضل اعمال کو بہی فاسد کر دیتی ہے بجاے مغفرت کے سیر جہنم کراتی ہے

محنت برباد گناہ لازم ہوتا ہے گناہ ظاہری سے تو بعض لوگ بچ بہی جاتے ہین لکن امرا، وسادات علمار
قرا جنکا ظاہر بہت اچہا ہوتا ہے انکو ریاکاری تباہ کردیتی ہے ہزار مین ایک بہی مخلص نہین ہوتا
ریا کی سزا ایسی اسلئے ہے کہ ریا چہپا شرک ہے جب دوسرے کے دکہانے سنانے کو یا شہرت
و ناموری کے لئے کام کیا تو گویا وہ دوسرا اسکا معبود ٹہیرا یعنی اوسکا عابد ہوا ع

بغیر حق ہرچہ ولت را بربود		سد راہ تو ہمان خواہد بود	

حدیث ابی بن کعب مین صاف فرمادیا ہے کہ جس شخص نے اس امت مین سے کوئی کام
آخرت کا دنیا کے لئے کیا تو آخرت مین اوسکا کچہہ حصہ نہین ہوگا اسکو احمد و ابن حبان و
بیہقی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اس خوش نصیبی کے سوا ایک نفع یہہ ہی
کہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے سنایا لوگون کو کام اپنا اللہ اوسکو سبکے سامنے
حقیر و ذلیل کریگا رواہ الطبرانی بسند صحیح والبیہقی اسیطرح جو کوئی اپنا کام کسیکو
دکہاتا ہے تو اللہ اوسکا کام سبکو دکہا دیگا یعنی اس ریاکار کو رسوا و فضیحت کریگا رواہ
الشیخان اس رسوائی سے بڑہ کر ایک یہہ نعمت ہے کہ جو کوئی آدمی کوئی عمل آخرت کا کرتا ہے
مگر ارادہ آخرت کا نہین رکہتا ہے تو وہ سارے آسمانون اور زمین مین ملعون ہوتا ہے اسکو
طبرانی نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے بلکہ حدیث جارود مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ
جسنے دنیا کو عمل آخرت کے ساتہہ طلب کیا اوسکا مونہہ بگڑجاتا ہے اوسکا ذکر مٹ جاتا ہے اوسکا
نام جہنم مین لکہہ لیا جاتا ہے رواہ الطبرانی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے
کہ جہنم مین ایک جنگل ہے اوسکا نام جب الحزن ہے جہنم اوس جنگل سے ہر دن سو بار پناہ
مانگتی ہے اوسمین ریاکار قاری داخل ہونگے رواہ الترمذی طبرانی مین بجاے قراء کے
مطلق ریاکار آئے ہین یہہ ریا سب اعمال مین ہوتی ہے کیا علم کیا صدقہ کیا حج کیا جہاد کیا
ہجرت کیا روزہ کیا صرف مال و طعام و لباس و مکان و مرکب وغیرہا حدیث شداد بن اوس
مین مرفوعاً آیا ہے جسنے روزہ نماز صدقہ ریا کے لئے کیا وہ مشرک ہوا رواہ البیہقی بلکہ

حدیث ابی سعید خدری مین ریاکو فتنۂ دجال سے بہی زیادہ خوفناک بتایا ہے لوگون کے دکہانے کو اچہی طرح نماز پڑہنا شرک خفی ٹہیرایا ہے رواہ ابن ماجہ والبیہقی حدیث محمود بن لبید مین ریا کا نام شرک السرائر بتلایا ہے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ معاذ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تہوڑی ریا بہی شرک ہے رواہ ابن ماجۃ والبیہقی حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے معلوم ہوا کہ اگر دس عمل مین ایک عمل مین بہی لگا ؤ ریا کا ہے تو یہہ شخص مشرک ہے سارا کیا ہوا اسکا اکارت ہے تتبع سنت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح بعض حسنات سارے سیئات کو مٹا دیتے ہین اسیطرح بعض سیئات بہی سارے حسنات کو خاک مین ملا دیتے ہین جیسے ریا یا ناراض رکہنا عورت کا شوہر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تہے کہ سب سے زیادہ مجہکو ڈر تمپر اس شرک اصغر کا یعنی ریا کا رواہ احمد باسناد جید عن محمود بن لبید وابن ابی الدنیا والبیہقی جس کام مین ریا ہے وہ کام خدا کے لیے نہین ہوتا ہے اس کام کا اجر وہی دے جسکے لئے کیا گیا ہے سو وہ کیا خاک دیگا بیچارہ خود درماندہ شفاعت کیا کیا ریا چیونٹی کی چال سے بہی زیادہ مخفی ہوتی ہے اسکا پہچاننا بڑے سیانے ہنرمند کا کام ہے نہ ہر انسان کا اسکا علاج یہہ ہے کہ یون کہے اللہم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ اس دعا کو احمد وطبرانی وغیرہما نے مرفوعا ابو موسیٰ اشعری سے روایت کیا ہے حاصل بحث یہہ ہوا کہ شخص ریا کار مشرک ذلیل خوار جہنمی دوزخی ہوگا اللہم احفظنا وارحمنا وتب علینا

بشارت ہفتم مبتدعین

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے نکالی ہمارے اس کام مین ایسی چیز جو اوسمین نہین ہے وہ مردود ہے رواہ البخاری ومسلم ابوداؤد

لفظ یہ ہے جس نے کیا کوئی کام برخلاف ہمارے کام کے وہ مردود ہے مسلم کا ایک لفظ
یہ بھی ہے جس نے کیا کوئی ایسا کام جسکا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے اس حدیث سے اوس
شخص اور اوس چیز دونون کا مردود ہونا نکلتا معاویہ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا فرمایا جو لوگ
تم سے پہلے تھے اہل کتاب مین سے وہ بہتر فرقے ہوگئے یہہ امت تہتر فرقے ہوجاویگی بہتر
فرقے دوزخی ہین ایک جنتی وہ فرقہ جماعت ہے رواہ احمد وابوداؤد جماعت سے
مراد اس جگہہ گروہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا ہے کہ ان سب کی ایک ہی چال ڈھال
تھی یا فقط صحابہ مراد ہین پھر جو کوئی شخص اونکی چال ڈھال پر ہوگا وہ بھی حق پر ہے حدیث
عائشہ مین چھہ قسم کے لوگون پر لعنت خدا کی اور ہر نبی مجاب الدعوۃ کے آئی ہے اونمین ایک
تارک سنت بھی ہے رواہ الطبرانی وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے
جب فقط ترک سنت سے لعنت پڑتی ہے تو جو کوئی عامل بدعت یا محدث بدعت ہے وہ
بالاولے ملعون مردود ہوگا غضیف بن حارث نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ نہین نکالی
کسی قوم نے کوئی بدعت مگر اوٹھ گئی مثل اوسکی ایک سنت سو تمسک کرنا سنت سے بہتر ہے
نکالنے بدعت سے رواہ احمد والبزار معلوم ہوا کہ بدعتی قوم مین کوئی سنت باقی
نہین رہتی ہے یہہ سب بسبب ترک سنت کے زبان نبوت پر ملعون ہوتے ہین انس
بن مالک کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ اللہ نے پردہ مین رکھا ہے توبہ کو ہر بدعتی سے جبتک
کہ وہ اپنی بدعت کو ترک نکرے رواہ الطبرانی اس حدیث کی سند حسن ہے معلوم ہوا
کہ بدعتی کو توبہ میسر نہین ہوتی بلکہ حدیث حذیفہ مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبول نہین کرتا اللہ بدعتی سے نماز نہ روزہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد
نہ نفل نہ فرض وہ اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے رواہ ابن ماجۃ
یہہ بہت بڑی بشارت ہے واسطے اہل بدعت کے خواہ اکثر بدعت مین مبتلا ہون یا چند

بدعات ہین کہ نہ کوئی انکی عبادت فرض ونفل قبول نہ تو بہ میسر آب اس سے زیادہ اور کیا چاہیے عرباض بن ساریہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم دور رکہو آپکو محدثات سے بے شک ہر محدث یعنی بدعت گمراہی ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین ہر بدعت کو ضلالت فرمایا ہی اہل بدعت کہتے ہین یون نہین ہے بلکہ بعضی بدعت حسنہ ہوتی ہے بعضی سیئہ تو یہہ معارضہ ہے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا کسی دلیل کے مجرد رائے سے ہر بدعت کا ضلالت ہونا حدیث صحیحین مین بھی آیا ہے مسلم وابن ماجہ نے جابر سے اوسکو روایت کیا ہے لفظ حدیث کا یہہ ہے کہ بہتر بات اللہ کی کتاب ہے بہتر چال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال ہے بدتر سب امورمین محدثات ہین ہر بدعت ضلالت ہے معلوم ہوا کہ سوا کتاب وسنت کے جو کچھہ ہے وہ بدعت ہے یہہ بھی اس سے نکلا کہ بدعت والے تارک کتاب اللہ وہدی نبوی ہوتے ہین ایک اور بڑی منقبت اہل بدعت کی حدیث عمرو بن عوف مین مرفوعًا یہہ آئی ہے کہ جسنے نکالی کوئی بدعت ضلالت جسکو اللہ ورسول پسند نہین کرتے تو اوسپر گناہ اون سب لوگون کا ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے الخ رواہ الترمذی وابن ماجہ ترمذی نے کہا اسکی سند حسن ہے منذری نے کہا اسکے شواہد ہین گویا اہل بدعت کے لئے یہا یجاد ایک صالحات باقیات سے ہے خدا مبارک کرے ہم غربا کو اس نعمت عظمی سے محروم فرماوے ؂

بشارت ابتدا البشر

جریر نے کہا مضر کی قوم ننگے بدن تلوارین لگائے ہوئے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انکی محتاجی دیکہکر متغیر

ہو گیا خطبہ پڑھا کسی نے دینار کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے گیہوں کسی نے جو کسی نے کھجور صدقے مین دیئے ایک انصاری نے ایک کیسہ گران دیا پھر لوگ جھک پڑے بہت سا طعام و لباس جمع ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا فرمایا جسنے نکالی اسلام مین کوئی سنت نیک یعنی اچھی چال اوسکو اجر ہے اوس چال کا اور اجر ہے اوسکا جو کوئی عمل کریگا اوسپر بعد اوسکے بغیر اسکے کہ اون لوگون کا اجر کم ہو اور جسنے نکالی اسلام مین کوئی چال بری اوسپر گناہ ہے اوس چال کا اور گناہ اوسکا جو کوئی چلے اوسپر بغیر اسکے کہ اون لوگون کا گناہ گھٹے رواہ مسلم والنسائی وابن ماجۃ والترمذی مختصرا معلوم ہوا کہ ابتداء الشر مین بہت بڑا فائدہ ہے کہ قیامت تک سب عمل کرنیوالون کے گناہ اسکے گلے بندھتے ہین یہہ مضمون حدیث حذیفہ مین بھی آیا ہے حاکم نے اوسکو صحیح الاسناد کہا ہے صحابہ نے اس قوم کو صدقہ دیا اب قیامت تک جو کوئی کسی محتاج سے اسیطرح کا سلوک کریگا اوسکا اجر انکو بھی ملیگا اوسکو بھی ملیگا اسیطرح جو کوئی برا کام جاری کرجاتا ہے یا کسی گناہ و بدعت کو نکال جاتا ہے تو اوسکو جزا اوس گناہ و بدعت کی مثل سارے گناہگارونکے قیامت تک ملتی ہے اس سے زیادہ اور کیا سعادت ہو گی ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی جان ظلم سے قتل نہین کیجاتی مگر پہلے بیٹے آدم پر ایک حصہ اوس خون کا ثابت ہوتا ہے سبب اول اوسی نے سنت قتل نکالی ہے رواہ الشیخان والترمذی اسیطرح جسنے زناکاری جاری کی یا شرابخواری نکالی اپنے گھر یا شہر یا قوم یا ملک مین اوسکو جہان بھر کے زانی شرابی کا گناہ ملیگا وعلی ہذا القیاس ؀

بشارت تعلم علم لغیر وجہ اللہ

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جسنے سیکھا ایسا علم جس سے خدا مقصود ہو نہین سیکھا اوسکو مگر اسلیے کہ پاوے کچھ اسباب دنیا کا تو وہ قیامت کے دن

جنت کی ہوا بھی نپاویگا رواہ ابوداؤد وابن ماجة وابن حبان حاکم نے کہا یہ حدیث
شرط بخاری ومسلم پر ہے اس حدیث مین بہت بڑی بشارت ہے اون علما کو جنہون نے علم دین
کو وسیلہ تحصیل دنیا کا ٹہیرایا ہے حافظ قاری واعظ مؤلف بنکر عوام کو دام فریب مین لاکر
دنیا کماتے ہین بڑے مولویصاحب بڑے شیخصاحب کہلاتے ہین دعوتین کہاتے ہین نذرین
لیتے ہین اہل حق کا رد کیا کرتے ہین ہر جگہ مناظرہ کرنے کو طیار رہین کعب بن مالک نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جسنے طلب کیا علم اسلیے کہ مقابلہ کرے علمار سے
جہگڑے سفہار سے پہیرے مونہہ لوگون کا اپنی طرف تو داخل کریگا اوسکو اللہ دوزخ
مین رواہ الترمذی وابن ابی الدنیا والحاکم شاھدًا والبیھقی ترمذی نے کہا
یہہ حدیث غریب ہے آجکل کے علمار الا ماشار اللہ سب اسیطرح کے ہین انکے لیے اس
بشارت کو ایک بڑی نعمت عظمی سمجہو اس حدیث کو اہل سنن وغیرہ نے کئی لفظ وکئی طریق
سے روایت کیا ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعًا آیا ہے کچہہ لوگ میری امت کے دین مین
فقیہ بنین گے قرآن پڑہین گے کہین گے کہ ہم امیرون کے پاس جاتے ہین اونسے دنیا
لیتے ہین دین مین الگ رہتے ہین مگر یہہ نہین ہو سکتا کانٹے دار درخت سے کانٹا ہی چنا
جاویگا اسیطرح امیرون کے قرب سے یہی خطائین ہاتہہ لگین گی رواہ ابن ماجة
ورواتہ ثقات یہہ حدیث معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس امت
کے فقہار اکثر ہمنشین امراعہدہ دار منصبدار روسار رہے ہین خدا نے اہل حدیث کو غالبًا
اس بلا سے بچایا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے سیکہا پہیرنا بات کا اسلیے
کہ لوگون کے دل قید کرے تو قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نہ نفل نہ فرض رواہ ابو داود
آجکل تو یہی بہت بڑا فخر ہے کہ زور تقریر سے عوام کو دام مکر مین لادے کسی حق گو کو بدنام
گالیان سناوے ذراسی بات کو دو چار ورق یا چند جزو مین مجادل متکلم بنکر لکہدے
جس سے یہہ بات معلوم ہو کہ فلان فقیہ صاحب بڑے مقرر ہین انکی بات سب پر بالا

رہتی ہے گو وہ تقریر گوزشتر یا رقص الجمل ہی کیوں نہو ایسے عمدہ کام کے لئے ایسی ہی بشارت درکار ہے

بشارت کتم علم

ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی سوال کیا گیا علم سے پھر اوسنے چھپایا تو دن قیامت کے اوسکو آگ کی لجام لگائی جاویگی رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان والبیھقی وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے جسنے چھپایا علم کو اوسکو آتش دوزخ کی لگام لگائی جاویگی رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح لاغبار علیہ علم سے مراد اسجگہہ علم قرآن وحدیث کا ہے نہ راے مجرد و فقہ مصطلح کا حدیث ابو سعید خدری کی مرفوعاً اسکی شاہد ہے فرمایا جسنے چھپایا وہ علم جس سے لوگون کو نفع ہو امر دین مین تو اوسکو آگ کی لگام چڑہائی جاویگی رواہ ابن ماجۃ سو ظاہر ہے کہ سوا کتاب وسنت کے کوئی علم نافع نہین ہے جسکو یہہ علم آتا ہو تو اوسکو چھپانا اس علم کا اور نہ بتانا مسئلہ کا سائل کو حرام ہے ایسا شخص لایق دوزخ ہوتا ہے بلکہ حدیث جابر بن عبد اللہ مین مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ جب پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو جو کوئی حدیث کو چھپاویگا اوسنے گویا ما انزل اللہ کو چھپایا رواہ ابن ماجۃ جسطرح رافضی سلف امت پر لعنت کرتے ہین اسیطرح آجکل اہل راے نے محدثین پر تبرا کرنا شروع کردیا ہے سگ زرد برادر شغال مگر یہہ نہ جانا کہ فریاد شغال وبال شغال ست یہہ بھی گویا روافض کیطرح فوارہ لعنت ہگئے ہین اسوقت مین حدیث کا چھپانا ایسا ہے جیسے کوئی وحی آلہی کو چھپاوے سو ایسا آدمی خدا کا دشمن ابلیس کا دوست ہوتا ہے حفظنا اللہ عن ضلالتہ ؀

بشارت علم بے عمل و قول بلا فعل

حدیث زید بن ارقم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ دعا کی ہے اللہم انی اعوذ بک
من علم لا ینفع رواہ مسلم والترمذی والنسائی معلوم ہوا کہ عالم بے عمل سے پناہ مانگنا چاہیے
ایسا عالم جاہل سے بد تر ہے یہہ اوسکے حق مین ہے جو علم دین جانتا ہے اور اگر فقط علم
راے کا عالم ہے علم قرآن وحدیث سے محروم ہے تو وہ سرے ہی سے شمار علما مین نہین ہے
اوس سے تو بالاولے ایسا بھاگے جیسے شیر سے بھاگتے ہین حدیث اسامہ بن زید مین مرفوعاً آیا
ہے کہ ایک آدمی کو دن قیامت کے آگ مین ڈالین گے وہ اپنی آنتون کو اسطرح سے لیکر چکر
کھائیگا جیسے گدہا چکی کو لیکر پھرتا ہے سب دوزخی جمع ہوکر پوچھین گے تیرا کیا حال ہے
تو تو ہمکو امر بمعروف نہی عن المنکر کرتا تھا وہ کہیگا مین تمکو شر سے منع کرتا تھا مگر خود اوسی شر
کو بجا لاتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے شب معراج مین دیکھا کہ ایک قوم
کے ہونٹون کو مقراض نار سے کترتے ہین مینے پوچھا یہہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا تمہاری
امت کے خطیب ہین کہ جو کہتے سو نکرتے رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ ورواہ ابن
ابی الدنیا وابن حبان والبیہقی من حدیث انس ایک روایت مین یون آیا ہے کہ
یہہ لوگ قرآن پڑہتے تھے مگر اوسپر عمل نکرتے دنیا مین سیکڑون حافظ قاری مولوی موجود
ہین جو قرآن پڑہتے ہین وعظ ونصیحت کرتے ہین تالیف تصنیف فرماتے ہین مگر خود فضیحت
دیگران را نصیحت سو انکے لیے یہہ بشارت جہنم دیگئی ہے ع

واعظان کین جلوه بر محراب و منبر میکنند		چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند
صداے شہرهٔ واعظ کہ بس بلند شده ست		رہین گوشش گرانی کہ داشتم دارم

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شعلہ آتش دوزخ کا
بت پرستون سے پہلے قراء فسقہ کیطرف لپکے گا وہ کہین گے انسے پہلے ہمسے کیون شروع
کیا گیا جواب ملیگا کہ عالم مثل غیر عالم کے نہین ہے رواہ الطبرانی وابو نعیم حدیث
معاذ بن جبل مین شرار علما کو شرار ناس فرمایا ہے اسکو بزار نے روایت کیا ہے حدیث ابی ہریرہ

مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ عذاب دن قیامت کے اوس عالم کو ہوگا جسکو اوسکے علم نے
نفع نہ دیا رواہ الطبرانی والبیھقی نفع نہ دینے سے یہہ مراد ہے کہ اوس علم پر عمل نہ کیا عمل کیسا
اب تو دیدہ و دانستہ خلاف معلوم کے عمل کرتے ہین بڑی عمدہ عبادت اہل رائے و علماء سو و دنیا
طلب بندگان شکم کی یہہ ہے کہ کسی حق مسئلہ کو زور تقریر سے باطل ٹھہراوین کسی عالم حقگو کو
جاہل کہدین کسی متقی کی آبرو لے ڈالین کسی کے رد مین تبرا لکھہ جاوین کسی پر افترا کرین کسی
خوش عقیدہ کو مخبری کرکے بلا مین پہنسا دین اب نفع علم کا یہہ رہگیا ہے کچھہ مضائقہ نہین اسکے
طفیل مین صدارت جہنم بہی تو ملیگی جس جگہہ اور بہی انکے ہمدرد جمع ہونگے خدا مبارک کرے حدیث
عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے بڑا ڈر مجھکو تمپر بعد اپنے ہر منافق زباندان کا ہے رواہ
الطبرانی فی الکبیر والبزار و رواتہ محتج بھم فی الصحیح و رواہ احمد من حدیث
عمر رضی اللہ عنہ دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ وہ ایسی بات کہتا ہے
جسکو تم پہچانتے ہو ایسا کام کرتا ہے جسپر تم انکار کرتے ہو یعنی کہتا کچھہ ہے کرتا کچھہ ہے اسکو طبرانی
نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے ٭

بشارت دعوی علم

موسی علیہ السلام نے کہا تہا کہ مین سب سے بڑا عالم ہون حکم ہوا ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین مین
ہے وہ تم سے زیادہ علم رکہتا ہے یعنی خضر پہر یہہ اونکے پاس گئے اسکو شیخین نے ابی بن کعب
سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہہ قصہ قرآن شریف مین بہی آیا ہے معلوم ہوا کہ دعوی اعلمیت کا کرنا
بالکل غلط ہے اللہ کے بندون مین ایک سے ایک زیادہ علم رکہتا ہے اہل رائے تو سرے ہی سے
علم ہی نہین رکہتے دعوی اعلمیت کا کیا کرینگے اگر اپنے مونہہ سے میان مٹھو بنین گے تو یہہ اور
بات ہے حدیث عمر بن خطاب مین مرفوعاً اون لوگون کو جو یہہ بات کہتے ہین کہ ہم سے زیادہ کوئی
قاری عالم فقیہ نہین ہے جہنم کا ایندہن فرمایا ہے رواہ الطبرانی والبزار باسناد لا بأس

رواه ابوداؤد وابن ماجة حدیث ابی ہریرہ مین یہہ فرمایا ہے کہ جو کوئی لوگون کا پاخانہ سڑک پر لاکر ڈالے اوسپر خدا و فرشتون اور سارے لوگون کی لعنت ہے رواه الطبرانی والبیہقی عوام محلے کی سڑکون راہون پر پاخانہ پہیک دیتے ہین کسی کے سایہ درخت نشست یا مکان سایہ دار مین جاکر ہگ آتے ہین سو یہہ سارے کام لعنت کے ہین اسیطرح حدیث جابر بن عبد اللہ مین پڑاو پہ جہان مسافر لوگ اوترتے ہین پاخانہ پہرنے سے منع کیا ہے رواه ابن ماجة ورواته ثقات اسیطرح مسجدون کے دروازے پر قضاے حاجت سے نہی کی ہے رواه ابوداؤد عن مکحول ؛

بشارت بول کرنیکی پانی مین

ٹہیرے پانی مین موتنا حرام ہے اسکو مسلم وابن ماجہ ونسائی نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے گہر کے اندر طشت مین پیشاب کرنے سے فرشتے نہین آتے غسلخانہ مین بہی موتنا منع ہے اسکو طبرانی نے بسند حسن جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے اسیطرح ہر دن کنگہی کرنے غسلخانہ مین موتنے سے نہی آئی ہے اسکو ابوداؤد ونسائی نے ایک صحابی سے بطریق رفع ذکر کیا ہے حمام کا بہی یہی حکم ہے کہ وہان پیشاب نکرے نہ اندر کسی سوراخ کے

بشارت کلام کرنے پہ وقت قضای حاجت کے

حدیث ابوسعید مین مرفوعاً آیا ہے کہ دو آدمی وقت غائط کے بات نکرین نہ ایک دوسرے کے ستر کو دیکہین اللہ اس کام پہ دشمن رکہتا ہے اسکو ابوداؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ نے روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے بعض عورتین وقت براز کے لونڈی باندی سے بات کرتی ہین ستر نہین چہپاتین سو یہہ کام موجب دشمنی خدا کا ہے خدا بچاوے

قضاے حاجت ۱۲

۱۲ بشارت عدم استبرا بول

پیشاب سے نہ بچنا موجب ہے عذاب قبر کا رواہ البخاری و اہل السنن و ابن خزیمۃ عن ابن عباس مرفوعاً جو لوگ اسکی پروا نہین کرتے کہ پیشاب کپڑے مین بدن مین نہ لگے باریک رشاش کو سہل بات سمجھتے ہین انکو قبر مین عذاب ہوگا وقت پیشاب کے خیال رکھے کہ کوئی چھینٹ جامہ و بدن پر اوڑ کر نہ پڑے دوسری روایت ابن عباس مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عام عذاب قبر کا پیشاب سے ہوتا ہے تم پیشاب سے بہت بچو الگ رہو رواہ البزار و الطبرانی والحاکم و دار قطنی نے کہا اسکی اسناد لا باس بہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ اکثر عذاب قبر کا بسبب پیشاب کے ہوتا ہے رواہ احمد مرفوعاً و ابن ماجۃ حاکم نے کہا ہے کہ یہہ حدیث شرط شیخین پر ہے ابی امامہ کا لفظ یہہ ہے بچو موت سے سب سے پہلے حساب بندہ کا قبر مین یہی لیا جاویگا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ **فائدہ** مردون کو حمام مین بغیر ازار جانے سے منع کیا ہے عورتون کو مطلقاً مگر نفاس والی یا بیماری والی کو اسکو اہل سنن نے جابر سے روایت کیا ہے اوس وقت مین حمام نہ تھے مگر بطریق معجزہ خبر دی کہ حمام بنائے جاوینگے جو کوئی خدا و آخرت پر ایمان رکہتا ہے وہ اومین داخل نہو یہہ ممانعت اسلئے ہے کہ مجمع رجال و عورات مین اندیشہ فساد و بے ستری کا ہے اگر یہہ بات نہو تو نرا نہانا حمام مین منع نہین ہے سب احادیث ذم حمام کی ضعیف ہین نہ قوی نہ صحیح ؛

۱۳ بشارت تاخیر غسل جنابت

حدیث عمار بن یاسر مین مرفوعاً آیا ہے کہ نزدیک نہین ہوتے فرشتے جنب سے مگر یہہ کہ وضو کرلے رواہ ابو داؤد منذری نے کہا مراد رحمت و برکت کے فرشتے ہین ورنہ ملائکہ

سحافظین تو کسی حال مین بھی الگ نہین ہوتے مراد یہہ ہے کہ غسل ناپاکی مین دیر نہ لگاوے بغیر کسی عذر کے اگر عذر ہو تو وضو کر سکتا ہے یا وہ شخص مراد ہے جو کاہلی سستی سے دیر مین نہاتا ہے دیر کی عادت کر رکھی ہے انتہٰے بعض عورتین بعد صحبت کے صبح کو نہین نہاتین جب نہاوینگی تو تیسرے پہر ہی کو غسل کرینگی تین یا چار بجے صبح کی نماز تو گئی تھی ظہر بھی عمداً کھوئی استحقاق کفر و بے برکتی کا خوب حاصل کیا علی مرتضیٰ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے جس گھر مین کوئی تصویر یا کوئی کتّا یا جنب ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ فاسق فاجر لوگ عیاشی کرتے ہین بیبیون کے پاس جاتے ہین تو دو دو چار چار دن تک نہین نہاتے امرا رؤسا رکتے پالتے ہین گھر مین تصویرین لگاتے ہین غسل جنابت نہین کرتے یہی حال آسودہ عورتون کا ہے کہو پھر نحوست و بے برکتی نہ ہو تو کیا ہو

۱۲ بشارت بر ترک تسمیہ نزد وضو

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے اوسکی نماز نہوئی جسنے وضو نہ کیا اوسکا وضو نہوا جس نے اللہ کا نام نہ لیا یعنی بسم اللہ نہ کہی رواہ احمد وابو داؤد والطبرانی حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے مراد نفی نفس وضو ہے نہ کمال وضو جسطرح مراد نفی ذات نماز ہے نہ نماز کامل سعید بن زید کی حدیث کا لفظ مرفوع یہہ ہے اوسکا وضو نہوا جسنے اللہ کا نام وضو پہ نہ لیا رواہ ابن ماجہ والبیہقی ترمذی نے کہا بخاری فرماتے تھے اس حدیث سے بہتر اس باب مین کوئی حدیث نہین ہے انتہٰے اہل ظاہر و حسن بصری و ابن راہویہ کا مذہب یہی ہے کہ بسم اللہ کہنا وضو پر واجب ہے اگر دیدہ و دانستہ ترک کیا تو پھر وضو کرے یہی ایک قول امام احمد کا بھی ہے منذری نے کہا اسمین شک نہین کہ یہہ حدیثین کثرت طرق سے قوت دار ہین انتہٰے اگر اس مسئلہ سے اکثر آدمی غافل ہین ؛

۱۵ بشارت اوسکی جو اذان سنکر مسجد سے باہر نکلے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جب تم مسجد مین ہو اور اذان دیجاوے تو کوئی بے نماز پڑھے باہر
نجاوے اسکو احمد نے بسند صحیح روایت کیا ہے دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے
کہ جو مسجد نبوی سے ندا سنکر باہر نکلے وہ منافق ہے مگر کسی حاجت کے لئے رواہ الطبرانی
یہہ مضمون اور کئی حدیثون مین بلفظ منافق واقع ہوا ہے **فائدہ** مسجد مین قبلہ رو تہوکنا کہ
چہنکنا منع ہے جو کوئی ایسا کریگا اوسکا تہوک اوسکی دونون آنکہون کے بیچ مین دن قیامت
کے ہوگا اسکو ابو داؤد نے حذیفہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے جو کوئی گمی چیز مسجد مین ڈہونڈے
اوس سے کہے خدا کرے تجہکو نہ ملے یا کوئی خرید فروخت کرے تو کہے تجہکو اس تجارت مین نفع
نہو اسکو ترمذی نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے اسیطرح مسجد مین تشبیک کرنا منع ہے
یعنی اونگلیون کو اونگلیون مین ڈالکر چٹخانا یہہ مضمون حدیث مرفوع مین نزدیک احمد کے باسناد
حسن آیا ہے مسجد کو راستہ نہ بناوے مسجد مین ہتہیار میان سے باہر نہ نکالے کمان نہ کہینچے
تیر نہ ہلاوے کچا گوشت لیکر نہ آوے کسی کا قصاص لے بازار نہ ٹہیراوے اسکو طبرانی نے
ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے اسکی سند لا باس بہ ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعًا آیا
ہے آخر زمانہ مین ایک قوم ہوگی جو مسجدون مین بیٹہکر باتین کریگی اللہ کو انہین کچہہ حاجت نہین
ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ مسجد مین سوا ذکر و درس و نماز و عبادت کے دنیا کی بات
چیت کرنا منع ہے آب سارے جہان کے اخبار و قصے مسجدون ہی مین بیان ہوا کرتے ہین
یہہ دلیل ہے اسبات کی کہ ہمارا زمانہ آخر زمانہ ہے **فائدہ** مسجد مین لہسن پیاز گندنا
وغیرہ بد بو دار چیز کہاکر آنا منع ہے پیاز کو شجرۂ خبیثہ فرمایا ہے مگر پکا کر کہانا جائز ہے
حقے کی بد بو کا بہی یہی حکم ہے اگرچہ حقہ پینا جائز ہے سب سے بد تر بو شراب کی
ہوتی ہے تو بغیر منڈ اس کیطرح ہو جاتا ہے ؎

١٦ بشارت بر ترک نماز عشا در مسجد

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے اگر عورتین بچے اندران گہرون کے نہوتے تو نماز عشا قائم کرکے حکم دیتا کہ ان گہرون کو آگ سے جلادو رواہ احمد معلوم ہوا کہ جو شخص بلا عذر نماز عشا کی مسجد مین آکر نہ پڑہی وہ لایق خاک سیاہ کرنے کے ہے یہہ سزا دنیا کی ہے آخرت کا عذاب علیحدہ ہوگا حدیث ابی بن کعب مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ دونون نمازین یعنی صبح و عشا کی سب نمازون سے زیادہ بہاری ہین منافقون پہ رواہ احمد وابوداؤد وابن خزیمۃ وابن حبان بے شبہہ اکثر آدمی نماز ظہر عصر مغرب تو پڑہ بہی لیتے ہین مگر صبح کو سوتے رہتے ہین عشا کو بہی اوڑا جاتے ہین یہہ علامت ہے نفاق کی ؛

١٧ بشارت بر ترک جماعت نماز

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اذان سنی پہر کوئی عذر اوسکو مانع نہوا جیسے خوف یا مرض تو اوسکی نماز جو اوسنے پڑہی ہے قبول نہین رواہ ابوداؤد وابن حبان وابن ماجۃ بنحوہ معلوم ہوا کہ بے عذر ترک جماعت کرنا بڑا گناہ ہے یہانتک کہ حدیث معاذ بن انس مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ پوری جفا و کفر و نفاق یہہ ہے کہ خدا کی منادی کو سنے کہ اذان نماز کہتا ہے پہر حاضر نہو رواہ احمد والطبرانی بلکہ اندہے کو بہی رخصت نہ دے یہہ فرمایا کہ حاضر ہو اگرچہ سینہ یا سرین کے بل چلنا کیون نہو اسکو احمد وابویعلی نے جابر سے روایت کیا ہے حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ جو شخص دنکو روزہ رکہتا ہے راتکو قیام کرتا ہے مگر جمعہ جماعت مین نہین آیا ہے وہ دوزخ مین ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ترک جماعت کا بڑا گناہ ہے مگر یار لوگ کچہہ اسکی پروا نہین کرتے جماعت کیسی ہزارون نام کے مسلمان نماز تک بہی نہین پڑہتے صدقے مرشد کے

نہ کبھی پڑہی نہ کبھی قضا ہوئی ❊

۱۸ بشارت بر فوت نماز عصر بغیر عذر

بریدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ترک کیا نماز عصر کو یعنی عمداً اوسکا عمل اکارت گیا اسکو بخاری و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکے گھر والے اور اوسکا مال لٹ گیا رواہ مالک والشیخان واهل السنن وابن خزیمة ❊

۱۹ بشارت بر عدم اتمام امامت نماز

عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے امامت کی کسی قوم کی اگر اچھی طرح پوری پوری کی تو نماز تمام کی ورنہ اونکی نماز تو تمام ہو گئی امام پر گناہ رہا رواہ احمد واللفظ لہ وابو داؤد وابن ماجة والحاکم وصححه ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جو امامت کرے وہ اللہ سے ڈرے اور جانے کہ وہ ضامن ہے ضمانت سے پوچھا جاویگا الحدیث رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ یہہ لوگ تمکو نماز پڑھاتے ہین اگر اچھی طرح پڑھائی انکا فائدہ ہے اور جو خطا کی تو تمہارے لئے فائدہ ہے اونکا ضرر ہے رواہ البخاری وغیرہ معلوم ہوا کہ اگر امام بے وضو یا بے غسل نماز پڑھاویگا یا کسی رکن وذکر نماز مین خطا کریگا تو گناہ اوسکا امام پر رہا مقتدیون کی نماز ادا ہو گئی حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے قبول نہین کرتا اللہ نماز اون لوگون کی جو امامت کرتے ہین کسی قوم کی اور وہ قوم اونسے ناخوش ہے رواہ ابو داؤد وابن ماجة معلوم ہوا جس کے مقتدی بوجہ کسی فسق یا بدعت یا بدعقیدگی کے ناخوش ہین اوس امام کی نماز قبول نہین ہوتی ❊

۲۰ بشارت بر تاخیر صفوف و تقدم نسار

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے ہمیشہ ایک قوم تاخیر کرتی ہے صف اول مین یہانتک کہ موخر کرتا ہے اللہ اونکو آتش دوزخ مین اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہہ ہے یہانتک کہ پیچہے ڈالتا ہے اللہ اونکو نار مین نعمان بن بشیر کا لفظ یہہ ہی تم برابر کرو صفون کو نہین تو اللہ تمہارے موہنہ کو اور طرح پر کر دیگا اسکو مالک و شیخین نے روایت کیا ہے معلوم ہوا جسکی عادت یہہ ہی کہ ہمیشہ پچھلی صف مین کہڑا ہوتا ہے وہ دوزخ مین جاویگا صف برابر نکرنے سے صورتین بگڑ جاوینگی ؁

بشارت ۲۱ بر رفع سر قبل از امام در رکوع

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم نہین ڈرتے کہ جب امام سے پہلے رکوع یا سجدہ مین کسی ایک نے تم مین سے سر اوٹھایا اللہ اوسکے سر یا اوسکی صورت کو گدہے کا سا سر یا گدہے کی سی صورت کر دے رواہ الشیخان و اہل السنن طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ سر اوسکا کتے کا سر کر دے ابن عمر نے کہا ایسے شخص کی نماز نہین ہوتی مگر عامۂ اہل علم نے کہا کہ نماز تو ہو جاتی ہے مگر مسئی ہے چاہئے کہ اوسیوقت پہر سجدے مین چلا جاوے امام کے بعد سر اوٹہاوے دوسری روایت مین یون آیا ہے جو کوئی امام سے پہلے سر رکہتا یا اوٹہاتا ہے اوسکا ماتہا شیطان کے ہاتہہ مین ہے اسکو بزار و طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ امام نماز کی متابعت فرض ہے ؁

بشارت ۲۲ بر عدم اتمام رکوع و سجود

حدیث مرفوع ابی مسعود بدری مین آیا ہے کفایت نہین کرتی نماز آدمی کو جبتک کہ سیدہا نکرے اپنی پشت کو رکوع سجود مین اسکو احمد و اہل سنن و ابن خزیمہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے طبرانی و بیہقی نے کہا اسکی اسناد صحیح و ثابت ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے

اس حدیث سے فرضیت اعتدال کی معلوم ہوئی ایسے شخص کو حدیث ابی قتادہ مین نماز کا چور فرمایا ہے یہہ چوری سب سے زیادہ بدتر ہے رواہ احمد والطبرانی وابن خزیمۃ حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے علی بن شیبان کا یہہ لفظ ہے کہ اے گروہ مسلمانون کے نہین ہوئی نماز اوسکی جسنے سیدھا نہ کیا پشت کو رکوع سجدے مین رواہ احمد وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان اکثر آدمی اسیطرح کی نماز پڑہتے ہین کہ نہ رکوع درست نہ سجدہ ٹکرین لگا کر الگ ہوگئے سو انکی نماز نہوئی یہہ اور بے نماز دونون برابر ہین عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز فرض کا نزدیک اللہ کے ایک وزن ہے جس نے اوسمین کچہہ کمی کی اوس سے اوس کمی کا حساب لیا جاویگا رواہ الاصبہانی ایک شخص نے اسیطرح کی نماز پڑہی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صل فانک لم تصل اسکو شیخین نے روایت کیا ہے اسکو حدیث مسئی کہتے ہین اس شخص نے رکوع سجدہ پورا پورا نہ کیا تہا ابو الیسر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین بعض لوگ تو پوری نماز پڑہتے ہین بعض آدہی بعض تہائی بعض چوتہائی بعض خمس یہانتک کہ عشر کا ذکر کیا رواہ النسائی باسناد حسن حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے کہ نماز تین ثلث ہے ایک ثلث طہور ایک ثلث رکوع ایک ثلث سجود جس نے پوری نماز ادا کی اوسکی قبول ہوئی اور سارے عمل بہی قبول ہوئے جسکی نماز رد کی گئی اوسکے سارے عمل بہی رد کئے گئے اسکو بزار نے روایت کیا ہے منذری نے اسکی سند کو حسن کہا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے پہلے جس عمل کا حساب دن قیامت کے ہوگا نماز ہی اگر اچہی نکلی چہوٹ گیا اور جو خراب نکلی تو تباہ ہوا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب۔

بشارت ۲۳ بر رفع بصر طرف آسمان در نماز

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگون کا کیا حال ہے

کہ نماز مین آسمان کیطرف دیکھتے ہین پہر فرمایا اس کام سے باز آوین نہین تو انکی بینائی اوچک لیجاویگی رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ یعنی اس حرکت پر اگر اندہی کر دیئے جاوین تو کچہہ دور نہین ہے ۝

بشارت ۲۴ بر التفات در نماز

عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچہا نماز مین ادہر اودہر جہانکنا تاکنا کیسا ہے فرمایا اختلاس شیطان ہے وہ اوچک لیتا ہے اسکو بخاری وابو داؤد وابن خزیمہ نے روایت کیا ہے ابی ذر کی حدیث کا یہہ لفظ ہے اللہ طرف بندہ کے نماز مین متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ التفات نہین کرتا جب وہ مونہہ پہیرتا ہے تو خدا بہی اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیتا ہے رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے **فائدہ** اسیطرح احادیث مین آئی ہے کئی طرح نماز مین بیٹہنے کنکری ہٹانے خاک مین پہونک مارنے کمر پر ہاتہہ رکہنے نمازی کے سامنے سے نکلنے کو منع فرمایا ہے ان سب کامون سے نماز خراب ہوجاتی ہے ناقص ٹہیرتی ہے گو نزدیک فقہا کے فرض ساقط ہوجاتا ہے ۝

بشارت ۲۵ بر ترک نماز فرض عمداً

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرق درمیان آدمی اور کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے رواہ احمد مسلم کا لفظ یہہ ہے فرق درمیان آدمی و شرک و کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے ابوداؤد و نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ نہین فرق درمیان بندے و کفر کے مگر ترک صلوۃ ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ فرق درمیان کفر و ایمان کے یہی ترک کرنا نماز کا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ فرق درمیان عبد و کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے —

فائدہ ترک کرنا نماز کا یون ہوتا ہے کہ بالکل نہ پڑہے یا بے وقت پڑہے یا کبھی پڑہے کبھی اوڑا وے جسطرح رمضان و عیدین کے نمازی عبادات ہین سب سے زیادہ کڑا حکم اسی نماز کا ہے ایک وقت کی نماز عمداً چھوڑ دینے سے کافر ہوجاتا ہے عورتین ہمیشہ اسیطرح کی نماز پڑہتی ہین کہ صبح کی نماز ظہر کے وقت ظہر کی نماز عصر کے وقت اس تاخیر سے شل بے نمازون کے رہتے ہین نام اسلام کا ہے مگر کام کفر کا قرآن شریف ہین فرمایا ہے خرابی ہے اون نمازیون کی جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہین حدیث بریدہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عہد درمیان ہمارے اور اونکے ہے وہ یہی نماز ہے جسنے نماز کو ترک کیا وہ بیشک کافر ہوا رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی ترمذی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے اسمین کوئی علت نہین اسکو ابن ماجہ وابن حبان نے بہی روایت کیا ہے عبادہ بن صامت کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے تم نہ چھوڑو نماز کو دیدہ ودانستہ جسنے چھوڑا اوسکو وہ ملت یعنی اسلام سے باہر نکل گیا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ عبد اللہ بن شقیق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اعمال ہین کسی چیز کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجھتے تھے سوا نماز کے رواہ الترمذی ثوبان کا لفظ یہہ ہے فرق درمیان عبد و درمیان کفر وایمان کے یہی نماز ہے جسنے اسکو چھوڑا اوسنے شرک کیا رواہ الطبری باسناد صحیح ابوالدردار کا لفظ یہہ ہے تو نماز فرض کو عمداً مت چھوڑ جسنے اوسکو چھوڑا اوس سے ذمہ اللہ بری ہوا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے تارک نماز جب خدا سے ملیگا تو خدا اوسپر غضبناک ہوگا رواہ البزار والطبرانی اسکی سند حسن ہے انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً وہ کافر ہوگیا کھلم کھلا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ ابن عباس کا مرفوعاً یہہ لفظ ہے کہ رسی اسلام کی اور بنیاد دین کی تین چیزین ہین انپر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے جسنے انمین سے ایک چیز کو بہی چھوڑا وہ کافر ہے اوسکا خون

حلال ہے ایک شہادت لا الہ الا اللہ کی دوسرے نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا روا ہ
ابویعلی باسناد حسن دوسری روایت اس لفظ سے ہے جس نے چھوڑا ایک چیز کو بھی انمین
سے وہ کافر ہے نہ اوسکا نفل قبول نہ فرض بے شک حلال ہے خون ومال اوسکا حدیث
زیاد بن نعیم مین چوتھی چیز بھی ذکر کی ہے یعنی حج خانۂ کعبہ کا رواہ احمد معلوم ہوا کہ نماز
زکوۃ روزہ حج ان سبکا حکم ایک ہی ہے کہ جسنے عمداً انکو ترک کیا وہ کافر حلال الدم
والمال ٹھیرا وہ آپکو ناحق مسلمان سمجھہ رہا ہے جب تک ان چارون چیزکو ادا نکریگا
ایک چیز کا کرنا کچھہ اوسکے کام نہ آویگا محمد بن نصر مروزی نے کہا ہے کان رأی اھل العلم
من لدن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تارک الصلوۃ عمداً من غیر عذر
حتی یذھب وقتھا کافر حماد بن زید نے ایوب سے نقل کیا ہے ترک الصلوۃ کفر
لا یختلف فیہ معلوم ہوا کہ کفر تارک نماز کا مجمع علیہ ساری امت اسلام کا ہے کسی معتمد
عالم نے اسمین اختلاف نہین کیا ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے محافظت نہ کی
نماز کی اوسکے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات وہ دن قیامت کے ہمراہ قارون فرعون
وہامان وابی بن خلف کے ہوگا رواہ احمد باسناد جید والطبرانی وابن حبان
سعد بن ابی وقاص نے رسول خدا سے پوچھا الذین ھم عن صلاتھم ساھون سے
کون لوگ مراد ہین فرمایا جو لوگ نماز کو وقت سے دیر کرکے پڑہتے ہین رواہ البزار
سعد نے کہا مراد سہو سے اس آیت مین اضاعت وقت ہے لہو مین یہانتک کہ وقت جاتا
رہے رواہ ابویعلی باسناد حسن **فائدہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا نے
فرمایا ہے جسنے جمع کیا دو نماز کو بغیر عذر کے وہ آیا ایک باب پر ابواب کبائر سے رواہ
الحاکم جو لوگ دیر کرکے نماز پڑہتے ہین وہ دو دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کرلیتے
ہین یہہ کام گناہ کبیرہ ہے نیکی برباد گناہ لازم اسیکا نام ہے ؛

بشارت بر خواب تا صبح و ترک قیام لیل

ابن مسعود نے کہا ایک آدمی کا ذکر سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا کہ وہ صبح تک پڑا سویا کرتا ہے فرمایا اس آدمی کے کان میں شیطان موت گیا ہے رواہ الشیخان والنسائی وابن ماجۃ حسن بصری نے کہا واللہ یہ بول شیطان کا بہت ثقیل ہے جابر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی ماں نے سلیمان سے کہا تھا اے بیٹے رات کو بہت نہ سویا کر رات کا زیادہ سونا آدمی کو فقیر محتاج کر دیتا ہے دن قیامت کے رواہ ابن ماجۃ والبیھقی اسکی سند محتمل تحسین ہے آسودہ مرد وعورت ایسے سوتے ہیں کہ پہر پہر دن چڑھے جاگتے ہیں کہاں کی نماز کہاں کا ذکر یہ سب قیامت کے دن نقیر تہیدست ہونگے انکے سارے عمل اکارت ہیں محنت کرتے تھکتے ہیں ٭

بشارت ۲۷ بر تخطی رقاب بروز جمعہ

معاذ بن انس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو پاؤں رکھیگا گردن پر لوگون کے دن جمعہ کے یعنی صف چیر کر آگے گھسے گا اوسکو پل بناوینگے دن قیامت کے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث غریب والعمل علیہ عند اھل العلم ارقم کا لفظ یہ ہے جو کوئی روندتا ہے گردن لوگونکی دن جمعہ کے اور جدائی کرتا ہے درمیان دو آدمیون کے بعد نکلنے امام کے وہ اپنی آنتین جہنم مین کھینچیگا رواہ احمد والطبرانی اسیطرح بات کرنا وقت خطبہ جمعہ کے منع ہے اسکو حرکت لغو فرمایا ہے بات کرنیوالے کو گدہا ٹہرایا ہے رواہ احمد والبزار والطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً ٭

بشارت ۲۸ بر ترک جمعہ بلا عذر

حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے جو لوگ نماز جمعہ مین نہین آتے جی چاہتا ہے کہ انکے

گھرون کو آگ لگا کر جلا دون رواہ مسلم والحاکم و ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے لوگ
باز رہین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگا دیگا اللہ انکے دلون پر پھر یہہ غفلت والون
مین ٹھیر ینگے رواہ مسلم وابن ماجۃ ابی حید کا لفظ یہہ ہے جسنے تین جمعے ترک کیے
بے عذر وہ منافق ہے رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان اسامہ کا لفظ یہہ ہے کہ لکھا
جاتا ہے وہ منافقون مین رواہ الطبرانی ولہ شواھد ابن عباس کا لفظ یہہ ہے
جسنے تین جمعہ لگاتار چھوڑے اوسنے اسلام کو پیچھے پشت کے ڈالدیا رواہ ابو یعلی
موقوفا باسناد صحیح ؂

٢٩ بشارت بر ترک زکوۃ

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جو کوئی سونے چاندی والا حق زر و سیم ادا نہین کرتا ہے تو
دن قیامت کے اوس مال کی تختیان آگ سے بنا کر جہنم مین گرم کر کے اسکے پہلو یا پیٹ یا پشت
کو داغ دینگے جب وہ سرد ہو جاوینگی تو پھر اونکو گرم کرلینگے پچاس ہزار برس کے دن تک
یہی ہوتا رہیگا یہانتک کہ سبکا فیصلہ ہو کر جنت یا جہنم مین جاوین اسیطرح اونٹ گاے
بکری کی زکاۃ کا عذاب بیان فرمایا ہے یہہ حدیث صحیحین کی بہت لمبی ہے احادیث صحیحہ
وحسنہ مین ترک زکوۃ پر طرح طرح کے عذاب کا وعدہ آیا ہے مثلاً مال بے زکوۃ گنجا سانپ
بنکر گلے کا ہار ہوگا یا دیر لگانے والا ادا زکوۃ مین ملعون ہے یا مانع صدقہ پر لعنت کی ہے
یا تارک زکوۃ سب سے پہلے جہنم مین جاویگا یا جو شخص زکوۃ نہین دیتا ہے اوسکی نماز بھی قبول
نہین ہوتی یا مانع زکوۃ دن قیامت کے نار مین ہوگا یا جس مال مین زکوۃ ملی ہے وہ مال تباہ
ہو جاتا ہے یا زکوۃ نہ دینے والے منافق ہین یا زکوۃ روکنے سے قحط پڑتا ہے جسطرح
زنا کرنے سے وبا آتی ہے یا ناپ تول مین کمی کرنے سے پیداوار نہین ہوتی یا مال پاک سے
زکوۃ نہ دینا اوس مال کو ناپاک کر دیتا ہے یا مال خبیث زکوۃ دینے سے پاک نہین ہوتا ہے ؂

بشارت بر خیانت در عمل

حدیث بریدہ مین آیا ہے جسکو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پھر رزق دیا اب جو کچھ وہ بعد اسکے لیگا وہ خیانت ہے رواہ ابوداؤد مستورد بن قبیصہ کا لفظ یہہ ہے کہ عمال آگ مین ہین مگر جو کوئی ڈرا اللہ سے اور ادا کیا امانت کو رواہ احمد نوکر چاکر چیلی چاپڑا اہلکار ملازم غالبًا خائن ہوتے ہین آج اہل المال سلطنت و ریاست مین بھی خیانت کرتے ہین اہل مقدمات و رعایا و جاگیردار و ملازمین و غیرہم کا مال رشوت وغیرہ مین بھی ہضم کر جاتے ہین ڈکار تک نہین لیتے یہہ سب ان شاء اللہ جہنم کی سیر کرینگے جسنے جس چیز کی خیانت کی ہے گائے ہو یا بکری اوسکو سر پر لادے ہوئے آویگا وہ جانور چلاتا ہوگا یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے اس سے زیادہ اوس مجمع عظیم مین اور کیا شہرت و نیکنامی چاہیے حدیث انس بن مالک مین گناہ معتدی فی الصدقۃ کا مثل مانع صدقہ فرمایا ہے رواہ اہل السنن فائدہ مکاس یعنی سائر دار جنت مین نجاویگا مراد وہ شخص ہے جو تاجرون سے محصول سائر بنام نہاد عشر لیتا ہے یہہ قول بغوی کا ہے منذری نے کہا اب تو بنام عشر بھی لیتے ہین اور بے نام بھی یہہ سب حرام و سحت ہے پیٹ مین جہنم کی آگ بھرتے ہین انکی ایک حجت بھی نزدیک خدا کے نہ چلیگی آخر خدا کا غضب ٹوٹیگا انکو سخت عذاب ہوگا حدیث ابی ہریرہ مین امراء عرفاء امناء کے لیے لفظ ویل فرمایا ہے رواہ ابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے امیر وہ ہے جو کسی پر حکم کرے عریف کہتے ہین چودھری کو جو ایک قوم کی نگرانی کرے حاکم تک اونکا حال پہونچائے امین کہتے ہین امانت رکھنے والے کو ان تینون قسم کے آدمیون سے اکثر ظلم و خیانت ہوتی ہے اسلئے گھر انکا دوزخ ٹھیرا ؛

بشارت بر سوال وگدائی

ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم ہمیشہ سوال کیا کرتے ہو

یہانتک کہ جب خدا سے ملوگے تمہارے مونہہ پر گوشت کا لوتھڑا تک نہوگا رواہ البخاری ومسلم والنسائی یعنی کسی سے کچھ مانگنا بالکل بے آبروئی کی بات ہے سائل ذلیل وخوار ہوتا ہے کما بیان کیا وہان سمرہ بن جندب کا لفظ یہہ ہے کہ سوال کرنا خراش ہے مونہہ مین جسکا جی چاہے وہ باقی رکھے جسکا جی چاہے چھوڑ دے مگر یہہ کہ سلطان سے مانگے یا کسی امر ضروری مین جسکے بغیر چارہ نہین ہے اسکو ابوداؤد وترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ سوال سے زیادہ کسی چیز مین ذلت نہین ہے صرف ایک بادشاہ وقت سے مانگنے کو جائز رکہا ہے پہر جو کوئی کسی بادشاہ سے بہی نہین مانگتا خدا ہی سے سوال کرتا ہے تو وہ سب سے زیادہ آبرودار ہے دارین مین ؎

از خدا خواہم واز غیر نہ خواہم بخدا	کہ نیم بندۂ غیر و بخدائے دگر ست

حدیث عائذ بن عمر مین آیا ہے اگر معلوم کرین لوگ کہ سوال مین کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس مانگنے کو نہ جاوے رواہ النسائی والطبرانی خصوصاً جو شخص بے کسی حاجت کے سوال کرتا ہے تو وہ گویا انگارے نگلتا ہے یہہ مضمون حدیث حبشی بن جنادہ مین نزدیک طبرانی کے آیا ہے اسکے رجال ثقہ رجال صحیح کے ہین دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ حلال نہین سوال کرنا کسی غنی اور مضبوط آدمی کو یعنی جو کما سکتا ہے رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مانگا لوگون سے مال بڑہانے کو وہ آگ کی چنگاری مانگتا ہے اب چاہے کم مانگے یا زیادہ رواہ مسلم وابن ماجۃ نفیلی نے کہا جسکے پاس صبح وشام کا کہانا ہے اوسکو سوال کرنا نچاہیے خطابی نے کہا یعنی لوگون ظاہر حدیث کے یہہ سوال حلال نہین احمد وابن راہویہ وغیرہما نے کہا ہے جسکے پاس پچاس درہم ہون یا کوئی چیز اس قیمت کی اوسکو زکوۃ نہ دی جاوے حسن بصری وغیرہ نے کہا جسکے پاس چالیس درہم ہین وہ غنی ہے اہل رائے نے کہا جسکے پاس مقدار نصاب سے کم ہے اوسکو زکوۃ دینا درست ہے گو صحیح مکتسب ہی کیون نہو مگر جسکے پاس ایک دن کا

قوت ہے اوسکو سوال کرنا حلال نہین واللہ اعلم صحابہ مین اگر کسی کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے
نہ کہتا کہ اوٹھا دو اسکو بہی سوال سمجھتا سات یا آٹھہ یا نو صحابی نے اسی عہد پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تہی رواہ مسلم والترمذی والنسائی عن
عوف بن مالک یہانتک کہ حدیث ثوبان مین مرفوعًا آیا ہے کہ کون کفیل ہوتا ہے میرے
لئے اس بات کا کہ لوگون سے کوئی سوال نہ کرے مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا
رواہ احمد والنسائی وابن ماجة وابوداؤد باسناد صحیح **فائدہ** حدیث
قبیصہ بن مخارق مین مرفوعًا آیا ہے کہ حلال نہین سوال کرنا کسی کو مگر تین آدمیون کو
ایک وہ آدمی جسپر کچھہ دیت وغیرہ کا بوجہ ہے وہ سوال کرے مگر جب بوجہ اوتر جاوے
تو پہر رک رہے دوسرا وہ آدمی جسپر کچھہ آفت آئی ہے یعنی نقصان پیداوار باغ یا زمین
وغیرہ کا ہو گیا ہے وہ سوال کرے کام نکلجانے تک تیسرا فاقہ کش جبکہ تین شخص ہوشیار
یہہ بات کہدین کہ سچ مچ اسکو فاقہ ہے اسکے سوا جو سوال کرکے کہا یا وہ سب حرام و ناپاک ہے
رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے اللہ تعالے دشمن
رکہتا ہی بدزبان فاجر سائل کو جو پیچہے پڑکر مانگتا ہے رواہ البزار حدیث ابن عمر مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے
یعنی دینا مانگنے سے بہتر ہے رواہ الشیخان واہل السنن یہہ کیا تہوڑی ذلت ہے
کہ جس سے یہہ شخص مانگتا ہے خدا جانے وہ دیگا یا نہین اگر شرما کر دیا تو یہہ دینا اسکے حق مین
زہر ہوا مال حرام ہاتہہ آیا نہ دیا تو مونہہ پہ پہٹکار برستی ہے تونگری کثرت سامان کا نام
نہین ہے دلکی تونگری کا نام ہے اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے یہہ
مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے زبیر بن العوام کی حدیث مرفوع یہہ ہے کہ اگر ایک تم مین کا
رسی لیکر گٹھا لکڑی کا پیٹھہ پر لاد کر لاوے اور اوسکو بیچکر اپنی آبرو بچاوے تو یہہ اس
بات سے بہتر ہے کہ لوگون سے سوال کرے وہ اسکو دین یا نہ دین رواہ البخاری وابن ماجة وغیرہما

بشارت ۳۲ بر سوال بنام خدا عزوجل

ابوموسیٰ اشعری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ملعون ہے وہ شخص جو مانگتا ہے اللہ کے نام سے ملعون ہے جسنے مانگا خدا کے نام پر پھر نہ دیا گیا رواہ الطبرانی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے وہ نہایت بدتر آدمی ہے جو خدا کے لیے مانگے پھر نہ دیا جاوے رواہ الترمذی وحسنہ اکثر سائل یہی کہتے ہین کہ اللہ خدا کیواسطے اللہ کے نام پر ہمکو کچھہ دو خود تو ملعون ہوتے ہین دوسرونکو بھی گناہگار کرتے ہین اللہ کا نام ایسا ہے کہ اوسپر جان بھی صدقے کرے تو کچھہ حقیقت نہین ہے مال کی تو کیا ہستی ہے مگر کبھی مسئول عاجز ہوتا ہے یا خود محتاج یا زیادہ کفاف عیال سے نہین رکھتا تو ناحق اوسکو شرمانا پڑتا ہے مانگنے والے سوائے بھیک مانگنے کے کچھہ نہین جانتے ؎

صحابہ تا بخجلت سائل نہ بینم در کرم	بے زری کردمن انچہ بقارون زر کرد

بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے قسم ہے اوسکی جسنے مجھکو حق پر بھیجا نہین قبول کرتا اللہ صدقہ اوس آدمی کا جسکے اقربا محتاج صلہ ہین اور وہ دوسرونکو دیتا ہے قسم ہے خدا کی اللہ طرف ایسے آدمی کے نظر نکریگا دن قیامت کے رواہ الطبرانی اسکے راوی ثقہ ہین اسیطرح جسنے اپنے مولیٰ یا ابن عم وغیرہ سے کچھہ مانگا اور اوسنے باوجود گنجایش کے نہ دیا تو اللہ قیامت کو اپنا فضل اوسکو نہ دیگا یہہ مضمون حدیث ابن عمرو وغیرہ مین نزدیک طبرانی وغیرہ کے آیا ہے معلوم ہوا کہ جب اپنے پاس حاجت سے زیادہ ہو اور کوئی عزیز قریب مانگے تو اوسکی مدد کرے ؂

بشارت ۳۳ بر امساک از خیر

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہر صبح کو دو فرشتے ندا کرتے ہین ایک کہتا ہے کہ اے اللہ

خرچ کرنیوالے کو عوض دے دوسرا کہتا ہے کہ ممسک کا مال تلف کر رواہ الشیخان وغیرھما
یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے بخل سے زیادہ کوئی عیب نہین ہے اعمال حسنہ مین کوئی
عمل خیر اس سے بہتر نہین ہے کہ بھوکے کو کھلاوے پیاسے کو پلاوے ننگے کو کپڑا پہناوے
اس باب مین بہت احادیث ترغیباً ترہیباً آئی ہین جسطرح یہہ کام بہتر ہے اسیطرح اسکا
خلاف موجب ہلاک ہے ؀

۴۴ بشارت بر افطار صوم رمضان بغیر عذر

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے افطار کیا ایک دن
رمضان مین بغیر رخصت و مرض کے اوسکو صوم دہر کل یعنی تمام عمر کا قضا نہین کرتا اگرچہ
روزہ رکھے رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ
والبیہقی بخاری نے اس حدیث کو تعلیقاً ذکر کیا ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ایک قوم اولٹی لٹکی ہے اونکے جبڑے
چرے ہوئے ہین جبڑون سے لہو بہہ رہا ہے پوچھا یہہ کون ہین کہا وہ لوگ ہین جو فطار
کرتے ہین پہلے اس سے کہ اونکے روزے ختم ہوجاوین رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان
یہہ سزا اونکی ہے جو بلا عذر روزہ نہین رکھتا ہوا اونکا کیا حال ہوگا جو روزہ رکھکر جماع
یا طعام یا شراب سے توڑ ڈالتے ہین یا آشناؤن سے فسق و فجور کرتے ہین ؀

۴۵ بشارت زن بر صوم بغیر اذن شوہر

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو کہ
روزہ رکھے اور شوہر اوسکا حاضر و موجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور آنے نہ دے گھر مین
کسیکو مگر اوسکے اذن سے رواہ الشیخان وغیرھما احمد نے باسناد حسن اتنا اور زیادہ

کیا ہے مگر رمضان معلوم ہوا کہ عبادت فرض بے اذن شوہر کے جائز ہے مگر نفل عبادت بے اوسکے اجازت کے جائز نہین یہہ حکم حقوق شوہر مین داخل ہے دوسری روایت مین آیا ہے جس عورت نے روزہ رکھا بغیر اذن شوہر کے پہر شوہر نے ارادہ کسی بات کا اوس سے کیا وہ رک گئی تو اللہ اوس عورت پر تین گناہ کبیرہ لکھتا ہے رواہ الطبرانی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے حق شوہر کا عورت پر یہہ ہے کہ روزہ نفل نرکہے مگر اوسکے اذن سے اگر رکھا تو بھوکی پیاسی رہی یہہ روزہ قبول نہوا تعجب ہے کہ روزہ بشوق عبادت رکہے اور اگر واسطے تنگ کرنے شوہر کے رکھا ہے کہ اس حیلہ سے اوسکے پاس نہ جاؤن تو پہر کیا پوچھنا پورا حق ادا کیا ؛

۳۶ بشارت بر صوم در سفر

حدیث جابر مین آیا ہے سفر فتح مکہ مین جب رسول خدا سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ دار ہین فرمایا اولئک العصاۃ یعنی یہہ روزے دار نہین ہین گناہگار ہین رواہ مسلم دوسری روایت مین ہے کہ سفر مین روزہ رکھنا کچہہ اچھا کام نہین ہے اللہ نے تمکو رخصت دی ہے تم اوسکو اختیار کرو رواہ الشیخان واہل السنن معلوم ہوا کہ عزیمت سفر مین ترک صوم ہے گو کسی قوی آدمی کو کچہہ مضرت نہ پہونچے اور صوم جائز ہے عبد الرحمن بن عوف کا لفظ مرفوعا یہہ ہے صائم رمضان کا سفر مین ایسا ہے جیسے مفطر حضر مین رواہ ابن ماجۃ ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ دوست رکھتا ہے کہ اوسکی رخصت پر عمل کیا جاوے جسطرح معصیت کرنے کو مکروہ رکھتا ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبزار والطبرانی باسناد حسن وابن خزیمۃ وابن حبان انس کی حدیث مین یہہ ذکر آیا ہے کہ سفر مین کچہہ لوگ بے روزہ تہے رسول خدا نے فرمایا آجکے دن افطار کرنیوالے اپنا اجر لیگئے رواہ مسلم اہل رائے کہتے ہین

روزہ رکہنا سفر مین افضل ہے شافعی نے کہا اوسکے لئے جو قوی ہو احمد وغیرہ نے کہا جو
اوسپر آسان ہو وہی افضل ہے مگران حدیثون سے صاف ظاہر ہے کہ افضل افطار صوم ہے عموماً

بشارت ۳۶ صائم بہ غیبت وفحش وکذب

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جس نے ترک نہ کیا کہنا جہوٹی بات کا اور اوسپر عمل کرنا
تو اللہ کو کچہہ حاجت نہین ہے کہ وہ شخص اپنا کہانا پینا ترک کرے رواہ البخاری
واہل السنن لفظ انس بن مالک کا نزدیک طبرانی کے یہہ ہے جسنے نہ چہوڑا فحش وکذب
تو اللہ کو کچہہ حاجت نہین کہ وہ اپنا کہانا پینا چہوڑ دے معلوم ہوا کہ روزے مین گالی
گلوچ کرنا جہوٹ بولنا فحش کام کرنا حرام ہے ایسے شخص کا روزہ اکارت ہوجاتا ہے دوسری
روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ جب تم مین کوئی روزہ رکہے تو فحش کام نکرے نہ
چلاوے اگر کوئی اسکو گالی دے تو وہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون رواہ الشیخان
واہل السنن آسودہ مرد عورت رمضان مین اپنے خدام وملازمین پر سب دنون سے زیادہ
چیخ چلا کر بولتے ہین گالیان دیتے ہین سخت محنت لیتے ہین مرد عورتون کا ساس کرتے ہین
پہر کبہی جماع بہی ہوجاتا ہے یہہ سارے کام روزے کو تباہ کردیتے ہین ثواب کے عوض عذاب
گلے بندہتا ہے حدیث ابو عبیدہ مین آیا ہے روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے جب تک کہ اس
سپر کو نہ پہاڑے رواہ النسائی باسناد حسن وابن خزیمۃ والبیہقی طبرانی نے
حدیث ابی ہریرہ سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب پوچہا اس سپر کا پہاڑنا کیا ہے فرمایا
کذب وغیبت ہے دوسری روایت کا یہہ لفظ ہے کہ کچہہ روزہ یہی نہین ہے کہ کہاوے
پیوے نہین روزہ تو یہہ ہے کہ لغو ورفث یعنی بیہودہ بات وکام وفحش وبیحیائی سے بچے
رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے تیسری روایت مین
یون ہے کہ بہت روزہ دار ہین جنکو اپنے روزے سے سوائے بہوک کے کچہہ حاصل نہین

بہت شب بیدار ہین جنکو اس قیام سے سوا جاگنے کے کچہہ حاصل نہین رواہ ابن ماجۃ والنسائی وابن خزیمۃ ۵

ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین

بشارت ۳۷ بر قتل حیوان بلا فائدہ

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی آدمی کسی چڑیا کو یا چڑیا سے بڑے جانور کو بغیر حق کے قتل کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس سے سوال کریگا پوچہا حق کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کہاوے یہہ نکرے کہ سر اوسکا کاٹ کر پہینک دے رواہ النسائی والحاکم وصححہ معلوم ہوا کہ حلال جانور کا مارنا کہانے کو درست ہے کہیل تماشے کیطرح پر مارنا حرام ہے چہوٹا جانور ہو یا بڑا امیرون کے لڑکے چڑیان پکڑوا کر یو کا پیاسا رکہکر کہیل مین مار ڈالتے ہین اسکا گناہ مان باپ پر ہوتا ہے شرید کا لفظ مرفوعاً یہہ ہی جسنے قتل کیا کسی چڑیا کو ناحق وہ فریاد کریگی دن قیامت کے سامنے خدا کے کہیگی کہ فلان نے مجہکو عبث مار ڈالا کسی فائدہ کے لئے نہین مارا رواہ النسائی وابن حبان ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پہر توبہ نہ کی تو مثلہ کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کے رواہ احمد اسکے راوی سب ثقہ ومشہور ہین مثلہ کرنا کہتے ہین کان ناک ہاتہہ پاؤن وغیرہ اعضا کے کاٹنے کو ظالم امیر رئیس کسی کی ناک کاٹتے ہین کسی کا کان کسی کا عضو تناسل کسی کا ہاتہہ سو انکے ساتہہ بہی یہی معاملہ دن حشر کے ہوگا جیسا کرتے ہین ویسا ہی پاوینگے ۵

از مکافات عمل غافل مشو	گندم از گندم بروید جو ز جو

بشارت ۳۸ بر نفقہ حرام درحج

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب نکلا آدمی ناپاک خرچ لیکر پہر رکہا پاؤن اپنا رکاب مین پہر کہا لبیک تو پکارتا ہے ایک پکارنے والا آسمان سے لا لبیك ولا سعدیك تیرا زاد راہ حرام ہے تیرا نفقہ حرام ہے تیرا حج گناہ ہے اسمین کوئی نیکی نہین رواہ الطبرانی حج کرنیوالے بہت ہین جنکا زاد و راحلہ مال رشوت[۱] غصب[۲] سرقہ[۳] خیانت[۴] سود[۵] قیمت[۶] زنا ثمن[۷] شراب ثمن[۸] سگ و گربہ ثمن[۹] تجارت و بیع ناجائز تحصیل[۱۰] ناجائز ملک عمل[۱۱] سائر وغیرہ اموال حرام سے ہوتا ہے وہ حج کرکے مستحق نار ہوجاتے ہین حج پر کیا موقوف ہے جو عبادت مال حرام سے کیجاتی ہے وہ مردود ہوجاتی ہے جو بدن مال حرام سے پرورش پاتا ہے وہ لایق آتش دوزخ کے ہوتا ہے۔

بشارت بر ترک حج برے آقادر بر حج

علی مرتضیٰ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مالک ہو زاد و راحلہ کا جو اوسکو خانۂ خدا تک پہونچا وے پہر اوسنے حج نہ کیا تو اوسپر کچہ نہین چاہے یہودی کیطرح مرے یا نصرانی کیطرح یہہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی والبیہقی ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے غریب ایک قسم ہے حدیث صحیح کی ابی امامہ کا لفظ نزدیک بیہقی کے یہہ ہے جس شخص کو نہ روکا کسی حاجت ظاہر کی یا بیماری یا پادشاہ ظالم نے پہر اوس نے حج نہ کیا تو اب مرے وہ چاہے یہودی ہوکر چاہے نصرانی ہوکر معلوم ہوا کہ تارک حج باوجود مقدرت کے کافر ہوجاتا ہے گو نمازی روزہ دار زکوۃ گذار ہی کیون نہو کیونکہ ان چارون رکن کا ایک ہی حکم ہے اور حدیث مین آچکا ہے کہ ایک دو تین رکن کے بجا لانے سے کام نہین چلتا جب تک کہ سب رکن ادا نکرے سبکو یکسان فرض نہ سمجہے غربا بہت حج کرتے ہین امرا و سوداگر و مالدار و رؤسا گو نماز پڑہین یا روزہ رکہین یا زکوۃ دین مگر حج نہین کرتے جو اتفاقاً کرتے ہین تو مال ریاست خوب خرچ کرتے ہین

ناموری چاہتے ہین آنے جانے ہین مکے مدینے کے رہنے ہین ایسے کام کرتے ہین جس سے حج گناہ ہو جاتا ہے جب حج کر کے پہرتے ہین تو کوئی زنا کرتا ہے کوئی شراب پیتا ہے کوئی ناچ رنگ مین رہتا ہے کوئی رعایا پر ظلم کرتا ہے کوئی نماز روزہ چہوڑ کر دنیا طلبی مین سرگرم رہتا ہے یہہ سب افعال دلیل ہین اس بات پر کہ حج قبول نہوا جہنم مول لے آئے غرضکہ جب حج فرض ہو گیا تو اب تاخیر کیا ہے خصوصاً جبکہ کوئی مانع شرعی بہی نہو کہین ہو سکتا ہے کہ نماز فرض ہو یا روزہ مگر روزانہ نماز پنج وقتی نہ پڑہے یا کہے کہ ایک دو ماہ یا ایک دو سال کے بعد نماز پڑہونگا یا رمضان آوے وہ کہے دو چار برس بعد روزہ رکہہ لونگا یا سال گزر جاوے کبہی پہر کبہی زکوۃ دیدونگا سو جسطرح ان فرائض مین تاخیر درست نہین ہے فی الفور فرض ہوتے ہین جو انکو عمداً ترک کرتا ہے وہ کافر حلال الدم والمال ہو جاتا ہے اسیطرح تارک حج کا حال ہے کہ حج تو سالہا سال سے فرض ہو چکا ہے کوئی مانع شرعی بہی نہین ہے مگر گہر کے کام دنیا کے کہیل تماشے جشن جلسے طیاری عمارت و باغ صحبت یار و آشنا مجلس رقص و سرود جوش جوانی امید زندگی تمناے دوستی و نکاح محبت آرایش لباس و زیور وغیرہ امور نہین چہوڑتے کہ حج کو نکلین دریا کا سفر خشکی کی تکلیف راہ خدا مین اوٹھاوین بہلا کسکا سر پہرا ہے کہ ایسا عیش و آرام خدا داد چہوڑ کر ایذا اوٹہاوے آخر عمر مین جب اسی نوے برس کے ہونگے حج کر لینگے ورنہ خیر ابہی جلدی کیا ہے ذرا عیش تو کر لین ابہی ایسی عمر نہین ہے کہ سب مزے ظاہر باطن کے چہوڑ چہاڑ کر دیندار خدا ترس بن بیٹہین اکثر امرا و رؤسا کا یہی خیال ہے اسی خیال مین انکی عمر گزر جاتی ہے ناگہان اسیر پنجہ مرگ ہو کر رسیدۂ جہنم کو چلے جاتے ہین یہودی یا نصرانی کیطرح مرجاتے ہین قبر انکے لیے دوزخ کا ایک گڑہا ہو جاتی ہے **فائدہ** ابی سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کہتا ہے مین نے بندے کے جسم کو تندرست رکہا معیشت کو اوسپر کشادہ کیا پانچ برس گزر گئے وہ میری طرف نہ آیا یہہ بندہ محروم ہے یعنی جنت و مغفرت سے رواہ ابن حبان والبیہقی حسن بن حی کہ

یہہ حدیث بہت خوش آتی تھی اونکا عمل اسی حدیث پر تہا وہ اس بات کو دوست رکہتے تھے کہ مرد
آسودہ و تندرست پانچ سال کے بعد حج کرنا نہ چھوڑے مین کہتا ہون حدیث مین تو ہر پنج سال
کے بعد ترغیب حج کرنے کی وری ہے یہان پچاس برس کی عمر ہو گئی مگر حج فرض ہی ادا نہوا نفل
حج کون کرے ہان کوئی غریب مسلمان یا عالم دیندار کرے تو کرے ورنہ خیر **فائدہ** ابو ہریرہؓ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بیبیون سے حجۃ الوداع مین فرمایا ہذہ
ثم ظہور الحصر تمنے یہہ حج کرلیا اب تم بوریان پر یعنی گہر مین بیٹہہ رہو بار بار حج کو نہ آو
رواہ احمد و ابو یعلی و اسنادہ حسن جب سے زینب بنت جحش و سودہ بنت زمعہ
نے یہہ حدیث سنی کہا واللہ اب ہرگز کوئی سواری ہمکو جنبش نہ دیگی جبکہ ہم نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہہ بات سن لی ہے معلوم ہوا کہ عورتون کے حق مین بار بار
حج کرنا اچھا نہین انکا گہر مین بیٹہا رہنا ہی بہتر ہے اسلیے کہ یہہ عورت ہین سفر مین حفظ نظر
حفظ ستر عفت عصمت و دیگر محارم سے بچنا انپر مشکل ہے کہین ایسا نہو کہ گئے تہے نماز بخشوانے
مگر روزہ گلے پڑا ثواب نفل کے عوض عذاب جہنم کا ملا ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ہم سے حجۃ الوداع مین کہا یہہ تمہارا حج ہے یعنی فرض ادا ہو گیا اب تم بوریون
کی پشت پر گہرون مین بیٹہو رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابو یعلی و رواتہ ثقات ابن عمر
کا لفظ نزدیک طبرانی کے یہہ ہے کہ جب حج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مع
اپنی بیبیون کے تو یہہ فرمایا انما ہی ہذہ ثم علیکم بظہور الحصر اسی طرح حدیث ابی واقد
مین آیا ہے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے اپنی ازواج سے
حجۃ الوداع مین ہذہ ثم ظہور الحصر رواہ ابو داود معلوم ہوا کہ عورتون کو بار
بار سفر کرنا گہر سے باہر نکلنا گو واسطے حج ہی کے کیون نہو بہتر نہین انکے لئے یہی بہتر ہے کہ گہر
مین رہین گہر سے باہر نہ نکلین چٹائی انکا بستر ہو خاکساری انکا شعار ہو مگر اس زمانے مین
جس عورت کو وطن مین موقع دوسرے نکاح کرنے کا نہین ملتا ہے خویش و اقارب مانع ہین

یاکوئی اپنی پسند کا مرد ہے جو یہان ہاتھ نہین لگتا یا شوہر نے طلاق بائن دیدی ہے مگر اب پھر وہی پسند ہے توکے کا سفر کرتی ہے وہان یہ سب کام ہوجاتے ہین سو ایسا حج خدا کے لئے نہین ہوتا ہے ہواے نفس و شہوت پرستی کے لئے ہوتا ہے اُس طواف سے گویا غرض نکالنا مستی کا ہوتا ہے نہ صدقے ہونا خدا کے گھر کا حدیث صحیح مین بروایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آیا ہے جسکی ہجرت دنیا کے لئے ہو یا کسی عورت کے لئے کہ اوس سے نکاح کرے تو ہجرت اوسی کام کے لئے ہوئی یعنی نہ خدا کے لئے اسیطرح بعض مرد اپنی آشنا عورت سے ملنے کے لئے حج کرتے ہین کہ وہان پہونچکر دلکی مراد پوری کرتے ہین کوئی وہان جاکر کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اسلئے کہ یہان نہین ہوسکتا تھا غرضکہ صدہا معاصی کے ارتکاب کو حج وغیرہ کا نام لیا جاتا ہے بات تو اچھی ہے گناہ کرنے کے واسطے کوئی جگہہ بہتر مکہ مدینہ جدہ سے نہین ہے ؎

هر گناهے که کنی در شب آدینه مکن	تا که از صدر نشینان جهنم باشی

بشارت بہ اخافت اہل مدینہ و ارادۂ بدی

سعد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کید نکریگا ساتھہ اہل مدینہ کے کوئی شخص مگر گھل جاویگا جسطرح نمک پانی مین گھل جاتا ہے رواہ البخاری و مسلم و دوسری روایت مسلم کا لفظ یہہ ہے ارادہ نکریگا کوئی شخص ساتھہ اہل مدینہ کے بدی کا مگر گلا دیگا اوسکو خدا آتش دوزخ مین جسطرح سیسا یا نمک پانی مین گھل جاتا ہے منذری نے کہا اس حدیث کو صحاح مین ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے جسنے ڈرایا مدینے والون کو اوسنے ڈرایا میرے دلکو رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح عبادہ بن صامت کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ اے اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈراوے انکو تو ڈرا تو اوسکو پھر فرمایا کہ لعنت ہے خدا کی فرشتون کی سارے آدمیون کی اوسپر اوسکا نہ نفل قبول ہے نہ فرض رواہ الطبرانی باسناد جید ابن عمرو کی حدیث مین یہہ لفظ آیا ہے

کہ جو کوئی ایذا دے اہل مدینہ کو ایذا دے اوسکو اللہ رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ جو
لوگ شہر مدینے میں رہتے بستے ہیں اونکا ستانا حرام ہے یہہ کام سب سے پہلے یزید نے کیا پہر اور
امرا و حکام نے سو یہہ سب زبان نبوی پر ملعون مردود ہیں مدینے کا رہنے والا اگر بطور
سیر و سیاحت کسی دوسری جگہہ آوے تو بہی اوسکو ایذا نہ دے اوسپر ظلم نکرے کہ آخر گہر
اوسکا مدینہ ہے بلکہ جو لوگ مدینے سے بناچاری نکلکر کسی دوسرے قصبے شہر گانوں میں
آکر بسے ہیں جیسے سادات صحیح النسب وغیرہم اگر اونکا بہی لحاظ رکہے اور تکلیف دہی سے
باز رہے تو خالی اجر و ثواب وادب شرعی و انسانیت و شرافت سے نہیں ہے ۵

اگرچہ خردیم نسبتے ست بزرگ		ذرۂ آفتاب تابانیم	

بشارت بر ترک تیر اندازی بعد از تعلم

حدیث عقبہ بن عامر میں مرفوعاً آیا ہے جسنے ترک کردیا تیر اندازی کو بعد سیکھنے کے بے رغبتی سے
تو اوسنے ترک کیا نعمت کو یا کفران کیا نعمت کا اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے
حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے دوسری روایت کا لفظ یہہ ہے جسنے سیکہا تیر لگانا پہر چہوڑ دیا
اوسکو وہ ہم میں سے نہیں ہے یا وہ عاصی ہوا اسکو مسلم و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر
لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ اوسنے میری نافرمانی کی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے سیکہا تیر
لگانا پہر اوسکو بہول گیا تو اوسنے انکار کیا اس نعمت کا رواہ البزار و الطبرانی معلوم
ہوا کہ جو ہنر ایسا ہو کہ راہ خدا میں کام آوے اوسکو مسلمان سیکہکر ترک نکرے بالخصوص
فن تیر اندازی قرآن پاک کا لفظ یہہ ہے واعدوا لهم ما استطعتم من قوة اگرچہ حدیث
عقبہ میں نزدیک مسلم کے تفسیر قوت کی مرفوعاً رمی آئی ہے مگر اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص
سبب کا اسلیے یہہ لفظ ہر قوت کو شامل ہے رمی بدخول اولی اوسمین داخل ہے اس بنیاد پر
بندوق لگانا توپ سر کرنا گولہ اندازی کرنا بانک پٹا سیکہنا شہسوار اسپ و شتر وغیرہا ہونا

سب داخل قوت ہے مگر جبکہ یہہ قوت راہ خدا مین صرف نہوئی تو سمجھو کہ کفران نعمت الٰہی ہوا ؛

بشارت بر فرار از زحف

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً سات چیزون کو مہلک فرمایا ہے منجملہ اونکے ایک بہاگنا ہے لڑائی سے رواہ الشیخان وابوداؤد والنسائی بزار کا لفظ یہہ ہے کہ کبائر سات ہین اونمین ایک فرار ہے دن زحف کے ثوبان کی حدیث مین یون آیا ہے کہ تین چیزین ہین جنکے ساتھ پہر کوئی عمل کام نہین آتا ہے ایک شرک کرنا دوسرے مان باپ کی نافرمانی کرنا تیسرے زحف یعنی جہاد سے بہاگنا رواہ الطبرانی فی الکبیر ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ اس گناہ کا کچہہ کفارہ نہین رواہ احمد حدیث ابن عمرو مین بہی مرفوعاً اس فرار کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے رواہ الطبرانی شافعی نے کہا مطلب یہہ ہے کہ جب مسلمان جہاد کرین دشمنون کو آپ سے دوچند پاوین تو پشت نہ پہیرین یا بڑہکر لڑین یا اپنے گروہ مین آملین ہان اگر دشمن دوچند سے بہی زیادہ ہین تب بہی نہ بہاگنا بہتر ہے اور اگر ہٹ آئے تو موجب سخط خدا کے ہونگے ابن عباس کا مذہب بہی یہی ہے ؛

بشارت بر غلول در جہاد وغیرہ

ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامان و بار پر ایک آدمی تہا اوسکو کرکرہ کہتے تہے وہ مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جہنم مین گیا لوگ اسکو دیکہنے بہالنے لگے دیکہا کہ ایک عبا اوسنے خیانت کی ہے رواہ البخاری زید بن خالد کہتے ہین ایک صحابی نے دن خیبر کے وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا تم اوسپر نماز پڑہو یعنی مین نہین پڑہونگا لوگون کے مونہہ متغیر ہوگئے فرمایا اس تمہارے یار نے راہ خدا مین خیانت کی ہے تلاش کیا تو ایک مالا اوسکے سامان

مین نکلا جسکی قیمت دو درہم بہی نہ تہی رواہ مالک واحمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ حدیث ابن عباس مین مرفوعًا آیا ہے کہ خیبر کے دن کچہہ لوگ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے کہنے لگے کہ فلان شہید ہے فلان شہید ہے یہانتک کہ ایک آدمی پر اونکا گذر ہوا اوسکو بہی کہا کہ یہہ شہید ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بہی نہین بلکہ مینے اسکو جہنم مین دیکہا ہے ایک چادر یا ایک عبا جو اسنے بطور خیانت کے لی ہے پہر کہا اے عمر لوگونمین پکار دو کہ نہ جاوینگے جنت مین مگر ایمان والے رواہ مسلم والترمذی وغیرہما معلوم ہوا کہ خائن ایمان سے دور جہنم سے نزدیک ہوتا ہے ابوذر کا یہہ لفظ ہے اگر میری امت خیانت نکرتی تو کوئی دشمن کہڑا نہوتا رواہ الطبرانی باسناد جید ایک شخص جزا ر خیانت سنکر ایک دو تسمے جوتے کے لے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہہ تسمے بہی آتش دوزخ کے رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ غرضکہ خیانت ہر جگہہ بری ہے خصوصًا مال غنیمت مین ثوبان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص آیا دن قیامت کے بری ہوکر تین چیزون سے وہ جنت مین جاویگا کبر وغلول ودین یعنی قرض رواہ النسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط شیخین پر ہے سمرہ بن جندب کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جسنے چہپایا خیانت کرنیوالے کو وہ مثل اوسکے ہے یعنی گناہ وجزا مین رواہ ابوداؤد

بشارت بر موت بلا غزو ونیت غزو

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مرا اور اوسنے جہاد نکیا اور نہ جی مین اوسکا ارادہ کیا تو وہ ایک شعبۂ نفاق پہ مرا رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی ابوامامہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جسنے نہ خود جہاد کیا نہ کسی غازی کا سامان درست کیا نہ کسی غازی کا خلیفہ اوسکے گہر مین ہوا تو اللہ تعالے قیامت سے پہلے کوئی آفت اوسپر ڈالے گا

رواہ ابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے ملاقات کی خدا سے بغیر کسی نشان جہاد کے وہ ملا اللہ سے اور اوسمین ایک سوراخ ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ یہہ یاد رہے کہ جہاد بوجہ وہو ورنہ انسان معذور ہے جہاد بے امام اسلام وخلیفۂ نیکنام کے نہین ہوسکتا ہر فساد مذہبی یا جنگ ملکی کو جہاد سمجھنا غلط فہمی ہے حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً آیا ہے ترک نہ کیا کسی قوم نے جہاد کو مگر عام ہوتا ہے اونکو عذاب رواہ الطبرانی باسناد حسن ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جب کروگے تم بیع عینۃ اور پکڑوگے تم دم گاؤن کی اور خوش ہوگے تم کہیتی پر اور چھوڑ دوگے تم جہاد کو مسلط کریگا اللہ تمپر ذلت دور نکریگا او سکو یہانتک کہ پہرو تم طرف دین اپنے کے رواہ ابوداؤد یہہ حدیث گویا ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا مسلمانون نے جب سے جہاد چھوڑ دیا ذلیل ہوگئے اب امید انکی عزت کی بالکل نہین ہے عوام ہر فتنہ وجنگ وجدال کو جہاد سمجھتے ہین یہہ بالکل غلط ہے جہاد کے شروط وقیود ہین جبتک کہ وہ سب موجود نہون کوئی لڑائی جہاد نہین ہوسکتی

بشارت بر نسیان قرآن بعد از تعلم

ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے جوف مین کچھہ قرآن نہین ہے تو وہ ویران گھر کیطرح ہے رواہ الترمذی حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے معلوم ہوا کہ جس مسلمان کو قرآن یاد نہین ہے وہ ایک ویران گھر ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے پیش کیے گئے ذنوب امت کے عرض کیے گئے مجھپر کوئی گناہ اس سے زیادہ بڑا نہ دیکھا کہ آدمی کوئی سورت یا آیت قرآن کی یاد کرکے بھول جاوے رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ قرآن کی کوئی آیت یا سورت یاد کرکے بھلا دینا گناہ کبیرہ ہے بلکہ اکبر کبائر سعد بن عبادہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے جس آدمی نے قرآن پڑہکر بہلا دیا وہ اللہ سے اجزم یعنی کوڑہی ہوکر ملیگا رواہ ابوداؤد ابو عبید نے کہا مراد اجزم سے بیان دست بریدہ ہے مگر ابن قتیبہ نے کہا مراد کوڑہی ہے کسی نے کہا مراد خالی ہاتہ خیر سے ہے کسی نے کہا مراد یہہ ہے کہ اوسکے لئے کوئی حجت نہ ہوگی ۞

بشارت بر مجلس بے ذکر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے نہین بیٹہی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ ذکر اللہ کا اوسمین کیا نہ رسول خدا پر درود بہیجا مگر یہہ مجلس اوس قوم پر ایک حسرت ہوگی خواہ اللہ انکو عذاب کرے یا بخشے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ اگرچہ جنت مین واسطے ثواب کے کیون نہ جاوے رواہ احمد باسناد صحیح وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری تیسری روایت مین یون آیا ہے کہ اوس مجلس سے اوٹہنا ایسا ہے جیسے مردار گدہے پر سے کوئی اوٹہے دن قیامت کے انپر حسرت ہوگی رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا شرط مسلم پر ہے عبد اللہ بن مغفل نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی قوم نہین کہ کسی مجلس مین جمع ہوکر پہر جدا ہو اور اللہ کا ذکر نکرے مگر وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی دن قیامت کے رواہ الطبرانی والبیہقی جو مجلس وجلسہ کسی نیک کام کے لئے ہے اور اوسمین ذکر خدا یا درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہو تو وہ حسرت ٹہیری کہو اون مجلسون کا انجام کیا ہوگا جو کسی شورہ فساد کے لئے قائم ہوتی ہے یا واسطے کسی فسق وفجور کے یا محض واسطے لہو ولعب کے وہان تو کوئی جہوٹا موٹا بہی ذکر خدا کا نہین کرتا بلکہ شیطانی ذکر ادہر اودہر کی گپ شپ ہنسی ٹہٹے رہتے ہین فاحشہ عورتین جمع ہوتی ہین چالاکیان فقرہ بازیان ہوا کرتی ہین ایسی مجلس شرعًا ماذون نہو تو کیا ہو ۞

بشارت بر رفع مصلی نظر وقت دعا بسوے آسمان

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے باز رہین اقوام آنکھ اوٹھانے سے نزدیک دعا کے طرف آسمان کے اندر نماز کے نہین تو اللہ اونکی بصارت کو اوچک لیگا رواہ مسلم والنسائی ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ قبول نہین کرتا دعا کسی بندے کی غافل دل سے رواہ احمد باسناد حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے تم جب دعا مانگو اجابت کا یقین رکہو اور جان لو کہ اللہ قبول نہین کرتا دعا کسی دل غافل لاہی سے اسکو ترمذی نے روایت کیا حاکم نے مستقیم الاسناد کہا ہے اکثر دعا کرنیوالے غفلت ولہو کے ساتھہ دعا کیا کرتے ہین زبان سے دعا نکلتی ہے دل کہین اور ہوتا ہے ع من خانہ نشین و دل بہ بازار جب دل متوجہ جناب الٰہی نہوا تو یہہ دعا کیا خاک قبول ہوگی دعا کے قبول نہونے کا شکوہ ناحق ہے اسیطرح جس شخص کا طعام ولباس وشراب مال حرام سے ہے اوسکی دعا بہی قبول نہین ہوتی دعا کے لئے آداب واوقات مقرر ہین اونکو بہی ملحوظ رکہے خدا سے ڈرتا رہے سچے دل حاضر طبیعت سے دعا کرے تو انشاء اللہ ضرور ہی پذیرا ہوگی واللہ اعلم ؛

بشارت بر بددعا بر خود واولاد وخادم ومال خود

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بددعا نکرو اپنی جان پر نہ اپنی اولاد پر نہ اپنے خادم پر نہ اپنے مالوں پر کہین ایسا نہو کہ یہہ دعا موافق اوس ساعت کے پڑ جاوے جسمین خدا دعا قبول کرتا ہے سو یہہ دعا بہی قبول ہوجاوے رواہ مسلم وابو داؤد وابن خزیمہ اس حدیث مین اپنے مال اولاد وجان کے کوسنے سے منع کیا ہے جاہل مرد وعورت جب غصے یا رنج مین ہوتے ہین تو آپکو کوسنے لگتے ہین اپنے حق مین برے کلمے مونہہ سے نکال بیٹھتے ہین انکی سزا یہی ہے کہ وہ بددعا انکو لگ جاوے جیسا یہہ کہتے ہین ویسا ہی حال انکا ہوجاوے

فال بد را حال بد

بشارت بر ترک درود وقت ذکر رسول خدا صلعم

علی مرتضی کہتے ہین ہر دعا اوٹ مین ہے جب تک درود بہیجا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے عمر بن خطاب نے کہا دعا ٹہیرائی جاتی ہے درمیان آسمان وزمین کے کوئی چیز اوس دعا مین سے اوپر نہین چڑہتی یہانتک کہ درود بہیجا جاوے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث مالک بن حویرث مین آیا ہے کہ جسکے سامنے میرا ذکر ہوا پہر اوسنے مجہپر درود نہ بہیجا تو اللہ اوسکو دور پہینکے جبرئیل علیہ السلام نے کہا آمین مینے بہی کہا آمین اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے ابن عباس کی حدیث مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ پیس ڈالے اوسکو اللہ رواہ الطبرانی باسناد لین ابی ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اوسنے درود نہ بہیجا وہ مرگیا تو دوزخ مین گیا اللہ نے اوسکو دور ڈالا رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان معلوم ہوا کہ تارک درود عمداً وقت ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مستحق بعد وسحق ونار کا ہوتا ہے اللھم احفظنا دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اوسنے مجہپر درود نہ بہیجا رواہ الترمذی وقال حدیث غریب حسین بن علی علیہما السلام نے مرفوعاً روایت کیا ہے جسکے پاس میرا ذکر ہوا پہر وہ درود بہیجنا چوک گیا تو وہ رستہ جنت کا چوک گیا رواہ الطبرانی یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے دوسری روایت حسین رضی اللہ عنہ مین یون وارد ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جسکے سامنے میرا ذکر ہو وہ مجہپر درود نہ بہیجے اسکو نسائی وابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ترمذی نے حسن صحیح غریب بتایا ابو ذر کا لفظ یہہ ہے کہ وہ ابخل ناس ہے رواہ ابن ابی عاصم ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ وقت ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درود پڑہنا واجب ہے درود کے فضائل بے گنتی ہین نزل الابرار مین

لکھے گئے ہین درود کی اور کچھ فضیلت نہو تو یہہ کیا کم ہے کہ جب ابی بن کعبؓ نے کہا اجعل لک صلاتی کلہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا یکفی ہمک و یغفر ذنبک اسکو احمد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے دوسرا لفظ روایت احمد کا یہہ ہے اذا یکفیک اللہ تبارک وتعالے ما اہمک من دنیاک و اخرتک اسکی سند جید ہے یہی لفظ ابن حبان کا بہی ہے اسکو طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے یہہ وعدہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے درود خوان کے کہ اوسکی ساری مہم دنیا و آخرت کی آسان ہوجاویگی شیخ عبد الرحیم والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے بہا وجدنا ما وجدنا یعنی ہمکو جو کچھ ملا درود ہی کے طفیل وصدقے مین ملا لیکن اکثر لوگ قدر اس نعمت کی نہین جانتے درود کے پڑہنے مین اللہ کا ذکر بہی آجاتا ہے ایکا اللہم کے لفظ کا کہنا ایسا ہے جیسے سارے اسمار الٰہی کو کہکر دعا مانگی اللہم وفقنا؛

بشارت بر اکتساب اکل حرام و لبس اثم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لنبے لنبے سفر کرتا ہے میلا کچیلا گرد آلودہ ہوتا ہے آسمان کی طرف دونون ہاتھ پہیلا کر یارب یارب کہتا ہے اوسکا کہانا پینا کپڑا غذا سب حرام کا ہے کہو پہر دعا کیونکر قبول ہو رواہ مسلم والترمذی ابن عباس کہتے ہین سعد بن ابی وقاص نے کہا اے رسول خدا دعا کرو اللہ سے کہ مین مستجاب الدعوۃ ہوجاون فرمایا پاک کر اپنے طعام کو تیری دعا قبول ہوگی قسم ہے اللہ کی تحقیق بندہ ڈالتا ہے لقمہ حرام اپنے پیٹ مین قبول نہین ہوتا عمل اوسکا چالیس دن تک جس بندے کا گوشت حرام سے اگا آتش دوزخ لائق تر ہے اوسکے رواہ الطبرانی عنہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے پایا مال حرام پہر پہنا قمیص نہین قبول ہوئی نماز اوسکی رواہ البزار و فیہ نکارۃ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جس نے مول لیا ایک کپڑا دس درہم کا اوسمین ایک درہم

حرام کا بھی ہے تو جب تک وہ کپڑا اوسکے بدن پر ہے اوسکی نماز قبول نہین رواہ احمد جب حرام
مال سے کپڑا اپہنا ایسا ٹہیرا تو جو کوئی حرام لباس پہنکر نماز پڑہتا ہے کہو وہ کیسا ہوگا جیسے
ریشم کا کپڑا یا کلابتون سے مغرق بلکہ بعض محققین نے اوس مشروع سے بھی منع کیا ہے جسمین
ریشم و سوت کی آمیزش ہوتی ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اگر کوئی شخص خاک اوٹھا کر مونہہ مین ڈالے تو یہہ بہتر ہے اس سے کہ حرام چیز مونہہ مین ڈالے
رواہ احمد باسناد جید دوسری روایت مین یہہ آیا ہے جسنے جمع کیا مال حرام پھر زکوۃ
دی یا صدقہ کیا تو اوسکو کچھ اجر نہین ہے بلکہ اوسپر وبال ہے رواہ ابن خزیمہ وابن
حبان ابوالطفیل کا لفظ یہہ ہے جسنے کمایا مال حرام کا پھر آزاد کیا اوس سے کسی کو یا صلہ
رحم کیا تو یہہ اوسپر وبال ہوگا قاسم بن مخیمرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے پیدا کیا مال گناہ سے
پھر صلہ رحم کیا یا صدقہ دیا یا راہ خدا مین صرف کیا تو یہہ سب جمع ہو کر جہنم مین ڈالا جاویگا
رواہ ابوداؤد ابن مسعود نے مرفوعاً یون کہا ہے کسب نہین کرتا کوئی بندہ مال حرام
پھر صدقہ دیتا ہے تو قبول نہین ہوتا خرچ کرتا ہے تو برکت نہین ہوتی چھوڑ جاتا ہے تو
زاد نار ہوتا ہے اللہ بدی کو بدی سے نہین مٹاتا نہ خبیث کو خبیث سے اسکو احمد نے
روایت کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون
چیز زیادہ جہنم مین داخل کرتی ہے فرمایا مونہہ اور شرمگاہ رواہ الترمذی وقال
حدیث حسن صحیح غریب اس بلا مین عورتین سب سے زیادہ مبتلا رہتی ہین انکی زبان ہر وقت
کذب و غیبت و طعن کی آشنا ہوتی ہے عفت عصمت کی پروا بھی نہین رکھتین یہی سبب ہے
کہ سب سے زیادہ جہنم مین یہی بیبیان ہونگی شہر دوزخ مین انہین کے آبادی سب سے زیادہ
نظر آویگی حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے تو رشک نکر اوسپر جو مال غیر حلال کو جمع
کرتا ہے یا مال غیر حق کو کیونکہ اگر وہ صدقہ دیگا تو قبول نہوگا جو چھوڑ جاویگا وہ توشہ
نار ہوگا حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے بیہقی نے اسکو ابن مسعود سے بھی روایت

کیا ہے ابن عمر کہتے ہین جسنے کمایا مال غیر حلال پہر خرچ کیا غیر حق مین تو اوتارے گا
اللہ اوسکو ذلت کے گہر مین رواہ البیہقی مرفوعاً جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ہے داخل نہوگا بہشت مین وہ گوشت پوست جو
مال حرام سے بنا ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا روایت کعب بن عجرہ مین لفظ لحم و
دم کا آیا ہے اوسکو اولی بالنار فرمایا ہے رواہ الترمذی حدیث ابی بکر مین مرفوعاً
یون آیا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ جسم جسکو غذاے حرام ملی ہے رواہ ابو یعلی
والبزار والطبرانی وبعض اسانیدہم حسن **فائدہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پروا نکریگا جو لیا وہ حلال ہے یا
حرام رواہ البخاری والنسائی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا کہ انکی دعا بھی قبول
نہوگی مین کہتا ہون یہہ زمانہ اگرچہ ایک عمر دراز سے آگیا ہے مگر بعد ایک ہزار سال ہجری
کے فرق حلال حرام کا اکثر اقوام مین سے جاتا رہا خصوصاً اب جو صدی چاردہم آغاز ہوئی ہے
اس وقت مین سارے خلق نے الا ماشاء اللہ گویا اجماع کرلیا ہے کہ جب مال پیدا کرینگے
حرام ہی کا کماوینگے حلال کے پاس نہ پہٹکین گے بلکہ بصورت ممکنہ حلال کو ذرا سے نفع کے
لیے حرام خالص بنالین گے نتیجہ یہ بہی اسی کے درپے ہین کہ جسطرح ہوسکے ترقی کرو مال و
جاہ کماؤ حلال حرام سے غرض نرکھو ایمان جاتے یا رہے رعایا کو دین بادشاہ وقت
پر ہونا چاہیے ٥

	سن زوضع زمانہ درنگرم		کہ مباد از مین بتر گردد

بشارت بر کمی کیل ووزن

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیل ووزن والون سے
فرمایا تم ایسی چیز کے مالک بنے ہو جسمین اگلی امتین ہلاک ہوگئین اسکو ترمذی نے روایت

کیا ہی حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینے مین تشریف
لائے یہان کا کیل نہایت اخبث تہا یہہ آیت اوتری ویل للمطففین رواہ ابن ماجہ
وابن حبان والبیہقی کیل ووزن کے نقصان سے رزق کم پیدا ہوتا ہے قحط پڑتا ہے
جسطرح زنا پہیلنے سے طاعون آتا ہے وبا ہوتی ہے ایسے مرض پیچہے لگتے ہین جو اونکے اسلاف
مین نہ تہے یہہ مضمون حدیث ابن عمر وابن عباس کا ہے نزدیک ابن ماجہ وبزار وبیہقی وحاکم

بشارت برغش

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دہوکا دیا ہمکو وہ
ہم مین سے نہین ہے رواہ مسلم یہی مضمون حدیث ابن عمر مین بہی آیا ہے اوسکو احمد و
بزار وطبرانی نے روایت کیا ہے ایک شخص نے سوکہے گیہون اوپر گیلے گیہون نیچے رکہے تہی
اوسکو دیکہکر یہہ ارشاد فرمایا کہ لیس منا من غشنا قصہ اگرچہ خاص ہے مگر حکم عام ہے جو
کوئی آدمی جس کسی آدمی کو مرد ہو یا عورت کسی بات مین دہوکا دیکر اپنا مطلب نکالیگا
اوسکا حکم یہی ہے کہ اوسنے وہ کام کیا جو خلاف اسلام ہے وہ مسلمانی سے نکل گیا ظاہر
لفظ حدیث یہی ہے تاویل کی کچہہ ضرورت نہین بعض بیبیان شوہرون کے ملانے کے لئے
جہوٹے وعدے جہوٹی باتین کرکے فریب کرجاتے ہین پہر جب مطلب نکل گیا تو اگلا سا ملاپ
برتاؤ باقی نرہا اب اور ہی طرح کی گفتگو تکبر آمیز شخصیت خیز فسق انگیز ہونے لگے حدیث
ابن مسعود مین مرفوعاً آچکا ہے کہ جسنے ہمکو دہوکا دیا وہ ہم مین سے نہین ہے مکر وفریب
جہنم مین ہے رواہ الطبرانی باسناد جید وابن حبان حسن کا لفظ مرسلاً نزدیک ابوداود
کے یہہ ہے کہ مکر وخدیعت وخیانت نار مین ہے ایک آدمی نے دودہ مین پانی ملایا تہا ابوہریرہ
نے کہا جب قیامت مین تجہہ سے کہین گے کہ اب اس پانی کو اوس دودہ سے الگ کر تو پہر تو اوسوقت
کیا کریگا رواہ البیہقی والاصبہانی باسناد لا باس بہ معلوم ہوا کہ ذرا سا دہوکا

بھی دینا حرام ہے واثلہ بن اسقع کی حدیث مین آیا ہے جسنے بیچا کسی چیز کو پہر اوسکا عیب ظاہر نہ کیا وہ ہمیشہ خدا کے بغض مین رہتا ہے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین رواہ ابن ماجۃ جب دہوکے پر لعنت آئی تو معلوم ہوا کہ فریب دہی بازیگری چالاکی فقرہ سازی حرام وکبیرہ ہے

بشارت بر احتکار

مسلم نے معمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جسنے کہانا روکا وہ خاطی ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ احتکار نہین کرتا مگر خاطی رواہ الترمذی وصححہ وابن ماجۃ ابن عمر کا یہ لفظ ہے جسنے روکا طعام کو چالیس دن وہ اللہ سے بری ہے اللہ اوس سے بری ہوا رواہ احمد وابو یعلی والبزار والحاکم اس متن مین اگرچہ غرابت ہے مگر بعض اسانید اسکے جید ہین عمر کی حدیث اس لفظ سے مرفوعاً آئی ہے کہ محتکر ملعون ہے رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسمین ایک راوی سخت ضعیف ہے ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ احتکار طعام کا مکہ مین الحاد ہے رواہ الطبرانی یہ اسلئے کہ مکہ مین غلہ پیدا نہین ہوتا ہے دوسرے ملکون سے آتا ہے جب اوسکو واسطے نفع تجارت کے روکا تو لوگ مر جاوینگے اسلئے اس جگہہ کی سزا اور جگہہ سے زیادہ سخت ٹہیری ❊

بشارت بر کذب وحلف تاجران

حدیث حکیم بن حزام مین مرفوعاً آیا ہے جب بائع ومشتری سچ بولتے ہین تو برکت ہوتی ہے جب چہپاتے جہوٹ بولتے ہین تو گو فائدہ ہو مگر برکت مٹ جاتی ہے جہوٹی قسم مال کی نکاسی تو کر دیتی ہے مگر کمائی مین برکت نہین رہتی رواہ الشیخان واهل السنن عبید بن رفاعہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تجار دن قیامت کے فجار اوٹہینگے مگر جسنے تقوی وبر وصدق کیا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن ماجۃ

وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے وجہ انکے فجور کی حدیث عبد الرحمن بن شبل مین مرفوعاً یون آئی ہے کہ یہہ جھوٹی قسم کہا کر گناہگار ہوتے ہین باتون مین جھوٹ بولتے ہین اسکو احمد نے باسناد جید روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے حدیث ابی ذر مین یہہ بھی مرفوعاً آیا ہے کہ جو اپنے مال کی جھوٹی قسم کہا کر نکاسی کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف آنکھہ اوٹھا کر نہ دیکھے گا اسکو مسلم واہل سنن نے روایت کیا ہے یہہ مضمون چند حدیثون مین اسیطرح پر آیا ہے غرضکہ جھوٹی قسم سے بہت ڈرایا ہے انجام بد اوسکا بتایا ہے ٭

بشارت بر خیانت احد الشریکین

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے مین تیسرا شریک ہون دو شریکون مین جب تک کہ ایک دوسرے کی خیانت نکرے جب خیانت کی تو مین دونون کے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا کہ پہر اوس جگہہ شیطان آجاتا ہے رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے ٭

بشارت بر تفریق درمیان والدہ و ولد بیع وغیرہ

ابوایوب کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے جدائی کی درمیان مان اور اوسکے بچون کے جدائی کریگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو ترمذی نے اسکو حسن غریب کہا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے دارقطنی نے بھی روایت کیا ہے عمران بن حصین کا لفظ یہہ ہے کہ جسنے جدائی ڈالی وہ ملعون ہے یعنی درمیان سبی[سلہ] و والد کے اسکو دارقطنی نے مرفوعاً روایت کیا ہے ابن ماجہ کا لفظ بروایت ابی موسی یہہ ہے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شخص پر جسنے جدائی ڈالی درمیان والدہ و ولد کے اور درمیان دو بہائیون کے تو نفظ لعنت سے ثابت ہوا کہ یہہ کام گناہ کبیرہ ہے شیطان و

[سلہ] قیدی ۱۲

شیطان جورو مین ایک دوسرے کو بہکاکر کبھی بھائی بہن مین کبھی ماں باپ و اولاد مین کبھی میان بی بی مین جدائی ڈلوادیتے ہین آپس مین انکا مطلب نکلتا ہے سو یہہ سب ملعون مرد وزن ہین قیامت مین انکو بھی اسیطرح کی سزا ملیگی کہ اللہ انکے یارون دوستون کو ان سے جدا کردے گا الحمد للہ؀

بشارت قرض مہر وغیرہ

ابو سعید خدری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا پناہ مانگتے تھے کفر و قرض سے ایک آدمی نے کہا کیا کفر برابر قرض کے ہے فرمایا ہاں اسکو نسائی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ قرض ایک نشان ہے اللہ کا زمین مین جب کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اوسکی گردن پر رکھدیتا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے ؎

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا	بسکہ این راہ گران بو سبک ساخت مرا

دوسری روایت یون ہے تو گناہ کم کر تجھپر موت ہلکی ہوگی قرض کم کر آزاد جئے گا رواہ البیہقی حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے جس نے قرض لیا پھر دینے کی نیت نہین ہے تو اللہ اوس سے دن قیامت کے دلوا دیگا اگر مر گیا تو خدا کہیگا تو نے یہہ گمان کیا کہ مین اپنے بندے کا حق نہ لونگا پھر اسکی نیکیاں اوسکو اوسکی بدیان اسکو دیگا رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے مال لیا لوگون کا با رادہ اتلاف تو تلف کریگا اوسکو اللہ رواہ البخاری و ابن ماجۃ وغیرھما صہیب کا لفظ یہہ ہے جس آدمی نے قرض لیا اوسکا دل جمع ہے اسبات پر کہ یہہ قرض ادا نکرونگا تو وہ اللہ سے چور بنکر ملیگا اسکو ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند متصل لا باس بہ ہے فائدہ طبرانی نے بروایت صہیب مرفوعاً ذکر کیا ہے جس مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا

نیت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکا مہر نہ دونگا وہ جس دن مریگا زانی مریگا اس حدیث کی سند مین
ایک راوی متروک ہے مگر مضمون صحیح ہی آجکل جو ہزارون لاکھون بلکہ کرورون کا مہر باندہا
جاتا ہے خصوصاً امراء رؤسا کے خاندانون مین ہرگز شوہر کا ارادہ اوس مہر کے ادا کرنیکا
نہین ہوتا ہووے کیا خاک مقدور تو ہزارون کا بہی نہین ہے اگر ہے بہی تو ساری جاگیر
مہر مین مستغرق ہوتی ہے جورو کا غلام بنکر رہنا پڑتا ہے کم ہمت عورت معاف بہی نہین کرتی
اگر زائد از مقدور کو معاف کرکے باقی کا مطالبہ کرے تو بہی کچھہ صورت واسطے شوہر کے
نجات دنیا و آخرت کے نکل آوے ورنہ الله الله خیر سلاً یہہ گناہ شوہر پر گویا طرف سے
اولیاء زن کے ہوتا ہے امید ہے کہ وہ بہی کچھہ نہ کچھہ سزا جزا اس کارروائی کی پاوینگے
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے نکاح کیا
کسی عورت سے مہر پر اوسکی نیت یہہ ہے کہ مین مہر ادا نکرونگا تو وہ زانی ہے رواہ البزار
وغیرہ میمون کردی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جس کسی مرد نے کسی عورت سے تزوج کیا تہوڑے یا بہت مہر پر
اوسکے جی مین نہین کہ مین اوسکو حق اوسکا دونگا تو اوس نے اوس عورت کو فریب دیا پہر
مرگیا اور یہہ دین اوسکا ادا نہ کیا تو وہ خدا سے چور بنکر ملیگا رواہ الطبرانی ورواتہ
ثقات براء بن عازب کہتے ہین صاحب دین گرفتار ہے اپنے دین مین اللہ سے اپنی تنہائی
کا شکوہ کرتا ہے رواہ الطبرانی ابو موسیٰ کا لفظ یہہ ہے سب سے بڑا گناہ نزدیک خدا کے
یہہ ہے کہ بندہ اوس سے ملے بعد اون کبائر کے جنسے منع کیا تہا یہہ بندہ مرگیا اس پر قرض
تہا اپنے قرض کی قضا نہ چہوڑی رواہ ابو داؤد والبیہقی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً
آیا ہے نفس مومن کا معلق ہے قرض سے جب تک کہ اوسکی طرف سے ادا نہ کیا جاوے اسکو
احمد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن بتایا ہے ابن حبان کا یہہ لفظ ہے کہ نفس مومن کا
معلق ہے جب تک اوسپر قرض ہے اسکو حاکم نے شرط شیخین پر کہا ہے جس میت پر قرض ہوتا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسپر نماز جنازہ نہ پڑہتے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے سب سے زیادہ مقدم دَین مہر ہے اول اسکو ادا کرے پہر باقی دیون کو پہر ترکہ کیا جاوے

بشارت بر مطل غنی

ابو ہریرہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دیر لگانا آسودہ شخص کا ظلم ہے اسکو شیخین واہل سنن نے روایت کیا ہے عمرو بن شرید کا لفظ یہہ ہے گردن پہیرنا واجد مال کا حلال کرتا ہے اوسکی آبرو و مال کو اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے یعنی جسپر کسی کا قرض آتا ہے اور اوسکو مقدور ادا کرنے قرض کا ہے مگر وہ وفا نہین کرتا دیر لگاتا ہے یا گردن پہیرتا ہے تو ایسے شخص کا بری طرح ذکر کرنا اوسکو سزاے حبس دینا درست ہے ؛

بشارت بر یمین کاذبہ غموس

ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جس نے قسم کہائی مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اسکو شیخین واہل سنن نے روایت کیا ہے لفظ ابن ماجہ کا قصۂ کندی مین بروایت اشعث بن قیس مرفوعاً یہہ ہے جس نے قسم کہائی تا کہ لیوے مال کسی مسلمان کا اور وہ اس قسم مین فاجر یعنی جہوٹا ہے تو وہ ملیگا خدا سے اور کوڑہی ہوگا ابو موسیٰ کا لفظ یہہ ہے کہ نظر نکریگا طرف اوسکے خدا اور نہ پاک کریگا اوسکو اوسکے لیے ہے عذاب دردناک رواہ احمد باسناد حسن وابو یعلی والبزار والطبرانی

ابن عمرو کی حدیث مین یمین غموس کو منجملہ کبائر ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے پوچہا یمین غموس کیا ہے فرمایا جو کسی مسلمان کا مال جہوٹی قسم کہا کر لیلیے رواہ البخاری والترمذی والنسائی ابن مسعود کہتے ہین ہم گنتے تہے اون گناہون مین جنکا کفارہ نہین ہے یمین غموس کو اسکو

حاکم نے شرط شیخین پر کہا ہے حارث بن برصا کا لفظ یہہ ہے کہ جو ایسی قسم کہاوے وہ اپنا
ٹہکانا دوزخ مین کرلے حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے جہوٹی
قسم شہرونکو ویران کردیتی ہے رواہ البیہقی جب سے اسلام مین جہوٹی قسم جہوٹی گواہی
کا رواج ہوا ہے مسلمانون پر ادبار آگیا مگر یہہ اپنی عادت کسیطرح نہین چہوڑتے حالانکہ اس
مقدمے مین سخت وعید آئی ہے کسی مین جہنم کا وعدہ ہے کسی مین اوجب اللہ لہ النار کا
لفظ آیا ہے رواہ مسلم عن ابی امامۃ ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے قسم کہائی پاس
اس منبر کے جہوٹی اگرچہ ایک مسواک تر ہی پر کیون نہو اوسکے لئے دوزخ واجب ہوگئی
اسکو ابن ماجہ نے باسناد صحیح روایت کیا ہے جہوٹی قسم کہانے والے کہان ہین اس بشارت
کو سنکر خوش ہوجاوین ❊

بشارت بر سود خواری

حدیث ابی ہریرہ مین منجملہ ہفت موبقات یعنی مہلکات کے ایک ربا کا ذکر بہی فرمایا ہے رواہ
الشیخان وابوداؤد والنسائی سمرہ بن جندب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج مین ہم ایک نہر پر آئے وہ نہر خون کی تہی اوسمین ایک آدمی
کہڑا تہا دوسرا آدمی کنارۂ نہر پر تہا اوسکے ہاتہہ مین ایک پتہر تہا نہر والا جب باہر نکلنا چاہتا
یہہ شخص اوسکے منہہ مین پتہر پہینکتا وہ پہر جاتا اسیطرح پر ہوتا تہا مینے پوچہا یہہ کون شخص ہے
کہا سودخوار ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے ابن مسعود نے کہا لعنت کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانے اور کہلانے والے سود پر رواہ مسلم والنسائی وابو
داؤد والترمذی وصححہ وابن ماجۃ وابن حبان دوسری روایت مین گواہ و
کاتب پر بہی لعنت آئی ہے مسلم نے جابر کی روایت سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہہ سب
برابر ہین یعنی لعنت مین حدیث ابی ہریرہ مین اکل ربا کو منجملہ کبائر کے ہمراہ شرک کے ذکر

کیا ہے رواہ البزار ابن مسعود نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ سود خواری کے تہتر دروازے ہین سب مین کم دروازہ یہہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے حرام کرے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط شیخین پر ہے دوسری روایت یہہ ہے کہ ربا کے کچھ اوپر ستر باب ہین اور شرک مثل اوسکے ہے رواہ البزار ورواتہ رواۃ الصحیح معلوم ہوا کہ سود خوار ومشرک کا ایک حکم ہے یہہ بہت بڑی بشارت ہے واسطے اہل ربا کے کہ ہرچند کلمہ پڑہین نماز روزہ حج زکوۃ بجالاوین مگر مثل مشرک کے ہون عبد اللہ بن سلام کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک درہم جو ربا سے ہاتھہ لگتا ہے وہ نزدیک اللہ کے تینتیس ۳۳ زنا سے بڑہ کر ہے بلکہ حالت اسلام مین کرے رواہ الطبرانی دوسری روایت یہہ ہے کہ سود خوار دن قیامت کے اسطرح پر کہڑا ہوگا جیسے کسیکو شیطان نے چہوکر خبطی کردیا ہو اسکو احمد نے باسناد جید روایت کیا ہے عبد اللہ بن حنظلہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ ایک درہم ربا کا چھتیس زنا سے زیادہ تر سخت ہے رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح والطبرانی براء بن عازب کا لفظ یہہ ہے ربا بہتر ۷۲ باب ہے ادنی اونکا یہہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے حرام کرے اور سب سے زیادہ ربا یہہ ہے کہ برادر مسلمان کی آبرو ریزی مین زبان درازی کرے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے جو لوگ سود نہین کہاتے مسلمانون کی آبرو ریزی کرتے ہین علماء حق کو کتابون مین گالیان لکھتے ہین سخت و درشت باتین سناتے ہین حفظ مرتبہ کسی کا نہین رکہتے وہ سود خوارون سے بہی زیادہ گناہگار وبدتر ہین اونکے لئے یہہ بہت بڑی بشارت ہے کہ مان سے حرام کرنا تو کم ہے مگر یہہ کام انکا اوس زنا سے بہی بڑہکر ہے ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جب زنا و ربا کسی بستی مین ظاہر ہوتے ہین تو وہ لوگ عذاب خدا کو اپنی جانون کے لئے حلال کرلیتے ہین اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے زنا و غنا کا ساتھہ ہے آسودہ گہرون مین زنا ضرور ہی ہوتا ہے اکثر آسودہ لوگ ربا لیکر بالدار بنجاتے ہین انکو یہہ مژدہ مبارک ہو ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت سے پہلے ربا زنا شراب ظاہر ہوگی رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح یہہ خبر مخبر صادق مصدوق کی اسوقت مین بخوبی پائی گئی یہہ تینون چیزین مسلمانون مین رائج ہین دوسرون کا کیا گلہ عبداللہ بن ابی اوفی صرافون کے بازار مین تھے کہا اے گروہ صرافون کے خوش ہوجاؤ بشارت لو کہا خدا تمکو جنت کی بشارت دے کیا خوشخبری لائے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ابشروا بالنار رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ یعنی جہنم کی بشارت لو عوف بن مالک کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تو بچ اون گناہون سے جو بخشے نہین جاتے جس نے خیانت کی کسی چیز کی وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا جسنے سود کہایا وہ دیوانہ اوٹھیگا خبطی سودائی سڑی پاگل ہوگا پہر یہہ آیت پڑہی الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس رواہ الطبرانی والاصبہانی ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے بہت سود لیا اوسکا انجام قلت ہے رواہ ابن ماجۃ حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے یعنی سود کے مال مین برکت نہین ہوتی وہ مال آخر کو کم اور گم ہوجاتا ہے اسکا تجربہ اکثر اہل عقل ونقل کو حاصل ہوچکا ہے جب چاہو دیکہ لو ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کوئی اونمین نہ بچیگا مگر یہہ کہ سود کہاویگا پہر اگر کسی نے نہ کہایا تو غبار سود کا اوسکو پہونچیگا اسکو ابوداؤد وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اب وہی زمانہ آگیا جسکی خبر اس حدیث مین دی تھی بہلا کوئی شخص بتا تو دے کہ وہ سود یا غبار سود سے بچا ہوا ہے مگر ہزار مین ایک انا للہ ؎

بشارت برغصب زمین وغیرہ

عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے ظلم سے لیا ایک بالشت

زمین کو وہ زمین اوسکا طوق ہو گی سات زمین تک اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا
ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق اوسکو سات زمین کا طوق پہنایا
جاویگا اسکو احمد نے دو اسناد سے روایت کیا ہے ایک اونمین صحیح ہے منذری نے کہا مراد
طوق سے طوق تکلیف ہے نہ طوق تقلید یعنی قیامت مین اوس سے کہین گے کہ تو اسکو اوٹھا
کسی نے کہا نہین بلکہ اوسکو اندر زمین کے سات طبقے تک دہسا دینگے وہ زمین اوسکے
گلے کا طوق ہوجاویگی بغوی نے کہا اصح یہی ہے پہر بسند خود سالم عن ابیہ سے مرفوعاً
روایت کیا کہ جسنے چھین لی کسی کی زمین بالشت بہر ناحق وہ خسف کیا جاویگا دن قیامت
کے سات زمین تک اس حدیث کو بخاری وغیرہ نے بہی روایت کیا ہے انتہے زمین کا
چھیننا عام ہے خواہ گہر محلہ شہر کی زمین ہو یا کہیت گاؤن کی زمیندار لوگ ہمیشہ ایک
دوسرے کی زمین غصب کیا کرتے ہین زبردست لوگ غریبون کے گہر داب لیتے ہین ان
سبکے لئے یہہ بشارت ہے کہ ساتون زمین کا طوق اونکے گلے مین ڈالا جاویگا یعلی بن
مرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جس کسی شخص نے ظلم سے
ایک بالشت زمین کسی کی لے لی اللہ تعالے اوسکو تکلیف دیگا کہ اوس زمین کو کہودے
ساتوین زمین تک پہر اوسکا طوق ڈالیگا دن قیامت کو یہانتک کہ سبکا فیصلہ ہوو ے
اسکو احمد و طبرانی و ابن حبان نے روایت کیا ہے دوسری روایت طبرانی مین یون
آیا ہے جسنے لی زمین کسیکی ناحق اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ اوس زمین کی مٹی میدان
حشر مین لا کر ڈالی سعد بن ابی وقاص کا لفظ یہہ ہے کہ ایسے آدمی کا نہ نفل مقبول
ہے نہ فرض اسکو احمد و طبرانی نے روایت کیا ہے عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے غصب
کیا زمین کو ظلم سے وہ ملیگا خدا سے اور خدا اوسپر غضبناک ہوگا رواہ الطبرانی
حکم بن حارث نے مرفوعاً کہا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین طریق مسلمین سے وہ سات
زمین تک اوسکو اپنے اوپر لادے ہوئے آویگا رواہ الطبرانی حدیث ابی حمید عدی

مین ایک چوبدستی کے لینے سے بھی بغیر خوشی خاطر کے منع کیا ہے اسلئے کہ کسی مسلمان کا مال لینا مسلمان پر حرام ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے یہہ سزا جزا جو مذکور ہوئی جنس عمل سے ہے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جسطرح آسمان سات ہین اسیطرح زمین بھی سات طبقے ہے مگر ان طبقات کا زیادہ حال کسی حدیث مرفوع مین نہین آیا ہے ؛

بشارت بر بناء مکان زیادہ حاجت از بہر افتخار و تکاثر

حدیث طویل عمر بن خطاب مین جسکو حدیث جبریل علیہ السلام بھی کہتے ہین مرفوعاً ضمن ذکر امارات قیامت مین یون وارد ہوا ہے کہ تو دیکھے گا برہنہ پاؤن ننگے محتاج چرواہون کو کہ لنبے لنبے محل بناتے ہین رواہ الشیخان یہہ خبر مطابق واقع کے ہوئی کہ کمینون کے پاس مال بڑھ گیا انہون نے بڑے بڑے محل عمدہ عمدہ حویلیان بنائین اوسپر فخر کرتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب دیکھے تو برہنہ پا برہنہ تن گونگے بہرونکو بادشاہ زمین کا تو یہہ علامت ہے قیامت کی پہر دیکھے تو چرواہون کو کہ لنبے لنبے محل یعنی اونچے اونچے بڑے بڑے مکان بناتے ہین تو یہہ بھی ایک علامت قیامت کی ہے الحدیث رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ آجکل راجون نوابون بیگمون نے اپنی اپنی جا ے حکومت مین لاکھون روپیہ خرچ کرکے بڑے بڑے مکان بنائے ہین اونکے وہ نام رکھے ہین جنمین فخر و تکبر نکلتا ہے پہر اون گہرون کی شادی ہوتی ہے جنمین لاکھون روپیہ کا خرچ پڑتا ہے یہہ سب کام ناموری کے لئے ہوتے ہین بیت المال کا روپیہ رات دن انہی خرافات و واہیات مین اوٹھتا ہے مسلمانون کا حق ضائع کیا جاتا ہے یہہ سارا محل انکی گردن پہ لادا جاویگا ایک ایک کوڑی کا جسوقت حساب ہوگا اوسوقت خوب سمجھہ مین آجاویگا کہ ہمنے کیا کیا اب تو جو منع کرتا ہے وہ دشمن ہے بادشاہون کے گونگے بہرے ہونے سے یہہ مراد ہے کہ احمق بے عقل بے شعور ہونگے کسیطرح کا تمیز نہوگا اپنے حرکات حیوانی کو کمال عقل سمجھینگے

نطق وسمع سے دور سفلہ پن سے نزدیک دین وشرع سے بعید مکر وفریب وکذب وغیبت
وبے حیائی سے قریب انس کی حدیث مین ایک انصاری کا قصہ آیا ہے جسنے قبہ بنایا تہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا سلام لینا بند کردیا جب اوس نے اوس قبہ کو ڈہا دیا
تب سلام لیا پہر فرمایا ہر بنیاد وبال ہے اپنے صاحب پر مگر جو ضروری لابدی ہو اسکو ابوداود
نے بطولہ روایت کیا ہے منذری نے کہا ضروری بنیاد وہ ہے جو گرمی جاڑے درندون
پرندون سے بچاوے جابر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جب اللہ تعالے کسی بندے کے ساتھ
بدی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اپنا مال اینٹ مٹی مین ملاتا ہے رواہ الطبرانی باسناد
جید ابوبشیر انصاری کا لفظ یون ہے جب اللہ کسی بندے کو خوار کرنا چاہتا ہے تو وہ
اپنا مال بنیاد مین اوٹہاتا ہے رواہ الطبرانی ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے
جسنے حاجت وکفایت سے زیادہ بنایا اوسکو تکلیف دینگے کہ اوس بنا کو اپنے اوپر لادے
دن قیامت کے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکی سند منقطع ہے ابوالعالیہ نے کہا عباس
بن عبد المطلب نے ایک غرفہ بنایا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو ڈہادے
پوچہا ڈہا دون یا اسکی قیمت خیرات کردون فرمایا ڈہا دے گرادے یہہ مرسل نزدیک ابوداود
کے جید الاسناد ہے معلوم ہوا کہ لداؤ کا مکان بنانا دو منزلہ گہر طیار کرنا ممنوع ہی جابر
کی حدیث مین صاف آیا ہے کہ ہر نیکی صدقہ ہے جو اہل پر صرف کیا یا جو دیکر آبرو بچائے
وہ صدقہ ہے مومن کے ہر نفقے کا بدلا اللہ پر ہے اللہ اوس نفقہ کا ضامن ہے مگر جو
گہر بنانے مین یا کسی گناہ مین صرف کیا اسکو دارقطنی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد
کہا ہے حارثہ بن مضرب کا لفظ یہہ ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر ملتا ہے مگر مٹی یا بنا
کے نفقہ مین اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے یعنی جو مال طیاری مکان یا اوسکی آرایش
مین صرف ہوا وہ خاک مین ملا محنت برباد گناہ لازم اسیطرح لفظ انس کا ہے مرفوعاً کہ
سارا نفقہ راہ خدا مین ہوتا ہے مگر بنیاد کہ اسمین کچہہ خیر نہین رواہ الترمذی حدیث

عطیہ بن قیس مین آیاہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایاہے کہ
بد تر چیز جسمین مال مسلمان کا برباد گیا بنیان ہے اسکو ابو داؤد نے مراسیل مین روایت کیا
ہے حسن بصری کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنائی تو فرمایا اسکو
عریش بناؤ جسطرح موسیٰ کا عریش تہا حسن سے پوچہا عریش موسیٰ کیا تہا کہا جب ہاتہہ اوٹہاتے
چہت کو جا لگتا رواہ ابن ابی الدنیا اگلی عمارت زمانہ اسلام کی جو ابتک قدر قلیل کہین نظر
آجاتی ہے اوسکی چہت ہر جگہہ پست پائی گئی الا ماشاء اللہ جب سے غیر اہل اسلام حاکم ہوئے
مسلمانون نے بہی اونکی چال سیکہہ لی تب سے سقوف مکانات کو ٹہیات حویلیات محلات
کی بہت بلند واونچی بننے لگی حالانکہ حدیث عمار بن عامر مین صاف آچکا ہے کہ جب کوئی
آدمی سات گز یعنی سات ہاتہہ سے زیادہ اونچی بنیاد بناتا ہے تو اوسکو یون پکارتے ہین
کہ یا افسق الفاسقین الی این آے سب سے بڑے فاسق تو اسکی بلندی کو کہان تک
لیجاویگا رواہ ابن ابی الدنیا معلوم ہوا کہ ساڑہے تین گز شرعی سے زیادہ اونچا کرنا
چہت کا سبب ملنے اس عمدہ لقب کا ہے اہل دولت وارباب ثروت کو نوید جاوید ہو کہ
وہ افسق فاسقین ٹہیرے یہہ بنیاد اونپر وبال آخرت ہوئی یہہ دن قیامت کو اپنا گہر آپ
اپنے سر پر لاد کر لیجاوینگے ایسے گہر والے دنیا مین ہمیشہ اترایا کرتے ہین کہ جیسا گہر ہمارا ہے
ویسا گہر دوسرے کا نہین ہے پہر ان گہرون پہ ہزار ہا روپیہ آرایش وزیب وزینت و
سامان تکلف وفضول مین لگا دیتے ہین یہہ ایک دوسرا عمل نیک ہے جو انکی ساری نیکیون
کو اگر ہوئی ہون خاک مین ملادیگا یہہ کورے کارے خالی ہاتہہ قید خانہ جہنم مین جا بسینگے

بشارت بر منع اجیر از اجر

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالے نے کہا مین خصم ہون تین آدمیون کا دن
قیامت کے اور جسکا خصم مین ہوا اوس سے مین سمجہہ لونگا ایک وہ آدمی جسنے میرے نام سے

کچھہ پایا پہر بدعہدی کی دوسرا وہ آدمی جسنے آزاد کو بیچکر اوسکی قیمت کہالی تیسرا وہ آدمی جسنے کسیکو مزدور مقرر کیا اپنا کام تو پورا کرالیا اوسکو مزدوری نہ دی رواہ البخاری وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ کسی کی مزدوری نہ دینا سبب مخاصمت خدا کا ہے اسیلیے حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے کہ دو تم مزدوری مزدور کی پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک ابو یعلی اور حدیث جابر مین نزدیک طبرانی کے آیا ہے ؛

بشارت ازبرای غلام گریزپا

جریر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو غلام بہاگا اوس سے ذمہ بری ہوگیا اسکو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق مین یون آیا ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز اوسکی تیسرے طریق مین یون ہے کہ وہ کافر ہوگیا جب تک کہ پہر کر نہ آوے رواہ مسلم جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے کہ تین شخص ہین جنکی نماز قبول نہین اور نہ کوئی نیکی اونکی آسمان پر چڑہتی ہے ایک نشہ باز مست جب تک کہ ہوشیار ہو دوسری عورت جسپر شوہر اسکا خفا ہے تیسرے غلام گریزپا جب تک کہ پہر کر نہ آوے اور اپنا ہاتہ موالی کے ہاتہہ مین نہ رکہدے رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان ابو امامہ کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے تین آدمی ہین جنکی نماز اونکے کانون سے اوپر تجاوز نہین کرتی ایک غلام گریختہ جب تک کہ پہر نہ آئے دوسرے عورت جو سو رہے اور شوہر اوسکا اوسپر غصے ہے تیسرے امام ایسی قوم کا جس سے وہ قوم ناخوش ہے اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو غلام حالت فرار مین مرگیا وہ جہنم مین گیا اگرچہ راہ خدا مین مارا کیون نہ گیا ہو رواہ الطبرانی اسکے سب راوی سوا عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے ثقہ ہین ؛

بشارت بر اطلاق بصر وخلوت با اجنبیہ

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یعنی طرف سے اللہ تعالی کے نظر ایک تیر ہے زہر بہرا ہوا ابلیس کے تیرون مین سے جسنے اوسکو میرے ڈر سے چھوڑ دیا مین اوسکا ایسا ایمان بدل دونگا جسکی لذت وہ اپنے دلمین پاویگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ ہر آنکھہ دن قیامت کے رووینگی مگر وہ آنکھہ جو محارم خدا سے بند رہی رواہ الاصبہانی حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعًا آیا ہے تم ضامن ہو میرے لئے چھہ کامون کے مین ضامن ہوتا ہون تمہارے لئے جنت کا سچ بولو جب بات کرو وفا کرو جب وعدہ کرو ادا کرو امانت کو جب تمہارے پاس امانت رکھی جاوے نگاہ رکھو اپنی شرمگاہون کو بند رکھو آنکھون کو روکو ہاتھون کو اسکو احمد وابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بریدہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ اے علی نگاہ کے بعد نگاہ نکر پہلی نگاہ تیرے لئے ہے دوسری تجہپر ہے اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن آدم پر حصہ زنا کا لکہا گیا ہے وہ اوسکو ضرور پاویگا دونون آنکھون کا زنا نظر ہے دونون کانون کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہے پاؤن کا زنا چلنا ہے رہا دل سو وہ چاہتا اور آرزو کرتا ہے اب شرمگاہ اوسکو سچا کردے یا جھوٹا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ فرج کے سوا باقی اعضا بہی زنا کرتے ہین گو وہ زنا گناہ مین کم ہو لکن ہر گناہ ہے وبال دارین سے خالی نہین ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ آنکھین اور پاؤن زنا کرتے ہین فرج زنا کرتی ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبزار وابو یعلی یعنی کوئی یہہ نہ سمجھے کہ زنا فقط فرج ہی سے ہوتا ہے بلکہ باقی اعضا سے بہی ہوتا ہے زنا سے تو غالبًا بچاؤ بہی ہوجاتا ہے مگر زنا سے اعضا سے

بچنا نہایت مشکل ہے جو لوگ بے ریشون کو دیکھتے ہین پیر ہون یا شیخ خانقاہ وہ گویا یہہ
زنا دیدہ و دانستہ کیا کرتے ہین اس گناہ سے بچنا کام بڑے مسلمان با ایمان کا ہے جب
جانین کہ اس نا بے بچین جریر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا نظر
ناگہان کا کیا حکم ہے فرمایا نظر پھیر لے رواہ مسلم و ابو داؤد والترمذی حدیث ابن
مسعود مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ کوئی نظر نہین ہے مگر شیطان کو اوسمین مطمع ہے رواہ
البیہقی ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم نگاہ کو
روکو فروج کو نگاہ رکھو ورنہ خدا تمہاری صورتون کو بگاڑ دیگا رواہ الطبرانی
ابو سعید کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کوئی صبح نہین ہوتی مگر دو فرشتے پکارتے ہین کہ خرابی
ہے مردون کی عورتون سے عورتون کی مردون سے رواہ ابن ماجۃ حاکم نے
کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مسجد مین بیٹھے تھے ایک عورت قوم مزینہ کی اپنی زینت مین اتراتی ہوئی مسجد مین آئی
فرمایا اے لوگو منع کرو اپنی عورتون کو پہننے زینت سے اور تبختر کرنے سے مسجد مین بنی
اسرائیل پر لعنت نہوئی یہانتک کہ اونکی عورتون نے آرایش کا لباس پہنا مسجد وغیرہ
ناز و ادا سے آئین رواہ ابن ماجۃ **فائدہ** عورت کو سوائے شوہر کے دوسرے
کام کے لئے زینت کرنا ناز و ادا سے چلنا پھرنا گو مسجد ہی مین کیون نہو حرام ہے چہ جائے
دیگر محافل و مجالس کے دیور کے سامنے آنے کو موت فرمایا ہے اسکو شیخین و ترمذی نے
عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے لفظ حدیث کا حمو ہے اس لفظ مین خسر و برادر شوہر
و عم و ابن عم شوہر و نحو ہم سب داخل ہین بعض نے کہا مراد اقربار زوجہ ہین فقط ابو عبید
نے کہا معناہا فلیمت ولا یفعلن ذلک فاذا کان ھذا رایۃ فی اب الزوج و
ھو محرم فکیف بالغریب انتہیٰ یعنی جب اقربار زوج و زوجہ کے روبرو آنا تنہائی
مین بیٹھنا درست نہوا تو اجنبی کے سامنے آنا بالا ولے حرام ٹھیریگا مین کہتا ہون یہی

حکم عورت اجنبی کا ہے حق مین عورت مسلمان کے جو عورت برادری کی نہین ہے یا اوسکو
کبھی دیکھا بھالا نہین ہے یا اوسکے نیک و بد سے آگاہی نہین ہے یا وہ عورت ہندنی
یا پارسن یا یہودن یا عیسائی ہے یا کسبی یا خانگی یا کٹنی یا بد دین یا بد عقیدہ یا بدعتی یا
مشرکہ ونحوہا ہے تو اوسکے روبرو بھی نہ آوے نہ اوس سے تخلیہ کرے پھر اگر یہہ کچھہ بھی نہین
ہے مگر شوہر اوسکے آنے کو پسند نہین کرتا تو نہ آنے دینا اوسکا داخل حقوق شوہر ہے
اگر بے اذن شوہر کے ایسی عورت کو زوجہ گھر مین آنے دیگی یا رکھیگی یا اوس سے ملیگی تو مرتکب
حرام ٹہیرگی سخت گنہگار ہوگی حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے تنہائی نکرے کوئی تم مین کا
کسی عورت سے مگر ہمراہ محرم کے رواہ الشیخان دوسری روایت اس لفظ سے آئی
ہے کہ جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ پر روز آخرت پر وہ خلوت نکرے ساتھہ کسی عورت
کے اسطرح پر کہ نہو درمیان اسکے اور اوس عورت کے کوئی محرم رواہ الطبرانی
معقل بن یسار کا لفظ یہہ ہے اگر کوئی تم مین اپنے سر مین سوئی لوہے کی چبھوئے تو یہہ
بہتر ہے اس سے کہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اوسکے لئے حلال نہین ہے رواہ الطبرانی
والبیہقی ورجال الطبرانی ثقات رجال الصحیح ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دور رکھو آپکو تنہائی کرنے سے ساتھہ عورتون کے قسم ہے خدا کی تنہا
نہوا کوئی مرد ساتھہ کسی عورت کے مگر داخل ہوا شیطان درمیان اون دونوںکے
اور اگر بھڑجاوے کوئی آدمی کسی سور سے جو مٹی و کیچڑ مین بھرا ہوا ہے تو یہہ بہتر ہے
اس سے کہ کندہا اسکا کسی عورت کے کندہے سے بھڑجاوے جو اسکے لئے حلال نہین ہے
رواہ الطبرانی یہہ حدیث غریب ہے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت اسکے لئے سور سے بھی بدتر
ہے اسیطرح اجنبی مرد حق مین ہر عورت اجنبی کے اور عورت اجنبی حق مین ہر عورت شوہردار
کے مثل سور کے ہے مگر آسودہ عورتون کو کچھہ پروا اسکی نہین ہوتی ؛

بشارت خفا کرنے پر عورت کے شوہر کو

حدیث عمرو بن احوص مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب عورتین فاحشہ ظاہر کرین تو اونکو بستر سے جدا کردو یعنی اپنے پاس نہ سلاؤ ایسی ماربارو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے پھر فرمایا تمہارا حق عورتون پر یہہ ہے کہ جس سے تم ناخوش ہوا وسکو تمہارے فرش پر بیٹھنے نہ دین جس سے تم کراہت کرتے ہو اوسکو تمہارے گہرون مین آنے نہ دین رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث حسن صحیح فاحشہ ظاہرہ سے ہر کام بیحیائی کا مراد ہے نہ خاص زنا مثلاً کوئی عورت گاوے بجاوے غزلخوانی کرے بدعورتون سے ملے اونکو جمع کرے زینت کرکے محفل مین روبرو اجنبی عورتون کے بیٹھے عشقبازی کا چرچا کرے یہہ سب کام داخل بیحیائی ہین ایسی بی بی کو اگر پاس نہ سلاوے دھول دھپا جوتی پیزار کرے تو درست ہے کیونکہ اسنے حق واجب شوہر کو ادا نہ کیا اسیلیے حدیث حصین بن محصن مین مرفوعاً آیا ہے کہ انکی پھوپی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو شوہر رکھتی ہے کہا ہان کہا تیرا برتاؤ ساتھہ شوہر کے کسطرح پر ہے کہا مین کسی بات مین قصور نہین کرتی مگر جس کام مین عاجز ہون فرمایا پھر یہہ تیرا برتاؤ اوسکے ساتھہ کیسا ہوا وہ تو تیری جنت و دوزخ ہے اسکو احمد ونسائی نے دو اسناد جید سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے عائشہ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کسکا حق عورت پر سب سے زیادہ اور بڑا ہے فرمایا شوہر کا کہا مرد پر کسکا حق سب سے زیادہ اور بڑا ہے فرمایا مان کا رواہ البزار والحاکم واسناد البزار حسن یہہ حدیث دلیل صریح ہے اسبات پر کہ سب رشتہ دارون سے زیادہ رشتہ و حق شوہر کا ہوتا ہے بی بی پر مگر دولت وحکومت والی بیبیان یہہ کہتی ہین کہ شوہر کی ہماری آگے کیا حقیقت ہے ہم کچھہ شوہر کی نظربندی مین نہین ہین کہ نہ کسی عورت سے ملین نہ کسی سے ہنسی ٹھٹھا کرین یہہ انکا کہنا بہت درست ہے اسلیے کہ شوہر کچھہ نری جنت ہی نہین ہے بلکہ انکے لیے دوزخ بھی ہے اس کہنے پر اگر جنت نہ ملے نہ سہی دوزخ تو ضرور

ہی ملیگی سـہ

ہنگامہ دوست کتا ہے نالہ ہو یا فغان		اک لطف چاہیئے مری محفل کے آس پاس

حدیث ابن عباس مین قصہ ایک عورت کا آیا ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پوچہا تہا کہ مرد جہاد کرتے ہین اجر یا شہادت لیتے ہین عورتین کیا کرین جو انکی برابر ہین
فرمایا طاعت شوہرونکی معرفت انکے حقوق کے پہر کہا قلیل منکن من یفعلہ رواہ الطبرانی
یعنی حقوق شوہر کا پہچاننا شوہرون کی اطاعت کرنا اجر مین برابر جہاد فی سبیل اللہ کے ہے
مگر ایسی عورتین کم ہین جو یہہ جہاد کرین یعنی اکثر نافرمان ناحق شناس ہوتے ہین ابو سعید
خدری کہتے ہین ایک آدمی اپنی دختر کو لیکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا
کہا یہہ نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے فرمایا باپ کا کہنا مان اوسنے کہا قسم خدا کی مین نکاح نکرونگی
جب تک کہ آپ مجھکو یہہ نہ بتائین کہ حق شوہر کا بی بی پر کیا ہے فرمایا شوہر کا حق جورو پر یہہ ہی
کہ اگر شوہر کے کوئی پہوڑا ہو اور یہہ اوسکو اپنی زبان سے چاٹے یا اوسکے نتہنون سے پیپ یا
خون بہتا ہو یہہ اوسکو نگل جاوے تب بہی حق شوہر کا ادا نہو اوسنے کہا قسم خدا کی مین کبہی نکاح
نکرونگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم انکا نکاح بغیر انکی اجازت کے نکرو
اسکو بزار نے باسناد جید روایت کیا ہے اس حدیث کے سب راوی ثقات مشہور ہین رواہ
ابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ یہہ عورت دیندار تہی اپنی ہلاکت اخروی سے ڈر کر آپ کو
ادائے حقوق شوہر سے عاجز پا کر نکاح کرنے سے باز رہی اگر بدکردار ہوتی تو کچہہ پروا نکرتی اسیطرح
ایک دوسرا قصہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک عورت نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے آئی کہا مین فلانہ بنت فلان ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین تجہے
تجہکو پہچانا کیا کام ہے کہا میرا کام میرے چچیرے بہائی سے ہے جو عابد ہے فرمایا مین اوسکو
بہی پہچانتا ہون کہا اوسنے مجہے پیغام نکاح کا دیا ہے مجہکو بتاؤ کہ حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہے
اگر کوئی ایسا حق ہے کہ مین اوسے ادا کر سکتی ہون تو مین اوس سے نکاح کرلونگی فرمایا منجملہ حقوق

شوہر کے ایک یہہ حق ہے کہ اگر دونون نتہون اوسکی سے خون وپیپ بہے اور تو اوسکو
اپنی زبان سے چاٹ لے تب بہی تونے اوسکا حق ادا نہ کیا اگر کسی بشر کو یہہ پہونچتا کہ وہ
دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو مین عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے جب شوہر
اوسکے سامنے آوے کیونکہ اللہ نے فضیلت دی ہے شوہر کو عورت پر اوسنے کہا قسم اللہ
کی جب تک دنیا باقی ہے مین ہرگز نکاح نہین کرنے کی رواہ البزار والحاکم حاکم نے کہا یہہ
حدیث صحیح الاسناد ہے **فائدہ** جب یہہ دونون قصے بسند صحیح ثابت ہوئے تو معلوم
ہوا کہ شوہر سے زیادہ کسیکی فضیلت حق مین عورت کے نہین ہے حتی کہ جو کام خاص واسطے
خدا کے ہے یعنی سجدہ وہ درست ہوتا تو شوہر ہی کے لئے ہوتا عورت نے جب اتنا بڑا حق
شوہر کا سنا ڈر گئی کہ مبادا ترک حق سے کہین جہنم نصیب ہو تو یہہ دلیل ہے اس بات
کی کہ وہ بڑی ایمان دوست نجات خواہ مغفرت پسند تہی ورنہ اب تو عورتین شوہرون
سے طالب سجدہ واطاعت ہین شوہر ناپسند کی اطاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے جسکو خود پسند
کرکے نکاح کرتی ہین اوسکی اطاعت واجبی کو بہی ظلم سمجہتی ہین اوسکو غلام بناکر رکہنا چاہتی
ہین بلکہ اوسکی غلامی پر بہی خوش نہین ہوتین جب دل کسی دوسری طرف ہوتا ہے تو اوس سے
طلاق لینے کا ارادہ کرتی ہین ہزارون طعنے ہوتی ہین سیکڑون صلواتین سناتی ہین
کہو یہہ سیدہ ہی بہشت مین نہ جاوینگی تو پہر کہان جاوینگی کیا جہنم مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ
انکے نزدیک گویا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نہین ہین اونکی خبر لائق اعتبار نہین
ہے نعوذ باللہ من الفسق والکفر انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم نے فرمایا ہے کسی بشر کو لائق نہین ہے کہ کسی بشر کو سجدہ کرے اگر یہہ کام لائق ہوتا
تو مین عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسلئے کہ شوہر کا حق عورت پر بہت بڑا
ہے اگر سر سے لیکر پاوں تک شوہر کے کوئی ترحہ ہو اوسمین سے پیپ خون اوبلتا ہو پہر
اوسکے سامنے آکر زبان سے اوسکو چاٹے تو بہی کچہہ حق اوسکا ادا نہ کیا رواہ احمد باسناد جید

جید و رواته ثقات مشهورة والبزار بنحوه ورواه النسائی مختصراً وابن حبان
فی صحیحه من حدیث ابی هریرة باختصار معلوم ہوا کہ حق شوہر کا عورت پر بعد خدا و
رسول کے سب سے زیادہ ہے شوہر کی اطاعت و تعظیم عورت پر فرض ہے اوسکی مخالفت
سوائے شرک و کفر کے حرام ہے شوہر کی ناراضی عورت سے امر واجبی و جائز پر سبب دخول
جہنم کا ہے دنیا مین تو لعنت برستی ہے آخرت مین دوزخ طیار کر رکھی گئی ہے یہہ ایک بڑا امر خوف
ہے واسطے اون عورتون کے جو رات دن شوہرونکو ستاتی ہین کوئی حق اونکا ملحوظ نہین
رکھتین آپکو زبردست ٹھیراتی ہین اونکو زیر دست یہہ مضمون کہ عورت شوہر کو سجدہ کرتی متعدد
حدیثون مین آیا ہے اس سجدے کی علت حدیث قیس بن سعد مین مرفوعاً یون آئی ہے لما
جعل الله لهم من الحق رواه ابوداؤد وفیه شریك وقد اخرج له مسلم فی
المتابعات و وثق ابن ابی اوفی کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ نہین ادا کرتی کوئی عورت حق اپنے
رب کا یہانتک کہ ادا کرے حق اپنے شوہر کا اسکو ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے
دوسرا لفظ روایت ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ اگر شوہر عورت کے نفس کو مانگے اور وہ پالان
پر ہو تو بھی اوسکو منع نکرے یعنی اگر صحبت کرنا چاہے اور عورت مشغول ہو تو اوس شغل
کو چھوڑ کر اوسکے پاس آجاوے حاکم کا لفظ معاذ سے مرفوعاً یون ہے کہ نہین پاتی کوئی
عورت حلاوت ایمان کی یہانتک کہ ادا کرے حق شوہر کا معلوم ہوا کہ عورت تارک حق شوہر
لذت ایمان سے محروم ہے ناقص دین تو پہلے ہی سے تھی اب یہی ملی لذت ایمان کی بھی جاتی
رہی گئی کوری کی کواری رہگئی عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اگر کوئی مرد اپنی جورو کو حکم کرے کہ لال پہاڑ کے پتھر کالے پہاڑ پر ڈھو کر ڈال آ یا کالے
پہاڑ کے پتھر لال پہاڑ پر لیجا تو اوس عورت کو ایسا ہی کرنا چاہیے اسکو ابن ماجہ نے روایت
کیا ہے بجز زید بن جدعان کے باقی سارے راوی اس حدیث کے صحیح مین صحیح ہین فائدہ لا حدیث

انس بن مالک مین آیا ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو تمہاری عورتون سے جو جنت مین جاوینگی
ہم نے کہا بہت اچھا فرمایا ہر عورت چاہنے والی شوہر کی بہت جننے والی جب اوسکو غصہ آتا ہے
یا اوسکے ساتھہ کوئی برائی کیجاتی ہے یا شوہر اوسپر غضبناک ہوتا ہے تو وہ یہہ کہتی ہے کہ
یہہ میرا ہاتھہ تیرے ہاتھہ مین ہے مین ہرگز آنکھہ نہ جھپکاؤنگی یعنی نہ سوؤنگی جب تک کہ
تم راضی نہو اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ جب شوہر عورت سے خفا ہو تو عورت
ہی کو اوسکا منانا چاہئے نہ شوہر کو عورت کا منانا ایسی عورت جنتی ہوتی ہے اب تو یہہ
دیکھا ہے کہ مرد عورت کو اولٹا مناتا ہے مگر وہ کسی طرح سیدہی نہین ہوتی اپنی کا وشمین
مین رہتی ہے شوہر کی حق بات یا نصیحت یا خیر خواہی یا اظہار محبت پر ایسا غصہ رہتا ہے
کہ کسیطرح دل مین سنبھلتا اگر بس چلے تو فی الفور اوسکی گردن مارے **حکایت**
ایک عورت کے دونون ہاتھہ شوہر نے اپنے ہاتھہ مین محبت سے لئے عورت نے کہا دیکھو تمنے
میرے دونون ہاتھہ پکڑے ہین اسکا نباہ کرنا مرد نے کہا میرے دونون ہاتھہ بہی تمہارے ہاتھہ
مین ہین تم بہی نباہ کرنا پہر بعد ایک زمانۂ دراز کے بی بی صاحبہ اسقدر شوہر پر ناراض
ہوئین کہ طلاق لینے پر شوہر کے اخراج کرنے پر مستعد ہوگئین معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ بوجہ
صحبت ناجنس کے پیش آیا اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہے

سخت تر موعظت پیر دانش این سخن ست		کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

جس بی بی نے شوہر سے ایک عمر دراز نباہ کیا تہا اوسکے عوض یہہ ماجرا پیش ہوا اگلی پچہلی
باتین سب فراموش ہوگیئن یہہ حق شوہر کا بی بی صاحبہ نے موافق شرع و عرف شرفا ر
کے خوب ہی ادا کیا معلوم ہوا کہ عورت کی ظاہری محبت پر ہرگز دہوکا نہ کہاوے یہہ قوم
سخت بیوفا بے مروت بیحیا ہوتی ہے انکے کسی قول و فعل کا اعتبار نہین ہے یہہ قوم خلیفہ
شیطان نائب ابلیس ہوا کرتی ہے بلکہ خود شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے جسطرح
حدیث مین آچکا ہے **فائدہ** ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

فرمایا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ رکہے اور شوہر اوسکا حاضر موجود ہو مگر اوسکے
اذن سے اور نہ اذن دے کسیکو اوسکے گہر مین مگر شوہر کی اجازت سے رواہ البخاری
واللفظ لہ ومسلم وغیرہما یہہ حدیث نہایت صحیح ہے اسمین صاف اس بات کی تصریح ہے
کہ شوہر کی ناخوشی کے ساتہہ بی بی کسیکو گہر مین آنے نہ دے خواہ آنیوالا مرد ہو یا عورت اپنا
ہو یا بیگانہ گہر سے مراد عام ہے خواہ بی بی شوہر کے گہر مین ہو یا شوہر بی بی کے گہر مین
کسی جگہہ بہی بے اذن اوسکے کسیکو آنے نہ دے چہ جائیکہ اوس شخص و عورت کے جسکے آنے جانے
سے وہ ناخوش ہے خصوصاً ایسے مرد عورت کا گہر مین رکہنا اور بہی عمدہ کام ہے جہنم مفت
مین ہاتہہ آتی ہے شوہر بڑا ناراض ہوا کرے کیا پرواہ ہے معاذ بن جبل کا لفظ یہہ ہے
حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکہتی ہے اللہ پر یہہ بات کہ وہ اجازت دے گہر مین شوہر
کے کسیکو آنے کی اور شوہر اوسکا ناخوش ہو اور نہ باہر جاوے گہر سے اور وہ کارہ ہو اور
نہ کہنا مانے کسی کا حق مین شوہر کے اور نہ الگ سووے اوسکے بستر سے اور نہ مارے شوہر کو سو اگر
شوہر ہی ظالم ہو تو یہہ عورت اوسکے پاس آکر اوسکو رضی کرلے اگر شوہر نے عذر اس عورت
کا قبول کیا تو اچہا ہوا اللہ بہی اسکا عذر قبول کریگا اسکی حجت ظاہر کریگا اس عورت پر
گناہ نہین اور جو شوہر راضی نہوا تو اسنے اپنا عذر نزدیک خدا کے پہونچا دیا رواہ الحاکم
وقال صحیح الاسناد اب وہ وقت آیا ہے کہ عورتین شوہرونکو مارتی ہین لڑائی کے وقت
کپڑے پہاڑ ڈالتی ہین اپنا پاؤن اوسکے مونہہ پر رکہدیتی ہین بے اپنے اذن کے شوہر کو
گہر مین گہسنے نہین دیتین عذر کیسا اگر وہ بیچارا عذر کرتا ہے تو قبول نہین فرماتین اور زیادہ
افروختہ ہوتی ہین کہتی ہین کہ عورت سگے باپ کی بہی نہین ہوتی ہم سلام سے رنجیدہ ہین دشنام
پر انعام دیتی ہین سبحان اللہ وبحمدہ کہو قیامت جلدی نہ آوے تو کیا ہو یہہ جہنم کا
ایندہن نہ بنین تو دوزخ کیونکر سلگے ابن عباس کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی نزد
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئی کہا مجہے بتاؤ حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہے مین ایک

بیوہ عورت ہوں اگر مجھہ سے ادا کرنا اوس حق کا بن سکیگا تو خیر ورنہ یہیں بیٹھہ رہونگی فرمایا
حق زوج کا زوجہ پر یہہ ہے کہ اگر وہ اسکو بلاوے اور یہہ پشت پالان پر ہو تو بھی اوسکو منع
نکرے روزہ نفل بے اوسکی اجازت کے نرکھے اگر رکھیگی بھوکی پیاسی رہیگی یہہ روزہ قبول
نہوگا اوسکے گہر سے بے اوسکے اذن کے باہر نہ جاوے اگر جاویگی سارے فرشتے آسمان کے
اور فرشتے رحمت و عذاب کے اوسپر لعنت کرینگے یہانتک کہ پہر آوے اوس عورت نے کہا
اب میں ہرگز نکاح نہیں کرونگی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ یہہ عورت بیوہ
بڑی حق پرست ایماندار تھی افسوس زمانے میں ایسی عورتیں باقی نہیں رہیں
ابتو عشق باز یار خواہ زینت پسند لہو ولعب دوست دشمن شوہر رہگئی ہیں انسے اگر جہنم آباد
نکیجاوے تو پہر دوسرا ایسا کون سوا کفار کے مل سکتا ہے جو دوزخ کا ایندھن بنے یہہ
آرام کی جگہہ جسکا نام نار سقر لظی جہنم زبانیہ ہے خدا انہیں کو روزی کرے مع اپنے
یاروں آشناؤں کے وہاں بہی جلسے جشن محفلیں مجلسیں ویل وثبور وشہیق وزفیق کیا
کریں یہہ تو ظاہر ہے کہ جب کوئی عورت کسی مرد سے مخفی یا ظاہر واسطہ رکھیگی تو وہ مرد شوہر
ہوگا یا آشنا اگر شوہر ہے اور اوسکا حق ادا نہیں کرتی تو جہنم موجود ہے اگر یار آشنا ہے تو
پہر کیا پوچھنا پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں شوہر کیسا ہی کم ہمت پست ارادہ نالائق جورو
کا غلام ہوگا مگر پہر بہی آخر کچھہ نہ کچھہ اپنی مرضی کے موافق عورت سے چاہیگا عورت ہرگز اوسکی
مرضی پہ نہ چلیگی خصوصاً جس عورت کو شوق آشنائی یا عشقبازی یا اظہار ناز وادا وزینت و آشنائی
کا دوسروں پر ہے وہ کسیطرح اپنی عادت سے باز نہ آویگی اگرچہ ابتداے نکاح میں محبت
کریگی تو پہر بعد چندے ضرور رفت ہو جاویگی سو جب اکثر عورتوں کی یہہ چال ڈہال ٹہری
الا ماشاء اللہ تو کہو اب انکی نجات کی کیا صورت ہے اللہ ہی اگر کسیکو انہیں سے نجات
دے تو دے ورنہ یہہ تو اپنے پاؤں سے خوش خوش دوزخ تک جانے کو طیار ہیں دیدہ
دانستہ جرأت و تمرد کے ساتھہ خریدار فسق و کفر ہیں بڑا فتنہ اسلام میں اس تیرہ چودہ صدی

مین انہین عورتون کا ہے جو بہ تواتر جا بجا ہر ملک و ریاست مین سنا جاتا بلکہ آنکھہ سے
دیکھا جاتا ہے اگر کہین شوہرون ہی کا ایمان انکے ہاتہون سے بچ جاوے تو سمجھو کہ بڑی
نصیب وری ہے اللھم احفظنا **فائدہ** زید بن ارقم نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین عورت ادا نہین کرتی حق اللہ کا یہانتک کہ ادا کرے سارا
حق اپنے شوہر کا رواہ الطبرانی باسناد جید معلوم ہوا کہ جب عورت نے حقوق
شوہر کے ادا نہ کئے تو جو حقوق خدا کے ادا کئے ہین وہ سب ہی ضایع گئے یہہ اللہ کا بڑا
احسان ہے شوہرون پر کہ اپنے حق کو انکے حق پر ملتوی رکہا ہے اسپر بہی اگر کوئی عورت
حق شوہر ادا نکرے تو معلوم ہوا کہ وہ خدا سے ضد رکہتی ہے یا اوسکو خدائی کا دعوی ہے ابن
عمرو کا یہہ لفظ ہے کہ نگاہ نہین کرتا اللہ طرف اوس عورت کے جو شکر اپنے شوہر کا بجا نہین
لاتی حالانکہ یہہ اوس سے بے نیاز نہین ہے رواہ النسائی والبزار باسنادین رواۃ
احدھما رواۃ الصحیح حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے معلوم ہوا کہ جو آرام عورت
کو طرف سے شوہر کے ملے یا جو احسان اوسکا کسی کام مین اسپر ہو تو اوسکا شکر ادا کرنا
داخل حقوق شوہر ہے اگر شکر نہ کریگی تو اللہ تعالے اوسکی طرف نظر بہی نکریگا جب اللہ نے نظر
تک نہ کی تو پہر نجات کی کیا امید ہے اب تو فی الحال بجاے شکر کے اکثر عورتین یہہ کہتی ہین
کہ تو بڑا ناکام کتا ہے تونے ہمکو بہت ستایا تو ہمکو عیش نہین کرنے دیتا تجہہ سے جہہ سے ملنے کو
منع کرتا ہے اپنا زور دکہانے چلا ہے ہمارے جلسون کو بُرا سمجھتا ہے ہماری طرح جشنو نمین
اظہار خوشی کا نہین کرتا غرضکہ اپنے ہمراہ شوہر کو بہی گلگشت جہنم کرانا چاہتی ہین نعوذ باللہ
من غضب اللہ حدیث معاذ بن جبل مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنے
شوہر کو دنیا مین مگر اوسکی زوجہ حورعین کہتی ہے تو ایذا نہ دے اسکو تجھے خدا مارے یہہ تو
تیرے پاس دخیل ہے اب تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی
وقال حدیث حسن **فائدہ** طلق بن علی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے جب بلاوے مرد اپنی جورو کو صحبت کے لئے تو وہ اوسکے پاس جاوے اگرچہ تنور
پر کیون نہو اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے و رواہ النسائی وابن حبان
معلوم ہوا کہ یہہ حق شوہر کا سب امور و اشغال پر مقدم ہے عورت اسپر انکار کریگی تو سخت
گنہگار ہوگی جسطرح حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب بلایا مرد نے اپنی عورت کو اپنے
بستر پر اور وہ نہ آئی مرد غصے مین سو رہا تو فرشتے اوس عورت پر صبح تک لعنت کرتے ہین
اسکو بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے دوسری روایت شیخین مین مرفوعاً
یون آیا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کوئی مرد نہین جو بلاوے اپنی عورت
کو بستر پر اور وہ انکار کرے مگر وہ شخص جو آسمان پر ہے اوس عورت پر غصہ کرتا ہے یہانتک
کہ شوہر اوس سے راضی ہو تیسری روایت شیخین و نسائی کا لفظ یہہ ہے جب سوئی عورت
چھوڑ کر بستر شوہر کو تو لعنت کرتے ہین فرشتے اوسپر صبحدم حدیث ابن عباس کا لفظ یون ہے
کہ جو عورت سو رہی اور خاوند اوسکا ناخوش ہے اوس سے تو نماز اوس عورت کی اوسکے
سر سے اوپر نہین جاتی اسکو ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابی
امامہ مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے ترمذی نے اوسکو حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ عورت کو
بستر شوہر سے علحدہ سونا بطور خود حرام و موجب لعنت و عدم قبول عبادت فرض ہے ہان
شوہر کی خوشی سے اگر علحدہ سوئی تو یہہ اور بات ہے مگر ساتھہ ناراضی شوہر کے علحدہ بستر
پر آرام فرمانا گویا آگ کے بستر پر سونا ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے کہ نہین قبول
ہوتی نماز اور نہ چڑہتا ہے کوئی عمل حسنہ اوس عورت کا جسپر شوہر غصے ہے یہانتک کہ راضی
ہو رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان ابن عمر کا لفظ یہہ ہے تجاوز نہین کرتی
نماز سر سے اوس عورت کے جسنے نافرمانی کی اپنے شوہر کی یہانتک کہ رجوع کرے وہ عورت
رواہ الطبرانی باسناد جید والحاکم دوسری روایت مین مرفوعاً یون آیا ہے جب
عورت گھر سے باہر نکلتی ہے اور شوہر اوسکا ناخوش ہے تو لعنت کرتے ہین اوس عورت پر سب

فرشتے آسمان کے اور ہر چیز جسپر اوس عورت کا گزر ہوتا ہے سواے جن وانس کے یہانتک کہ وہ پہر کر آوے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات ؛

بشارت بر ترجیح یکی از دو زن بر دیگر و ترک عدل درمیان ایشان

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ اون دونون مین عدل و برابری نکرے تو آویگا وہ شخص دن قیامت کے اور آدہا دہڑ اوسکا ساقط ہوگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حاکم نے علی شرطہما کہا ہے ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے جسکی دو عورتین ہین اور وہ ایک کی طرف جہکتا ہے تو آویگا دن قیامت کے اور نصف بدن اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ بہی مثل اسکے ہے مراد برابری سے یہہ ہے کہ نان نفقے شب باشی مین عدل کرے یہہ نکرے کہ ایک کو زیادہ دے دوسری کو کم دے یا ہمیشہ رات کو ایک ہی کے پاس رہے دوسری کے پاس نہ سوئے رہی دل کی محبت کہ ایک سے زیادہ دوسری سے کم ہے اسپر مؤاخذہ نہین عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسمت مین عدل کرتے تہے پہر کہتے اللہم ہذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب اسکو ابوداؤد و ترمذی ونسائی وابن ماجہ وابن حبان نے روایت کیا ہے اسمین دل کی محبت کا عذر ہے واللہ اعلم

یعنی شیخین ۱۲

بشارت بر اضاعت عیال وغیرہم

ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو یہہ گناہ کہ ضائع کردے اونکو جنکو قوت دیتا ہے اسکو ابوداؤد ونسائی نے روایت کیا ہے حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ جنکی عیالداری کرتا ہے یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے حدیث ابن عمر کا لفظ یہہ ہے تم سب راعی ہو تم سے رعیت کا سوال کیا جاویگا مرد اپنے گہر کا راعی ہے عورت اپنے شوہر کی

گھر مین راعی ہے اُنسے سوال رعیت پروری کا ہوگا الحدیث رواہ الشیخان وغیرہما یعنی مرد سے یہہ سوال ہوگا کہ اہل وعیال کا حق ادا کیا یا نہین عورت سے یہہ سوال ہوگا کہ شوہر کا کیا حق ادا کیا میان بی بی یہہ نہ سمجھین کہ ہمارے باہمی برتاؤ کا اچھا ہو یا برا کچھہ مواخذہ نہوگا بلکہ جسکی طرف سے کوتاہی ادائے حقوق یکدیگر مین ہوگی وہی گرفتار بازپرس ہوکر سزایاب ہوگا مین خیال کرتا ہون کہ یہہ سوال مردون سے غالبًا کم ہوگا عورتون سے زیادہ ہوگا اسلیے کہ سوائے فساق فجار کے دیندار لوگ حق زوجہ اچھی طرح ادا کرتے ہین رہین عورتین سو اُنسے ہمیشہ ادائے حقوق شوہر مین قصور ہوتا ہے خصوصًا اون عورتون سے جو فاسق فاجر آشنا پرست عاشق نواز واہی مزاج ضدی طبیعت ہین یا غرۂ دولت وحکومت کا رکھتی ہین ؂

بشارت بر تسمیۂ قبیح

حدیث عائشہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے جس نام مین تعریف نکلے بڑائی بزرگی پائی جاوے شیخیت ثابت ہو وہ نام نہایت بد ہے جسطرح اکثر بادشاہون کے نام ہوتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا برّہ کا نام زینب رکھا فرمایا تم اپنی جانون کو پاک نہ بتاؤ حرب کا نام سلم مضطجع کا نام منبعث بدل دیا ایک زمین کا نام عفرہ تھا اوسکا نام خضرہ رکھا شعب ضلالت کا نام شعب ہدی رکھدیا بنی زنیہ کا نام بنی رشدہ قرار دیا غرضکہ جس نام مین کسیطرح کی برائی یا بڑائی ہوتی آدمی کا نام ہو یا زمین کا یا کسی اور چیز کا اوسکو بدل دیتے اب برخلاف اس سنت صحیحہ کے فخر وتکبر کے نام ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر رکھے جاتے ہین خصوصًا گھر مین امرا ورؤسا کے خواہ مرد ہون یا عورت یا لونڈی یا غلام حدیث صحیح مین لقب شاہنشاہ کو اخنع واخبث فرمایا ہے اسی کے حکم مین لفظ مہاراج و

حاکم الحکار شاہ عالم جہانگیر عالمگیر وغیرہ ہے حشر مین جب انسے سوال ہوگا کہ تم ایسے ہی تہے تو کچہہ جواب نہ بنے گا جسکے نام ایسے ہون وہ اونکو بدل ڈالے ❊

بشارت بر انتساب کسیکو غیر پدر وغیر مولے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دعوی کیا اپنے باپ کے سوا کسی اور کا اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام ہے اسکو شیخین وابو داؤد وابن ماجہ نے سعد وابی بکرہ دونون سے روایت کیا ہے ابوذر کا لفظ یہہ ہے جو کوئی شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کو باپ ٹہیراتا ہے باوجود علم کے وہ کافر ہو جاتا ہے رواہ البخاری ومسلم حدیث علی مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے دعوی کیا غیر باپ کا یا نسبت کیا آپکو طرف غیر مولے اپنے کے تو اوسپر خدا و فرشتون و سارے خلق کی لعنت ہے دن قیامت کے اوسکا نہ نفل قبول ہے نہ فرض اسکو شیخین و ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے جس گہر مین زنا کی اولاد ہوتی ہے وہ فرضی باپ کیطرف منسوب کیجاتی ہے نطفہ تو زید وعمرو کا ہے مگر بیٹا بیٹی مرزا صاحب خان صاحب کے ہین سبکو معلوم ہے مگر کیا مقدور کہ کوئی مونہہ سے نکال سکے یہہ دعوی دیدہ ودانستہ سبب لعنت و کفر کا ہے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث مرفوع مین صاف آچکا ہے کہ کفر ہے واسطے آدمی کے برارت کرنا اپنے نسب سے اگرچہ بہت باریک وخفی ہی کیون نہو اسیطرح دعوی کرنا ایسے نسب کا جسکو پہچانتا نہین ہے رواہ احمد والطبرانی ابو بکر صدیق کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے دعوی کیا ایسے نسب کا جسکو جانتا نہین ہے اوسنے کفر کیا ساتہہ خدا کے نفی کرنا نسب کا اگرچہ باریک ہو کفر ہے ساتہہ اللہ کے رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ جسکے نسب مین کسی پشت مین بہی کچہہ خلل زلل ہو وہ اوسکو نہ چہپاوے خواہ اولاد کنیز سے ہو یا نطفہ حرام جو کوئی نسب کو بدلیگا غیر کو باپ ٹہیراویگا میر صاحب ہون یا شیخ صاحب یا

نواب صاحب یا بیگم صاحبہ اوسپر خدا کی لعنت ہوگی خصوصاً جسنے یہہ نسب بدلکر فرضی باپ
کا ترکہ لیا ہے میراث پائی ہے وہ تو ضرور ہی ظالم کافر ہے ایسے شخص پر اگر خدا و آخرت پر ایمان
رکھتا ہے فرض ہے کہ جو بات ماں باپ سے یا زبان قوم سے یا معتبر لوگوں سے بابت اپنے نسب
کے سنی ہو وہی کہے زبردستی کسیکو باپ نہ بناوے اگر ملعون جہنمی کافر بننا منظور ہے تو یہہ
اور بات ہے اکثر ریاستون مین دستور نکاح ہی کا نہین ہے جہان کہین ہے تو پہر حرام
کی پروا نہین اولاد زنا بکثرت ہوتی ہے کہو اس نکاح سے کیا فائدہ ہے یہہ نسب کسطرح
درست ہوا جنکی ذات مین کسی پشت کے اندر کوئی نقصان نسب کا ہوتا ہے تو اوسکو
جہوٹ بولکر چہپاتے ہین زانیہ عورت کا خلاف واقع ہیرے پہیرے حوالے سے نکاح ثابت کرتے
ہین سو یہہ بات موجب کفر ہے بہت بہت حدیثون مین لعنت آئی ہے ابن عباس نے مرفوعاً
کہا ہے جسنے دعوی کیا غیر باپ کا یا غلام بنا غیر مالک کا اوسپر لعنت ہے خدا و ملائکہ و سارے
لوگون کی رواہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان عبد اللہ بن عمرو نے کہا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دعوی کیا اپنے باپ کے سوا کسی اور کا اوسکو
جنت کی ہوا بہی نہ لگے گی حالانکہ ہوا جنت کی ستر برس کی راہ سے پائی جاتی ہے رواہ
احمد وابن ماجۃ مگر لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ پانسو برس کی راہ سے وہ ہوا آتی
ہے اس سند کے رجال صحیح کے رجال ہین سمجہو تو اس سے زیادہ اور کیا بشارت ہوگی
واسطے اولاد زنا کے یہہ نالائق اسلیے غیر کو باپ بناتے ہین کہ اگر ماں کا خصم باپ ٹہیریگا
کوئی یار آشنا اوسکا اسکا باپ قرار پاویگا تو جاہداد ترکہ میراث ریاست کچہہ نہ ملیگی اسلیے
اوسی دیوث کو باپ ٹہیراتے ہین اوسی کے رشتہ دارونسے صلہ رحم کرتے ہین اونہین کو
اپنی برادری سمجہتے ہین حالانکہ یہہ بالکل اونسے اجنبی ہے اسیطرح بعض جاہل محتاج دنیا
کمانے کے لیے سید بنجاتے ہین یہہ بہی زبان شرع پر ملعون ہین کہ نسب تو کچہہ ہے بتاتے
کچہہ ہین عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے

غیر مولے کو مولے بنایا یعنی غلام تو کسی کا ہے بتاتا کسیکو ہے وہ اپنی جگہہ دوزخ مین لے رکہے رواہ ابن حبان انس کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا جسنے غیر کو باپ ٹہیرایا یا مولے بنایا او سپر خدا کی لعنت ہے لگاتار قیامت کے دن تک اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے سبحان اللہ خدا کی لعنت ایکدن بلکہ ایک ساعت اگر کسی شخص پر ہو تو وہ ہالک ٹہیرتا ہے جسپر قیامت تک لعنت کا مینہہ برسے تار نہ ٹوٹے تو اوس سے زیادہ اور کوئی نصیب ور اقبالمند صاحب دولت ہوگا خدا سب حرامزادون حرامزادیون کو جو اس بشارت کی مستحق ہین یہہ دولت نصیب فرماوے اپنا اور اپنے رسول کا سچ اپنر ظاہر کردے اللہم آمین ؀

بشارت برافسادن بر شوہر و عبد سید

بریدہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بہڑکایا کسی مرد پر اوسکی جورو کو یا اوسکی لونڈی غلام کو وہ ہم مین سے نہین اسکو احمد نے باسناد صحیح روایت کیا ہے و رواہ البزار و ابن حبان بہڑکانا یہہ ہے کہ عورت کو شوق آشنائی دلاکر خاوند سے جدا کرانا چاہے یا آپسمین رنجش کرادے برتاؤ مین فرق ڈلوادے سو یہہ کام دین اسلام سے باہر کردیتا ہے یہہ مضمون حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا اس لفظ سے آیا ہے کہ وہ ہم مین یعنی مسلمانون مین سے نہین ہے جو عورت کو شوہر پر بہڑکاوے یا عبد کو سید پر اسکو ابوداؤد و نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابن عمر مین نزدیک طبرانی کے حدیث ابن عباس مین نزدیک ابویعلی و طبرانی کے بہی آیا ہے رواۃ ابویعلی کے سب ثقات ہین عورتون مین جو عورت فاسق فاجر بدکار ہوتی ہے وہ کٹنی بنکر اپنے مطلب کے لئے بیبیون کو شوہر سے ناراض کراکر کسی دوسرے فاسق فاجر جاہل بددین شیطان خبیث ملعون سے بلگا مارتی ہے سو وہ عورتین اس بیچ مین جلد آجاتی

ہین خصوصًا جنکو عشقبازی کا مرض آشنائی کا مزہ اول سے پڑا ہوتا ہے خدا اپنے قہر
وغضب سے بچاوے **فائدہ** حدیث جابر مین مرفوعًا آیا ہے کہ ابلیس اپنا تخت پانی
پر رکھکر اپنے لشکر کو روانہ کرتا ہے یعنی تم جاؤ کسیکو بہکاؤ پھر سب سے زیادہ مقرب شیطان
کا ان لشکر والون مین سے وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ٹھیرتا ہے ایک لشکری
آتا ہے کہتا ہے مینے یہہ کیا وہ کیا ابلیس کہتا ہے تونے کچھ نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے
وہ کہتا ہے مین نے اوس شخص کو نہ چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی جورو کے
تفرقہ ڈالدیا ابلیس اسکو اپنے پاس بلاتا ہے کہتا ہے تو بڑا کارگذار نکلا اوسکو گلے لگاتا
ہے اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ فتنہ یہی ہے کہ میان بی بی
مین لڑائی پڑے تفرقہ کی نوبت آئے سو جس عورت یا مرد کے ذریعہ وفکر و تدبیر و فہمایش سے
جس گھر مین یہہ امر واقع ہوتا ہے وہ ایک پیادہ ہے ابلیس کا اگرچہ صورت انسان مین دیکھا
جاتا ہے آدمی کا شیطان آدمی ہی ہوتا ہے عورت کی عقل کتنی جھوٹی بات پسند کرتی ہے
جھوٹی محبت پر فریب کہا جاتی ہے جو فسق وعیش کی صلاح دیتا ہے اوسکو دوست خیر خواہ سمجھ لیتی
ہے جو کوئی اسکے آخرت کا دوست دنیا کی خیر خواہی کرتا ہے شوہر ہو یا ناصح اوسکو دشمن سمجھتی ہے
مگر جس کسی عورت کو خدا بچاتا ہے یا عقل سلیم حواس مستقیم بخشتا ہے تو وہ ایسے فقرون مین
نہین آتی ورنہ مینے بڑی بڑی ہوشیار عورتون کی عقل جاتے ہوئے دیکھی ہے ؂

بشارت زوجہ بر سوال طلاق از زوج

ثوبان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کسی عورت نے اپنے
شوہر سے طلاق مانگی بغیر کسی ضرر کے تو اوسپر جنت کی بو حرام ہے اسکو ابوداؤد نے روایت
کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ورواہ ابن ماجۃ وابن حبان بیہقی کا لفظ یہہ ہے
کہ خلع کرنیوالیان منافقات ہین کوئی عورت اپنے شوہر سے سوال طلاق نہین کرتی بغیر

یاس کے مگر وہ جنت کی ہوا یا خوشبو نہ پاویگی معلوم ہوا کہ بلا کسی سبب شرعی کے طالب طلاق
ہونا موجب محرومی کا جنت سے ہے سبب یہی ہے کہ شوہر نان نفقہ نہ دے مہر نہ دے
زانی بدکار ہو حرام کرے اس سے خبر نہو یا حد سے زیادہ ظالم ہو اسکا مال کہا وے فسق
مین اوڑا وے بہت تنگ ہوکر نہایت مجبوری سے طلاق مانگے اور جو کوئی سبب و
خوف نہین ہے محض واسطے ہوائے نفس کے جدائی چاہتی ہے تو پھر جنت حرام ہے خصوصاً
جو عورت اسلئے طلاق لیوے کہ کسی دوسرے سے آنکھ لڑی یا دل لگا ہے یا گھر مین اعلانیہ
گانا بجانا وغیرہ امور فسق و فجور بسبب موجودگی شوہر نہین ہوسکتے ہین تو ایسی طلاق کا
انجام علاوہ حرمان جنت کے صدر نشینی جہنم بھی بالیقین شرع شریف سے ثابت ہوتی ہے
حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے ابغض حلال نزدیک خدا کے طلاق ہے رواہ ابوداؤد
وغیرہ یعنی حق مین مرد و زن دونون کے جسطرح خداوند تعالے کو عورت کا طلاق
مانگنا پسند نہین اسیطرح مرد کا عورت کو بلا وجہ شرعی طلاق دینا ناپسند و موجب بغض
ہے وجہ شرعی یہی ہے کہ عورت بدکار آشنا مزاج فاسق فاجر بد دین نابکار عصیان شعار
نافرمان ہو ایسی عورت کو پہلے زبان سے نصیحت کرے اگر نہ مانے مارے پیٹے جب اس تدبیر
سے بھی کسیطرح کام نہ چلے تو پھر اوسکو راستہ بتاوے حاجت باقی ہو تو دوسرا نکاح کسی
شریف پارسا عورت سے کرلے انشاء اللہ یہہ مرد آرام پاویگا وہ عورت دنیا و آخرت مین
بدنام بدانجام ہوگی اسطرح کی جدائی کے سبب سے ملعون محروم ٹھیریگی وللہ الحمد ؁

بشارت بر خروج زنان از خانہ بعطر و زینت

حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً آیا ہے عورت نے جب عطر لگا یا مجلس مین آئی تو وہ زانیہ ہے اسکو
ابوداؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا
لفظ یون ہے جس عورت نے عطر ملا پھر کسی قوم پر گزر کیا کہ وہ اوسکی خوشبو پاوین وہ

عورت زانیہ ہے اور پہر ایکہہ زنا کرتی ہے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اول تو عورت کو ایسا عطر ہی لگانا منع ہے جسکی خوشبو اوڑے بلکہ واغدار عطر لگانا چاہیے پہر جب ایسا عطر ملکر کسی محفل مین گئی تو سمجہو کہ بے زنا کئے ہوئے زنا کا گناہ مول لیا ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین قبول کرتا اللہ نماز اوس عورت کی جو خوشبو لگاکر مسجد مین گئی جبتک کہ پہر کر نہا وے رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ مسجد و عیدگاہ مین عورت کو عطر لگاکر جانا حرام ہے اگر جاویگی تو نماز اوسکی مردود ہوگی دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جو عورت بخور کرے وہ ہمارے ساتہہ نماز عشا مین حاضر نہو اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے آجکل عورتین خوب ہی بن ٹہن کر عطر و خوشبو ملکر عیدگاہ کو جاتی ہین بعض بلاد مین روز جمعہ جامع مسجد مین حاضر ہوتے ہین یہہ جانا جائز ہے مگر یہہ بناؤ یہہ تعطر و تبخر حرام ہے ثواب کے عوض عذاب لے آتی ہین اس حیلے سے سیر و تماشا و نظر بازی بہی ہوجاتی ہے الا ماشاء اللہ تعالےٰ ؏

بشارت بر افشاء راز زوجین

حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ بدتر لوگون مین نزدیک خدا کے درجے مین دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ جو پاس اپنی جورو کے جاتا ہے جورو اوسکے پاس آتی ہو پہر ایک دوسرے کے بہید کو ظاہر کرتا ہے رواہ مسلم و ابوداؤد وغیرہما یہہ عادت اون عورتون مردون مین زیادہ ہوتی ہے جو عیاشی کرتے ہین محاسن و معایب کا ذکر نکالتے ہین عورت جب سنتی ہے کہ فلان مرد قوی باہ ہے یا عاشق مزاج یا دل لگی باز یا وقت صحبت کے زیادہ اختلاط کرتا ہے جماع کے طریقے خوب یاد رکہتا ہے تو اوسکی طرف مائل ہوجاتی ہے گو وہ ایسا نہو اسیطرح جب فاسق فاجر مرد کسی عورت کا حال سنتا ہے کہ وہ بڑی مخالطہ دیر پا یا ناز و ادا ہے صحبت کے وقت حرکات دلچسپ کرتی ہے تو اوسکی

طرف جھک جاتا ہے گو پھر اوسکو ویسا نہ پاوے یا مرد کوئی عیب کسی عورت کا یا اپنی جورو کا سامنے غیر کے بیان کرے یا عورت شوہر کا عیب مخفی وقت صحبت کا ظاہر کرے یہہ سب کام موجب سخط خدا ہین ایسا شخص مرد ہو یا عورت بدترین مردم ہے دنیا مین بیحیا بے عزت بے شرم ٹھیرتا ہے آخرت مین مستحق عقاب کا ہوتا ہے اسما بنت یزید نے کہا کچھہ مرد عورت نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے فرمایا شاید کوئی آدمی وہ بات کہتا ہے جو اپنی جورو سے کی ہے شاید کوئی عورت اوس کام کی خبر دیتی ہے جو شوہر سے کیا ہے سب چپ ہو گئے مینے کہا واللہ اے رسول اللہ یہہ مرد عورت ایسی بات کرتے ہین فرمایا نہ کیا کرو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانی سے صحبت کرے اور سب لوگ دیکھتے ہون اسکو احمد نے روایت کیا ہے یعنی کیفیت وکمیت جماع وصحبت زن ومرد سے دوسرے کو خبر دینا ایسا ہی ہے کہ گویا اوسکے سامنے یہہ حرکت کی گئی ہے وہ مرد شیطان ہوا یہہ عورت شیطانی ٹھیری یہہ مضمون حدیث ابی سعید خدری مین مفصل نزدیک بزار کے آیا ہے **فائدہ** ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سباع حرام ہے ابن لہیعہ کہتے ہین یعنی فخر کرنا جماع پر اسکو احمد وابو یعلی وبیہقی نے روایت کیا ہے جاہل بے حیا ہمیشہ قوت باہ کثرت جماع پر فخر کرتے ہین حالانکہ انسے زیادہ قوت اور باہ چرند پرند مین ہوتی ہے یہہ اوس حیوان صغیر سے بھی کمتر بدتر ٹھیرے پھر فخر کیا بہت ہوا تو انسانیت سے نکلکر حیوانیت مین قدم رکھا جسکو شہوت زیادہ ہوگی مرد ہو یا عورت وہ اوتنا ہی انسانیت سے دور ہوگا کبائر وکفر ولعنت سے نزدیک ٹھیریگا توسط ہر چیز مین محبوب ومحمود ہے اگر کسیکو یہہ شہوت زیادہ بھی ہو تو اوسکا ذکر کیا اس یاد کی فضیلت کیا لاحول ولا قوۃ

بشارت بر طول ازار وغیرہ

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو ٹخنون سے نیچے ہے وہ نار

مین ہے رواہ البخاری والنسائی ایک روایت نسائی مین یہہ لفظ ہے کہ ازار مومن کی عضلۂ ساق تک چاہیئے پہر نصف ساق تک پہر ٹخنے تک اور جو کہ بین سے نیچے ہے وہ آتش دوزخ مین ہے یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثون مین نزدیک اہل سنن کے آیا ہے بلکہ حدیث ابی ذر مین مرفوعاً یون ہے کہ خدا دن قیامت کے طرف مسبل کے نظر نکریگا بلکہ اوسکے لئے عذاب الیم ہے وہ خائب خاسر ہوگا رواہ مسلم واهل السنن مسبل وہ ہے جو اپنا کپڑا لنبا کرکے زمین پر لٹکاوے گویا اترانے کے لئے یہہ کام کرتا ہے حدیث مرفوع ابن عمر سے معلوم ہوا کہ اسبال مذکور ازار قمیص عمامہ سب مین ہوتا ہے جسنے کسی چیز کو کہینچا اترا کر اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نظر نکریگا اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ مرد مسبل کی نماز قبول نہین ہوتی رواہ ابو داؤد جو لوگ لباس مین عرض و طول زائد از حاجت کرتے ہین کوئی لباس کیون نہو وہ سب مسبل ہین کلی کا پاجامہ جو عورتون نے نکالا ہے اسپر بہی اسبال صادق آتا ہے اسلئے کہ اوس ایک ازار مین کئی ازارین بن سکتی ہین پہر اس اسراف و اسبال کی کیا ضرورت ہے بجز تبختر و اختیال کے اور کیا مقصود ہے یہہ مضمون کہ مسبل کیطرف خدا نہ دیکہیگا بہت حدیثون مین آیا ہے معلوم ہوا کہ اسبال گناہ کبیرہ و سخت حرام ہے*

بشارت زنان بر پوشیدن جامۂ باریک

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے میری پچہلی امت مین کچہہ لوگ ایسے زینون پر سوار ہونگے جیسے پالان مسجد کے دروازون پر اوترینگے انکی عورتین کپڑے پہنے ہونگی مگر ننگی انکے سرون پر مثل کوہان شتر کے چوٹیان ہونگی تم ان عورتون پر لعنت کرو کہ یہہ ملعونات ہین رواہ ابن حبان و قال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے دو گروہ ہین دوزخ والے جنکو مینے نہین دیکہا ایک قوم کے پاس کوڑے ہونگے

جیسے دُم گاؤ کی لوگون کو اون کوڑون سے مارینگے دوسرا گروہ عورتون کا ہے جو کاسیات
عاریات ہین لوگو نکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ اونکی طرف جھکتی ہین انکے سر جیسے اونٹون کے
کوہان جھکے ہوئے یعنی بڑے بڑے جوڑے باندہے ہوئے یہہ جنت مین نہ جاوینگی نہ جنت کی
ہوا پاوینگی حالانکہ جنت کی ہوا بہت دور دور سے پائی جاتی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے
یہہ حدیث صحیح معجزہ ہے رسول خدا کا پہلے گروہ کا مصداق چوبدار امرا اور رؤسا کے ہین
جو ہاتہہ مین چاندی کی لکڑیان لنبی لنبی مثل دم گاؤ کے لئے دربار وغیرہ مین کہڑے رہتے ہین
کسیکو آنے نہین دیتے دوسرے گروہ کا نمونہ وہ عورتین ہین جو سر پر موٹا جوڑا یا موٹی
چوٹی بہاری سوبافت رکہتی ہین لاہی جالی ململ کا لباس نہایت باریک پہنتی ہین جس سے
سارا بدن اونکا نظر آتا ہے سینہ و شکم کا نقشہ دکہائی دیتا ہے جس مرد کی تعریف سُنی
اوسکی طرف جھکتی ہین اونکو اپنا بناؤ سنگار دکہاکر اپنی طرف جھکاتی ہین سو اسطرح کی
عورتین زبان نبوی پر ملعون جنت سے محروم ہین عائشہ کہتی ہین اسماء بنت ابی بکر پاس
رسول خدا کے آئین وہ پتلے باریک کپڑے پہنے ہوئے تہین حضرت نے مونہہ پہیر لیا فرمایا
اے اسما عورت جب حیض کو پہونچ جاوے یعنی عاقل بالغ ہوجاوے تو پہر درست نہین کہ
اوسکا بدن نظر آوے مگر مونہہ اور دونون کفدست رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ
سوائے چہرہ اور کفدست کے باقی بدن عورت کا سر سے تا قدم مستور رہنا چاہیے اوسکا
ظاہر ہونا مرد عورت اجنبی پر سوائے شوہر کے حرام ہے ❊

بشارت لبس حریر برے امردان و نشستن بران و تحلی بذہب

حدیث مرفوع عمر بن الخطاب مین آیا ہے تم حریر یعنی ریشمی کپڑا مت پہنو جو کوئی دنیا مین پہنیگا
وہ اوسکو آخرت مین نہ پہنے گا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہہ کنایہ ہے اس
بات سے کہ وہ جنت مین نہ جاویگا چنانچہ اسی لئے لفظ ابن الزبیر کا نزدیک نسائی کے یہہ ہے

جسنے اوسکو دنیا مین پہنا وہ بہشت مین داخل نہوگا اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولباسھم فیھا حریر دوسرا لفظ عمر رضی اللہ عنہ کا مرفوعًا یہہ ہے حریر وہی شخص پہنتا ہے جسکا آخرت مین کچھہ حصہ نہین ہے اسکو شیخین و ابن ماجہ و نسائی نے روایت کیا ہے حذیفہ کہتے ہین منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ پیین ہم سونے چاندی کے برتن مین یا کہاوین اوسمین اور منع کیا ہمکو پہننے سے حریر و دیباج کے اور اس بات سے کہ بیٹہین ہم اوسپر رواہ البخاری مردون عورتون پر استعمال ظروف زر و سیم کا اکل و شرب مین حرام قطعی ہے امرا رؤسا ہمیشہ چاندی سونے کے برتن استعمال کرتے ہین ریشمی لباس بے تکلف پہنتے ہین انکا حصہ آخرت مین نہین یہہ جنت کی ہوا بہی نہ پاوینگے چاندی سونے کے برتن بنانا بنوانا بہی حرام ہے حدیث مرفوع انس مین آیا ہے جب حلال کریگی امت میری پانچ چیزونکو تو پہر انپر ہلاکت آویگی ایک ظاہر ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتہے رکہنا گانیوالیون کا نزدیک اپنے پانچوین اکتفا کرنا مردونکا مردون پر عورتون کا عورتون پر اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے یہہ حدیث گویا معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا رافضی سلف پر کہلم کہلا لعنت و تبرا کرتے ہین عورتین شوہرون پر رات دن لعن و طعن و تبرا کیا کرتے ہین شرابخواری کی نوبت یہانتک پہونچی ہے کہ مرد عورت دونون شراب پی کر حرام کرتے ہین استعمال حریر سے بہی کوئی کم بچا ہوگا آسودہ گہرون مین ڈومنی میراثن گانے بجانے پر نوکر ہوتی ہین رات دن جلسے رہتے ہین انعام اکرام ملاکرتا ہے مرد اغلام کرتے ہین عورتین مساحقت کرتی ہین معاذ بن جبل کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک جبہ دیکہا جسکی جیب حریر کی تہی فرمایا یہہ ایک طوق ہے آگ کا دن قیامت کے اسکو بزار و طبرانی نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقات ہین جویریہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جسنے پہنا کپڑا ریشمی پہناویگا اوسکو اللہ کپڑا آتش دوزخ سے دن قیامت کے دوسری روایت مین یون ہے کہ پہناویگا اوسکو کپڑا ذلت و خواری کا آگ سے رواہ احمد والطبرانی

حدیث ابن عمرو مین آیا ہے جو کوئی مرا میری امت مین سے اور وہ پیتا تہا شراب حرام کرے گا اللہ اوسپر پینا شراب طہور کا جنت مین اور جو کوئی مرا میری امت مین سے اور وہ پہنتا تہا سونا حرام کریگا اللہ پہننا سونیکا اوسپر بہشت مین رواہ احمد و رواتہ ثقات والطبرانی ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا ایک آدمی کے ہاتہ مین سونے کی انگوٹہی ہے اوسکو نکال کر پہینکدیا فرمایا ایک تم مین کا آگ کی چنگاری لیکر اپنے ہاتہ مین رکہتا ہے الحدیث رواہ مسلم **فائدہ** ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے عورتون کی دو سرخ چیزون سے ایک سونا دوسرے رنگ سرخ رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ ان دونون چیزون کا استعمال گو عورتون کو جائز ہے مگر بچنا انسے بہتر ہے ابی امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے دیکہا کہ مین جنت مین گیا ہون سب سے زیادہ کم وہان آسودہ لوگ اور عورتین ہین مجہ سے کہا کہ اغنیا دروازے پر حساب دے رہے ہین عورتون کو سونے اور حریر نے بہکا دیا رواہ ابو الشیخ معلوم ہوا کہ کبہی جائز چیز کے استعمال پر بہی جب کوئی بالکل اوسمین ڈوب جاتا ہے تو مواخذہ ہوتا ہے ابو عامر و ابو مالک نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ کچہ قومین میری امت مین ایسی ہونگی جو خمر و حریر کو حلال کرلینگی انہین سے کچہ مسخ ہو کر بندر و سور بنجاوینگے قیامت تک رواہ البخاری تعلیقا و ابو داؤد واللفظ لہ معلوم ہوا کہ شراب و حریر کا استعمال سبب مسخ کا بہی ہوتا ہے کبہی اللہ تعالے بعض لوگون کو جو شرابی مستعمل حریر ہین بندر سور بنا دیتا ہے مگر پہر بہی عبرت نہین ہوتی مرد تو مرد اب اکثر عورتون نے بہی شراب پینا شروع کر دیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ٭

بشارت بر تشبہ مرد بزن و زن بمرد در لباس و کلام و حرکت و سکون

ابن عباس کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون مردون پر جو عورتون

کی طرح بنتے ہین اور اون عورتون پہ جو مردون کیطرح بنتی ہین اسکو بخاری و اہل سنن
نے روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ ایک عورت کمان لگائے ہوئے سامنے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گزری فرمایا لعنت کرے اللہ اون عورتون پر جو مشابہ مردکے
بنتی ہین اور اون مردون پہ جو مشابہ عورت کے بنتے ہین بخاری کی روایت یون ہے کہ لعنت
کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخنثون اور مردانہ عورتون پر منذری نے
کہا مخنث وہ ہے جسکے اندر لچک و لوچ و جھوک مثل عورتون کے ہو نہ وہ جو مثل عورت کے
فاحشہ گری کرتا ہو فقط عورتون کا سا انداز چال ڈھال بنانا موجب لعنت کا ہے چہ جائے
اسکے کہ اغلام بھی کراوے کہ وہ تو عورت سے بھی بدتر ہے حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے
لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس مرد پر جو لباس عورت کا پہنے
اور اوس عورت پہ جو لباس مردانہ پہنے رواہ ابوداؤد والنسائی و ابن ماجۃ و ابن
حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے بعض عورتین ٹوپی لگاتی ہین بعض انگرکھہ پہنتی
ہین مردانہ جوتا تو اکثر عورتون کی عادت ہو گیا ہے بعض انمین گھوڑے پہ سوار ہوتی ہین
بعض سر کہلا رکھتی ہین یہہ سب کام مردانہ ہین جو عورت انمین مبتلا ہے وہ بالیقین ملعون
ہے اسیطرح جو مرد زنانہ زیور پہنتا ہے عورتون کیطرح بات چیت کرتا ہے لباس زنانہ کا
عادی ہے وہ بھی یقیناً ملعون ہے زنخے ہیجڑے مخنث مردانہ صورت کی عورتین ان سبکا
ایک ہی حکم ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
چار قسم کے آدمی ہین جنپر دنیا و آخرت مین لعنت کی گئی ہے فرشتون نے اس لعنت پر آمین
کہی ہے ایک وہ آدمی جسکو خدا نے نر پیدا کیا اوسنے اپنی جان کو مادہ بنایا عورت سے مشابہ
بنا دوسری وہ مادہ جو نر بنتی ہے مردون سے مشابہت کرتی ہے تیسرے وہ آدمی جو
کسی اندھے آدمی کو راہ بہلا دیتا ہے چوتھے مرد حصور اللہ نے سوا یحیی بن زکریا علیہ السلام
کے کسیکو حصور نہین کیا رواہ الطبرانی و فی الحدیث غرابۃ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا

کے پاس ایک مخنث کو لائے اوسنے ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگائی تہی پوچہا اسکا کیا حال
ہے کہا عورتون مین ملتا ہے فرمایا اسکو نکالدو الحدیث رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ
ایسے مرد کو جو عورت سے مشابہ بنے گہر سے نکالدے اپنا ہو یا بیگانہ **فائدہ** حدیث
ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک نافرمان مان باپ کا دوسرے
دیوث تیسرے عورت مردانہ وضع رواہ النسائی والبزار حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد
ہے منذری نے کہا دیوث وہ شخص ہے جسکو زنا کرنا اپنی جورو کا معلوم ہے اور وہ منع
نہین کرتا بلکہ حرامکاری مین مبتلا رہنے دیتا ہے عمار بن یاسر کا لفظ یہہ ہے تین شخص کبہی
بہشت مین داخل ہونگے ایک دیوث دوسرے عورت مردانہ وضع تیسرے شرابخوار واکی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا شرابی کو تو ہم جانتے ہین مگر دیوث کسکو کہتے
ہین فرمایا وہ شخص جسکو پروا نہین کہ کون پاس اوسکی جورو کے آیا الحدیث رواہ الطبرانی
منذری نے کہا مجہکو اس حدیث کے راویون مین کوئی مجروح معلوم نہین ہے ؁

بشارت بر لباس شہرت فخر و مباہات وغیرہ

ام سلمہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص فخر کا لباس پہنتا ہے
کہ لوگ اوسکو دیکہین تو اللہ طرف اوس شخص کے نظر نہین کرتا جبتک کہ اوسکو اوتار نہ ڈالے
رواہ الطبرانی ضمرہ بن ثعلبہ دو حلّے یمن کے پہنے ہوئے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہہ دونون حلّے تجہکو بہشت مین لیجاوینگے کہا مین استغفار
کرتا ہون ابہی اوتارے ڈالتا ہون رواہ احمد ورواتہ ثقات الا بقیۃ معلوم ہوا
کہ بہت عمدہ قیمتی لباس جامۂ شاہانہ پہننا دلیل فخر وتکبر کے ہے اسیلئے حدیث ایاس مین
مرفوعاً بذاذت کو علامت ایمان کی فرمایا ہے یعنی ایسا لباس پہنے جس سے خاکساری نکلے
کسیطرح کی زینت وشخصیت ثابت نہو بلکہ سیدہا پن پایا جاوے فاطمہ علیہا السلام کہتی ہین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بدترین میری امت کے وہ لوگ ہین جو
چین کیا کرتے ہین طرح طرح کے کہانے کہاتے ہین طرح طرح کے لباس پہنتے ہین موہنہ بہر کر
باتین کرتے ہین اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے امرا رؤسا کو دیکہو تو رات دن
انہین تینون کامون مین رہتے ہین ہر روز نیا ٹہاٹہہ عیش و آرام کا نکالتے ہین ہر دن
کہانے پہننے مین ایجادین کرتے ہین زبان قینچی کیطرح بے تکلف چلتی ہے کچہہ پروا نہین کہ
ہمارے موہنہ سے کیا نکلتا ہے ایمان رہا یا گیا مرضی کے موافق اگر عیش نہوا تو اوسکو
بدنصیبی بد اقبالی جانتے ہین حالانکہ کوئی بدنصیبی بد دینی اس سے زیادہ نہین ہے
کہ آدمی سارے عیش دنیا کے موافق اپنی خواہش نفس کے کرے بالکل بے قید ہو کر گناہ
کبیرہ مین پہسا رہے اس اتباع ہوی کو وہی شخص خوش اقبالی سمجہتا ہے جسکو قیامت
کا انکار ہے آخرت کے عیش کا معتقد نہین دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے یا مسافرخانہ
قید و سفر مین کسی نے بہی آرام پایا ہے کافرون کے لئے یہہ خاکدان فانی بہشت ٹہیرایا گیا ہے
یہانکے عیش پہ پہولنا خوش ہونا اوسکی طلب کرنا نہ میسر ہونے پر غمدیدہ ہونا کفر کی نشانی ہے
مومن جس عیش ناجائز سے بقصد خود یا بقصد غیر بچ جاوے سجدہ شکر بجا لاوے اب اس
شکر کی جگہہ عیاش طبیعت والے کلمات کفر بک ڈالتے ہین خدا جانے انکا ایمان باقی رہتا ہے
یا نہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے قریب ہے کہ ہونگے کچہہ لوگ میری امت مین ایسے جو کہاوینگے طرح طرح کے طعام
پیین گے طرح طرح کی شراب پہنین گے طرح طرح کے لباس باتین کرینگے موہنہ بہر بہر کر
یہہ ہین بدترین امت اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے ہر مرد و عورت کو چاہئے کہ اس حدیث
کو اپنے حال و قال سے ملا کر دیکہے اگر یہہ وصف اوسمین موجود نہین ہے تو خدا کا شکر
بجا لاوے اور جو ہے تو سمجہہ لے کہ وہ بدترین امت سے ہے اوسکا یہہ حال و قال موجب
نار ہے اللہم احفظنا **فائدہ** حدیث مرفوع ابن عمر مین آیا ہے جسنے پہنا کپڑا شہرت

فناموری کا پہناویگا اوسکو خدا دن قیامت کے وہی کپڑا اوسمین دوزخ کی آگ بھڑکتی ہوگی جسنے مشابہت پیدا کی ساتھہ کسی قوم کے وہ حکم مین اوسی قوم کے ہے اسکو رزین نے روایت کیا ہے مذمت لباس شہرت مین جسپر لوگ اونگلی اوٹھاوین نئی طرح دیکھکر اوسکا چرچا کرین بہت حدیثین آئی ہین ایسا لباس پہننا ہر مرد و عورت پر حرام و موجب دخول جہنم ہے اسطرح کے لباس کے بدلے آگ دوزخ کا لباس پہنایا جاویگا جو مسلمان کسی کافر فاسق کی چال ڈھال پر چلتا ہے اوسکا حکم وہی ہے جو اوس کافر و فاسق کا ہے خواہ وہ کافر اہل کتاب ہو یا مجوس یا ہنود وغیرہ اور خود وہ فاسق امیر ہو یا فقیر عالم ہو یا جاہل مرد ہو یا عورت ابن ماجہ کا لفظ ابن عمر سے باسناد حسن یہہ ہے جسنے پہنا لباس شہرت کا دنیا مین پہناویگا اللہ اوسکو لباس مذلت کا دن قیامت کے اوسمین آگ بھڑکے گی لباس مسنون یا جائز کو جسے سب اہل اسلام نے اول سے اختیار کر رکھا ہے چھوڑ کر نئی نئی شکل و تراش خراش کا لباس ایجاد کرنا مردانہ ہو یا زنانہ داخل لباس شہرت ہے فساق فجار ہمیشہ نیا رنگ ڈھنگ نکالا کرتے ہین جیسے پاجامہ مین بوتام لگانا کوٹ پہننا بوٹ کا استعمال کرنا وعلی ہذا القیاس کرتے ایسے جس سے ناف کھلی رہے ازار ایسی تنگ جس سے نقشہ ستر کا نظر آوے یہہ ساری وضع انپر لعنت کو بلاتی ہے؛

بشارت بر خضاب سیاہ ریش

ابن عباس کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ ایک قوم ہوگی جو آخر زمانے مین سیاہ خضاب کریگی جیسے حوصلہ کبوتر کا انکو جنت کی خوشبو نہ ملیگی اسکو ابوداؤد و نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا حرام ہے خواہ مرد ڈاڑھی کو کالا کرے یا عورت چوٹی کو کہین بھلا اس کام سے جوانی پھر آسکتی ہے ہان جہوٹے کی چوٹی ضرور ہو جاتی ہے دنیا ہی مین سر و منہہ کالا ہو جاتا ہے آخرت مین کیا خاک اوسکا اجالا ہوگا اپنے ہاتھہ سے خود رو سیاہ مار سیاہ بنتے ہین ؎ سیاہی زمو رفت و از رو نرفت

اس مسئلہ مین کسی عالم محقق کا اختلاف نہین کہ خضاب سیاہ کرنا مرد عورت دونون پر حرام ہے سلف مین جسنے ایسا کیا ہے اوسکو حدیث نہین پہونچی وہ بے گناہ و معذور ہے ❊

بشارت بر پیوند کردن موبموئے جز آن

حدیث اسمار مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت کرے اللہ واصلہ وموصولہ پر دوسری روایت یون ہے کہ لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ ومستوصلہ و واشمہ ومستوشمہ پر اسکو شیخین واہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے واصلہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے بالون مین بال جوڑتی ہے موصولہ ومستوصلہ وہ جسنے بال جڑوائے واشمہ وہ ہے جو سوزن سے ہاتھ مونہہ گودکر سرمہ یا سیاہی بھرتی ہے مستوشمہ وہ ہے جسکے ساتھ یہہ کام کیا گیا ابن مسعود کی حدیث مین متنمصہ ومتفلجہ کا بھی ذکر آیا ہے انکو بھی ملعون ٹھیرایا ہے رواہ الشیخان واھل السنن الاربعة متنمصہ وہ عورت ہے جسکی بھون باریک کی گئی ابرو کا نقشہ سجا گیا نامصہ وہ ہے جو یہہ کام کرتی ہے متفلجہ وہ ہے جو دانت ریتی ہے غرضکہ بغیر کسی بیماری دکھہ کے یہہ کام کرنا موجب لعنت کا ہے اللہ کی خلقت کا اظہار حسن کے لیے بگاڑنا موجب لعنت کا نہو تو کیا ہو ان سب قسم کی عورتون پر بہت صحیح حدیثون مین لعنت خدا ورسول کی آئی ہے یہہ مژدہ لائق قدر شناسی زنان فاسقات وفاجرات ہے جو رات دن طرح طرح کے بناؤ سنگھار زیب زینت مین مشغول رہتی ہین ہر وقت آئینہ آرسی مین ملاحظہ صورت کا کرتی ہین کنگھی چوٹی تیل پٹی نہین چھوٹتی باربار آپکو دیکھکر خوش ہوتی ہین کہ ہمچو من دیگرے نیست ❊

بشارت بر ترک تسمیہ بر طعام

حدیث حذیفہ بن الیمان مین مرفوعاً آیا ہے کہ شیطان حلال کر لیتا ہے اوس کہانے کو جپر نام اللہ کا نہین لیا جاتا رواہ مسلم والنسائی وابوداؤد معلوم ہوا کہ طعام پر بسم اللہ کہلے ورنہ شیطان اوسمین شریک ہوجاتا ہے اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین کئی قصے آئے ہین سلمان فارسی کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکو یہہ بات اچہی لگے کہ شیطان اوسکے طعام ومقیل وبیت مین شریک نہو تو وہ جب گہر مین آوے بسم اللہ کہے کہانے پر بہی خدا کا نام لے رواہ الطبرانی اکثر لوگ بسم اللہ نہین کہتے اسلیئے اونکے کہانے مین برکت نہین ہوتی بلکہ اوسکو کہا کر گناہ کرتے ہین ٭

بشارت بر استعمال ظروف سیم وزر

حدیث ام سلمہ مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی چاندی کے برتن مین پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ بہرتا ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے مسلم کے لفظ مین سونے کا برتن بہی مذکور ہے بذیل بشارت لباس حریر اس مقدمہ کے بہی کئی حدیثین گذر چکی ہین یہہ حرمت ظروف زر وسیم کی مرد وعورت دونون پر برابر ہے حدیث شریف مین اگرچہ ذکر فقط اکل وشرب کا ان برتنون مین آیا ہے مگر کوئی مانع اس سے نہین کہ انکی استعمال سے بالکل منع رہے وہ فتویٰ ہے یہہ تقویٰ ہے اللہ اہل تقویٰ کو زیادہ تر دوست رکہتا ہے ٥

کہتے ہین پرہیز ہے آدہی دوا
ہے طرف پرہیزگارون کے خدا

بشارت بر اکل وشرب بدست چپ

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین کوئی بائین ہاتہہ سے نہ کہاوے نہ پیے اسلیئے کہ شیطان دست چپ ہی سے کہاتا پیتا ہے نافع نے اتنا اور زیادہ کیا کہ اس ہاتہہ سے کہانا پینا لینا دینا بہی نہ چاہیئے اسکو مسلم وترمذی نے بدون اس زیادت کے

روایت کیا ہے اسیطرح حدیث مرفوع ابی سعید مین آبخورہ وغیرہ مین پہونک مارنے سے منع فرمایا ہے سانس لینا ہو تو قدح کو مونہہ سے الگ کرلے اوسکے اندر سانس نہ لے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح اسیطرح ثلمۂ قدح سے پانی پینے کو منع کیا ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان عنہ حدیث ابن عباس مین نہی آئی ہے کہ مشک کے دہانے مین مونہہ لگاکر پیجے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان ایک شخص نے وہان مشک سے پانی پیا تہا اوسمین سے ایک سانپ نکلا یہہ قصہ حدیث ابن عباس مین نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے ۞

بشارت بر توسع ماکل ومشارب

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان ایک آنت سے کہاتا ہے کافر سات آنتون سے اسکو مالک وشیخین وابن ماجہ وغیرہم نے روایت کیا ہے دوسری روایت بخاری مین یون آیا ہے کہ ایک مرد بہت کہاتا تہا جب مسلمان ہوگیا تو کم کہانے لگا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مذکور فرمایا معلوم ہوا کہ بڑا کہاؤ ہونا ایمان سے دور ہے اس حدیث کا مصداق ہر کافر ومسلمان کامل مین ہر جگہہ ہر وقت ہر زمانے مین برابر پایا جاتا ہے جسقدر طعام ہنود پارسی اہل کتاب وغیرہ کہاتے ہین ہرگز کوئی مسلمان نہین کہا سکتا اگر کوئی انہین زیادہ کہاتا ہے تو سمجہو کہ سگ زرد برادر شغال ہے جاہل لوگ زیادہ کہانے پر فخر کیا کرتے ہین کوئی کہتا ہے ہم اتنا دودہ پی جاتے ہین کوئی کہتا ہے کہ ایک بکرے کے کباب اوڑا جاتے ہین بعض ایک دو گوسفند کی یخنی نوشجان کرجاتے ہین بعض علاوہ طعام صبح وشام کے سیر دو سیر آدہ سیر میوہ چکہہ جاتے ہین قیامت کے دن سب سے زیادہ بہوکے پیاسے یہی لوگ ہونگے ایسے اشخاص دنیا مین بہی کئی بار بیت الخلا کو جاتے ہین زیادہ طواف انکا اسی پاخانے مین ہوا

کرتا ہے ۵

جز خوردن و خواب چون نداری کاری	گوش تو ازین دراز تر بایستے

حالانکہ حدیث مقدام بن معدیکرب مین مرفوعاً آچکا ہے کہ نہین بہرا کسی آدمی نے کوئی
برتن بدتر شکم سے کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدہا رکہین پہر اگر یہہ
نہ بن سکے تو تہائی کہانے کے لئے تہائی پانی کے لئے تہائی سانس کیواسطے باقی رکہے رواہ
الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان ابی جحیفہ کہتے ہین مین روٹی گوشت کا ثرید
کہاکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا ڈکار لینے لگا فرمایا ڈکار روک سب سے
زیادہ سیر شکم دنیا مین سب سے زیادہ بہوکا دن قیامت کے ہوگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد
کہا ہے ورواہ البزار باسناد رواتہ ثقات وابن ابی الدنیا والطبرانی والبیہقی
ابی جحیفہ نے کہا تیس برس ہوئے کہ جب سے ہین پہر پیٹ بہر کے نہ کہایا عائشہ نے کہا سب سے پہلے
جو بلا اس امت مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلی پیٹ بہر کر کہانا ہے قوم نے
جب شکم کہایا بدن پر موٹا پا چڑہا تو دل تو ضعیف ہوگیا شہوت گہس پڑی رواہ البخاری
فی کتاب الضعفاء وابن ابی الدنیا فی کتاب الجوع جعدہ کی روایت مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکمرد بزرگ شکم کو دیکہا اونگلی سے اشارہ کرکے فرمایا
یہہ کلانی اگر کسی دوسرے کام مین ہوتی تو کیا اچہا ہوتا رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی
باسناد جید والحاکم والبیہقی پیٹ جب ہی بڑہتا ہے کہ کہانا زیادہ کہایا کرے یہہ
دلیل ہے حرص وشہوت کی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے قیامت کے دن ایک بڑے
لنبے آدمی کو لاوینگے جو بہت سا کہاتا پیتا تہا وہ اللہ کے نزدیک برابر ایک پر پشہ کے نہ ٹہیریگا
تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا رواہ البیہقی
ورواہ الشیخان باختصار معلوم ہوا کہ یہہ جو مشہور ہے کہ الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی
یہہ باعتبار دنیا کے ہے کہ موٹا شخص دیکہنے مین بہاری بہرکم نظر آتا ہے نہ باعتبار آخرت کے

کہ وہان بالکل حقیر وسبک ہوگا **فائدہ** عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھکو دیکھا کہ مینے ایک دن مین دو بار کھایا فرمایا اے عائشہ کیا تو یہہ چاہتی ہے
کہ تجھکو کوئی شغل نہو مگر اسی پیٹ کا ایک دن مین دو بار کھانا اسراف ہے اللہ مسرفونکو
دوست نہین رکھتا اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند مین ابن لہیعہ ہے دوسری
روایت اس لفظ سے ہے کہ اے عائشہ دنیا نے تیرے شکم کو پکڑا ایک دن مین ایک بار
سے زیادہ کھانا اسراف ہے واللہ لا یحب المسرفین معلوم ہوا کہ جو لوگ ایک دن مین
کئی بار کھاتے ہین ہر وقت اونکا مونہہ چلا کرتا ہے کبھی میوہ خوری ہے کبھی طعام خوری
کبھی شیرینی کبھی بقول یہہ سب مسرف ہین دن مین ایک بار رات مین ایک بار جلد دو بار
کھانا کافی ہے اسیطرح ایک یا دو طرح کا طعام بس ہے رنگ برنگ کے کھانے طیار کرانا
داخل اسراف ہے حدیث انس بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے کہ منجملہ اسراف کے ہے یہہ بات
کہ جس کسی چیز کو تیرا جی چاہے تو اوسکو کھاوے رواہ ابن ماجۃ وابن ابی الدنیا
حاکم نے کہا اسکی سند صحیح ہے ابو برزہ کا لفظ یہہ ہے ہین نہین ڈرتا تمپر مگر انہین شہوات
غی سے جو کہ بطون وفروج اور مضلات ہوئی سے ہوتے ہین اسکو احمد وطبرانی وبزار نے
روایت کیا ہے بعض اسانید کے رجال ثقات ہین عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کھاؤ پیو صدقہ دو جبتک کہ اسراف واترانے
کا میل نہو اسکو نسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے جب معاذ بن جبل کو طرف یمن کے بھیجا
فرمایا خبردار کبھی چین نکرنا اللہ کے بندے چین اوڑانے والے نہین ہوتے رواہ احمد
والبیہقی ورواۃ احمد ثقات عمر بن خطاب نے جابر کے پاس گوشت دیکھکر فرمایا یہہ آیت
کہان گئی اذهبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بها اسکو مالک نے روایت
کیا ہے طعام کا اہتمام کرنا طرح طرح پر پکانا بار بار کھانا خلاف مقصد شارع ہے یہہ کام
اونہین کو زیبا ہے جو بندۂ شکم بندۂ دینار ودرہم ہین یہہ اپنا حصہ دنیا مین پورا کرلیتے

ہین آخرت ہین کچھہ حصہ انکے لئے نہین ہے ؛

بشارت بر عدم قبول دعوت طعام ولیمہ وغیرہ

حدیث ابی ہریرہ ہین آیا ہے بدترین طعام طعام ولیمہ ہے جسمین اغنیا ربلائے جاوین مسکین چھوڑے جاوین رواہ الشیخان وغیرھما امرا ر روسا ر ولیمہ ہین بڑی دہوم دہام کرتے ہین ناموری کے لیے رنگین کاغذ پراذن دعوت لکھکر اغنیا ر وآسودہ لوگون کو بلاتے کہلاتے ہین مساکین وطلبہ علم کو نہین پوچھتے سو ایسا کہانا بدترین طعام ہوتا ہے دعوت ولیمہ کا قبول کرنا واجب ہے کہانا شرط نہین بے بلائے جانا ایسا ہے جیسے کوئی چور گیا لیٹرا ہن کرکے باہر نکلا یہہ مضمون حدیث ابن عمر ہین مرفوعاً آیا ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طعام سے ان دو آدمیون کے جو فخر کے لئے کہلاتے ہین انکا کہانا نہ کہاوے رواہ ابو داؤد آجکل بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص نے عمدہ عمدہ کہانے پکوا کر کسیکی دعوت کی دوسرے شخص نے سنکر اوس سے زیادہ عمدہ طعام طیار کرایا سب ہین تعریف ہوئی کہ اوسکی یا انکی دعوت بہت بڑہکر ہے پلاؤ کے لیے چاول دہلی پشاور سے منگائے گئے چاول سے زیادہ دام کرائے ہین صرف ہوئے وعلی ہذا القیاس سو کہانا اس طعام فخر ومباہات کا حرام ہے ؛

بشارت بر عدم شستن دستہا از طعام

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شیطان حساس لحاس ہے تم ڈرو اپنی جان پر جو کوئی سو رہا اور اوسکے ہاتہ مین چکنائی تہی پہر کچہہ آفت اوسکو پہونچی تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کرے رواہ الترمذی والحاکم ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے آبوسعید کی حدیث مین صراحت آئی ہے

برص کی یعنی چکنے ہاتھ سو رہنا ہاتھ بعد کہانا کہانے کے نہ دہونا موجب مرض برص کا ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن؛

بشارت بر اختیار عہدۂ قضا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بے چہری ذبح ہوا رواہ ابوداؤد والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن غریب وابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی قاضی ہونے سے دین برباد ہوجاتا ہے واجبی انصاف نہوسکیگا جب نہوا تو ہلاکت ہے بریدہ کا لفظ مرفوع یون ہے قاضی تین قسم کے ہوتے ہین ایک جنت مین جاویگا دو نار مین جنت والا وہ قاضی ہے جس نے حق پہچانا حق کے موافق حکم دیا دوزخ والے وہ ہین جس نے حق پہچانا مگر ظالمانہ حکم دیا دوسرا وہ ہے جو جاہلانہ حکم دیتا ہے یہہ دونون جہنم مین جاوینگے رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ قاضی کہتے ہین حاکم کو قضا کہتے ہین حکم کو اس لفظ مین سلاطین وامراء سلاطین واہلکاران ریاست جو طرف سے رؤسا کے واسطے فصل خصومات رعایا وغیرہم کے مقرر ہوتے ہین سب کے سب داخل ہین آجکل کوئی بادشاہ رئیس حق شناس نہین ہے اگر اتفاقاً کسی کو کوئی مسئلہ حق معلوم بہی ہوجاتا ہے تو بہی وہ موافق اوسکے حکم نہین کرتا خصوصاً اپنی برادری والون پہ ورنہ سارے حکام جاہل مطلق ہین سارے حکم جہل وجور کے صادر کرتے ہین ان سب کی جگہ بالیقین دوزخ ہے کاش یہہ اتنا ہی کرتے کہ اگر خود جاہل ہین تو کسی عالم قرآن وحدیث سے حکم اوس معاملہ کا دریافت کرکے جاری کرتے ضد وحمیت جاہلانہ ترک کردیتے شاید اللہ انپر رحم کرتا یہہ مضمون کہ قاضی وحاکم تین قسم مذکور پر ہوتے ہین اور بہی کئی حدیثون مین آیا ہے **فائدہ** حدیث عوف بن مالک مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول امارت کا ملامت ہے ثانی اوسکا ندامت ہے ثالث اوسکا عذاب

دن قیامت کے مگر جسنے عدل کیا اور کیونکر عدل کریگا ساتھ اقربا اپنے کے رواہ البزار
والطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح یہاسے فرمایا کہ جو اتفاقاً بعض امرا رؤسا عادل
ہوتے ہین تو اونکا عدل غیرون کے حق مین ہوتا ہے مگر اپنے بہائی بند رشتہ دار برادری
والون مین وہ عدل نہین کرتے خواہی نخواہی اونکی رعایت مین انصاف کو چھوڑ دیتے ہین
سو اس ترک عدل پر اونکو عذاب الیم ہوگا ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ امارت کا اول ملامت
ہے اوسط غرامت ہے آخر عذاب قیامت ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن ابو امامہ
نے مرفوعاً کہا ہے کہ کوئی آدمی نہین ہے جو والی ہوا ہے دس آدمی یا زیادہ کا مگر آویگا
پاس اللہ کے دن قیامت کو ہاتھ اوسکا گردن سے بندہا ہوگا اب خواہ نیکی اوسکو رہائی
بخشے یا گناہ اوسکو ہلاک کردے شروع امارت کا ملامت ہے بیچ اوسکا پشیمانی ہے انجام اوسکا
رسوائی روز قیامت کی ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے سوا یزید بن مالک کے سب راوی
اسکے ثقہ ہین بشر بن عاصم کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے
جو شخص والی ہوا کسی امر مسلمین کا اوسکو دن قیامت کے لاکر جہنم کے پل پر کہڑا کرینگے اگر محسن
تھا نجات پاویگا اگر مسیٔ تھا پل ٹوٹ جاویگا یہہ شخص ستر برس کی راہ تک نیچے اوسکے گر جاویگا
رواہ الطبرانی والیان ملک کے لئے جو ظالم فاسق ہین اس حدیث مین بہت بڑی بشارت
ہے اسلیے کہ عوض چند روز کے ظلم وفسق کے ستر برس کی راہ تک جہنم کی جڑ مین دہستے چلے جاوینگے
دنیا مین بہت جئے تو یہی ساٹھہ ستر برس اب اسیقدر مدت تک خندق نار مین چلنا چاہیئے پھر
عذاب نار چکہنا ایک دوسرا مزہ ہے ابوذر سے فرمایا مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون مین تیرے
لئے وہی چاہتا ہون جو اپنے لئے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بہی حکمرانی نکر نہ کسی یتیم کے مال کا
والی بن رواہ مسلم وابوداؤد والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ابوہریرہ سے کہا تم
لوگ حرص کرتے ہو امارت پر یہہ امارت دن قیامت کے ندامت ہوگی دودھ پلانے والی
اچھی ہوتی ہے دودھ چھوڑانے والی بری لگتی ہے رواہ البخاری والنسائی یعنی آج تو امارت

کا مزہ ملتا ہے کل جب اوسپر عذاب ہوگا تو برا لگیگا عبد الرحمن بن سمرہ سے فرمایا تو امارت نہ مانگنا اگر بے مانگے ملیگی تو تیری مدد کیجاویگی اگر مانگنے سے ملیگی تو اوسی کے سپرد کردیا جاویگا الحدیث رواہ الشیخان ؞

بشارت بر ظلم و جور رعایا وغیرہ

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک ساعت کا جور حکم مین سخت تر زیادہ تر ہے نزدیک خدا کے ساٹھ برس کے گناہون سے رواہ الاصبہانی ابو سعید کا یہ لفظ ہے کہ دشمن ترین مردم اور بعید ترین خلق نزدیک خدا کے مجلس سے امام جائر ہے رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ سب سے زیادہ و سخت عذاب مین دن قیامت کو پادشاہ ظالم ہوگا اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے امام جائر کو دن قیامت کے لائین گے رعیت اوس سے جھگڑا کریگی حجت مین اوسپر غالب آجاویگی اوس امام سے کہین گے جاؤ ایک پورا گوشہ جہنم کے گوشون مین سے بھرو رواہ البزار اسکی سند مین نکارت ہے مگر مضمون صحیح ہے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث مرفوع مین یہ بھی آیا ہے کہ امام جائر کی نماز قبول نہین ہوتی اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ تین شخصون کا کلمہ پڑھنا بھی قبول نہین ہوتا منجملہ اونکے ایک امام جائر ہے یعنی امیر رئیس ظالم اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے یہ سختی اس شخص پر شاید اسلیے ہے کہ ظلم سے حقوق عباد کو ضائع کیا ہے یہ حقوق نہ نری توبہ کر لے سے معاف ہوتے ہین نہ خدا انکو بخشتا ہے جبتک کہ صاحب حق درگذر نکرے یا اپنا حق نہ لیلے یہ ظلم عام ہے اس سے کہ امیر رعیت پر کرے یا مالک غلام پر یا شوہر جورو پر یا جورو شوہر پر غرضکہ جسنے جو حق شرعی جس کسی کا ادا نہ کیا صاحب حق کو ستایا تو اوسکی نماز قبول نہین نماز کیسی سرے سے کلمہ شہادت کا اقرار بھی برباد ہے یہ بہت بڑی بشارت عمدہ ہے واسطے ظالمو نکے

مرد ہون یا عورت حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو حکم مین عدل نہین کرتا اوسپر لعنت ہے
خدا و ملائکہ و سارے لوگون کی رواہ احمد باسناد جید واللفظ لہ وابو یعلی والطبرانی
ابو موسی کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اوسکا نفل و فرض بہی قبول نہین رواہ احمد و رواتہ
ثقات والبزار والطبرانی حدیث ابن ابی اوفی مین آیا ہے کہ اللہ ساتھہ ہے قاضی
کے جب تک کہ جور نہین کیا ہے جب جور کیا تو خدا الگ ہوا شیطان آلگا رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وابن حبان حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ اوس سے بیزار ہوجاتا ہے معقل بن
یسار کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص کسی گروہ کا
میری امت مین سے والی ہوا قلیل ہو یا کثیر پہر اوسنے اونمین عدل نہ کیا تو ڈالیگا اوسکو
اللہ تعالے اوندہے مونہہ آتش دوزخ مین رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد
یہہ مضمون حدیث صحیحین مین بہی آیا ہے مگر اور لفظ سے جہنم مین ایک جنگل ہے اوسکو ہبہب کہتے
ہین اللہ پر حق ہے کہ ہر جبر کرنے والیکو اوسمین بسائے اسکو طبرانی نے باسناد حسن روایت
کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے و رواہ ابو یعلی کلھم عن ابی موسی رضی اللہ عنہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والی ظالم پر بد دعا کی ہے عائشہ کہتی ہین میرے گہر
مین یہہ کہا اے اللہ جو کوئی والی ہوا کسی کام کا میری امت مین پہر اوسنے اونپر سختی کی
تو تو سختی کر اوسپر اسکو مسلم و نسائی نے روایت کیا ہے ابو عوانہ کا لفظ یہہ ہے فعلیہ بہلۃ
اللہ یعنی اوسپر خدا کی لعنت ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ جو کوئی والی ہوا کسی امر
امت کا پہر اونکو مثل اپنی جان کے نگاہ نہ رکہا تو وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا رواہ الطبرانی
معقل بن یسار کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ جو راعی رعیت کا خائن ہے وہ جسدن مریگا
جنت اوسپر حرام ہوگی رواہ الشیخان ابو مریم کا لفظ یہہ ہے کہ جو والی حاجت و فقر و
کاروبار مسلمین سے پردہ مین رہیگا اللہ تعالے دن قیامت کو اوسکی حاجت و فقر سے حجاب
کریگا رواہ ابو داؤد اسکا مطلب یہہ ہے کہ والی ملک حاجتمندونکو اپنے دربار مین

آنے سے نہ روکے سبکی سنے سب کا کام کرے امرا ورؤسا ر ملوک کے دربار مین غالباً
سوے ارکان و وزرار دولت کے کسی کا گذر نہین ہوسکتا کسی کی رسائی نہین ہوتی اہلکار
درمیانی طرح طرح کے ظلم کرتے ہین اسلئے حاکم ہر غریب کی فریاد سنے انصاف کرے ورنہ
خدا اوسکے کام سے موںہہ پھیر لیگا اوسکو اپنے روبرو آنے نہ دیگا یہہ مضمون کئی حدیثون
مین آیا ہے اسیلئے ولایت عورت کی صحیح نہین ہے کہ وہ ترک پردہ کا نہین کرسکتی ہے والی
کو بے پردہ ہونا چاہیے سو ایسی صورت مین طرف سے عورت کے کوئی امین ستدین دربار
کرے سب کی سنے تاکہ اوسکو اس گناہ و عذاب سے نجات حاصل ہو حدیث معاویہ مین آیا
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی والی اپنا دروازہ مسکین
مظلوم حاجتمند سے بند کرلیتا ہے تو اللہ تعالےٰ دروازہ اپنی رحمت کا اوسکی حاجت
سے جسوقت کہ وہ سخت محتاج طرف اوسکے ہوگا بند کرلیگا رواہ احمد باسناد حسن
وابویعلی غرضکہ مناقب و فضائل ظلم و جور و خیانت امرا و رؤسا کے بیحد و بیحساب
ہین شاید قیامت مین انسے بڑھکر کوئی بختاور صاحب اقبال نصیب مند ہوگا ٭

بشارت بر مقرر کردن مرد شریر بر رعیت

ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو کسی
گروہ و جماعت پر اور اوس جماعت مین کوئی اس شخص سے بہتر آدمی موجود ہے تو اوس نے
خیانت کی خدا و رسول اور سارے اہل ایمان کی اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے امرار
ورؤسا رکے غالباً خوان و اہلکار و ارکان ایسے ہی ہوتے ہین کیہ دیدہ و دانستہ چالاک
رشوت خوار فاسق فاجر لوگون کو عہدے دیتے ہین رعایا مین متدین متقی ذی علم لوگ
موجود ہوتے ہین اونکو امور مسلمین و معاملات رعایا پر مقرر نہین کرتے سو یہہ خدا اور رسول
وایمان سکے چوٹٹے ہین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو جب عامل شام

کہا تو کہا اے یزید شام مین تمہاری قرابت ہے عجب نہین کہ تم اونہین کو امارت و عہدے بخشو مجھکو زیادہ ڈر تم سے اسی بات کا ہے کیونکہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا ہے فرماتے تھے کہ جو کوئی والی ہوا امر مسلمین کا پھر اوسنے اونپر کسی شخص کو بوجہ قرابت کے امیر حاکم بنایا تو اوسپر خدا کی لعنت ہے اللہ نہ اوسکا نفل قبول کرتا ہے نہ فرض یہانتک کہ وہ جہنم مین داخل ہوتا ہے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ہر سلطنت و ریاست مین یہی دستور ہے کہ قرابت والونکا عروج چاہتے ہین انہین کی حکومت پسند کرتے ہین سو قرابت و محبت کے سببسے کسی ظالم فاسق کو امیر بنانا موجب دخول جہنم کا ہے علاوہ اسکے جب رئیس و امیر کے گھر ہی مین سب عہدے منصب تقسیم ہوئے تو اب انصاف کی کیا امید رہی رعایا جنکے حقوق بیت المال پر واجب ہین وہ سب محروم ہوئے ساری دولت وآمدنی برادری پر صرف ہو گئی اسکے جلدے مین انکے لئے دوزخ طیار کر رکھی گئی ہے فقط آنکھ بند ہونے کی دیر ہے کیونکہ قبر یا تو ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے دوزخ کے گڑہون مین سے ؁

بشارت از برائے رشوت دہندگان و گیرندگان

ابن عمر ونے کہا لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی و مرتشی پر اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لعنت ہے خدا کی راشی و مرتشی پر رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد دوسری روایت یون ہے کہ راشی و مرتشی جہنم مین ہین رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات معروفون ورواہ البزار بلفظہ من حدیث عبد الرحمن بن عوف ثوبان کی حدیث مین ہمراہ لعنت راشی مرتشی کے رائش کو بھی زیادہ کیا ہے رواہ احمد والبزار والطبرانی راشی وہ جو رشوت دے مرتشی وہ جو رشوت لے رائش وہ جو رشوت دلوا دے بیچ مین

ملعون ہین لائق جہنم ہین اپر لعنت بہت حدیثون مین آئی ہے اہلکاران ریاست ارکان دولت جو بے حلق کہاتے ہین نہ مدعی سے چہوڑین نہ مدعی علیہ سے بلکہ نہ گواہان مقدمہ سے کہان ہین ذرا آئین اس مژدۂ فرحت بخش کی خریداری جان ودل سے کرین جو کچہہ کمایا ہے جلد کمالین ورنہ پہر یہہ سونے کی چڑیا ہاتہہ سے نکل جاویگی ابن مسعود کی روایت مین یون ہے کہ رشوت لینا حکم دینے مین کفر ہے لوگون مین حرام ہے رواہ الطبرانی باسناد صحیح موقوفاً یعنی لوگ اسکو فقط حرام سمجہکر کچہہ اس قسم کے لینے دینے کی پرواہ نہین کرتے مگر درحقیقت یہہ کام کفر کا ہے اسکے پیچہے ایمان کہوبیٹہتے ہین ابو ہریرہ نے کہا لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی ومرتشی پر حکم مین رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم حاکم نے اس روایت مین رائش کو بہی زیادہ کیا ہے جو دونون کے بیچ مین ساعی ہوکر رشوت دلواتا ہے ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ بیشک لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی ومرتشی فی الحکم پر رواہ الطبرانی باسناد جید ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی والی ہوا دس آدمی کا پہر اونمین حکم جاری کیا خواہ اونکی پسند کا یا ناخوشی کا اوسکو مشکین باندہکر لاوینگے اگر عدل کیا ہے رشوت نہین لی ہے ظلم سے بچا ہے تو ہاتہہ کہولدینگے اور جو حکم خلاف ما انزل اللہ کیا ہے رشوت لی ہے تو اوسکا بایان ہاتہہ سیدہے ہاتہہ سے جکڑ بند کرینگے پہر جہنم کے اندر پہینکدینگے پانسو برس تک تہ مین جہنم کی نہ پہونچیگا اسکو حاکم نے روایت کیا ہے سچ تو یہہ ہے کہ ایسی نوید بہجت جاوید سوائے اقبالمندون کے دوسرے کو نصیب نہین ہوتی عمال ریاست ارکان سلطنت کہان ہین اونکو یہہ مژدہ مبارک ہو ہمکو نامبارک اللہم آمین ؂

بشارت برظلم وبردعاء مظلوم ازبرائے ظالم

حدیث ابی ذر مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا اے میرے بندو حرام کیا ہے مینے

ظلم اپنی جان پر اور تمپر بھی حرام کیا ہے سو تم ظلم نکرو اسکو ترمذی و ابن ماجہ و مسلم نے
روایت کیا ہے یہہ حدیث قدسی بہت طویل ہے ریاض المرتاض مین اسکی شرح ایک جزو کامل
سے زیادہ مین مفصلاً لکھی گئی ہے علامہ شوکانی رح کی شرح کا نام نثر الجوہر فی شرح حدیث
ابی ذر ہے جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بچو تم ظلم سے بیشک
ظلم اندھیرا ہے دن قیامت کے رواہ مسلم وغیرہ یعنی اوس دن سب لوگ روشنی
مین ہونگے مگر ظالمونکو کوئی چیز نہ سوجھیگی انکے لیے اندھیرا ہوگا یا دوزخ کے اندھیرے طبقے
مین بند کیے جاوینگے اب وہ وقت آیا ہے کہ ظلم کا نام عدل عمل کا نام ظلم رکھا گیا ہے
حکومت کفر و شرک کو نئی روشنی کہتے ہین جو عین ظلمت اور خالص تاریکی ہے ابو ہریرہ کا
لفظ مرفوع یہہ ہے ایاکم والظلم فان الظلم ھو الظلمات یوم القیامۃ رواہ ابن
حبان والحاکم یہہ لفظ کئی حدیثون مین آیا ہے ہر جگہہ ظلم کو ظلمات ٹھیرایا ہے حدیث مرفوع
ابن مسعود سے معلوم ہوا کہ ظالم کی دعا قبول نہین ہوتی نہ اوسکے مانگنے سے پانی برستا
ہے نہ کسیطرح کی مدد ملتی ہے رواہ الطبرانی ابو امامہ کی روایت سے مرفوعاً ثابت
ہوا کہ ظالم کی شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نکرینگے رواہ الطبرانی
و رجالہ ثقات کوئی ظلم شرک سے بڑھکر نہین ہے یہہ پیر پرست گور پرست بدعتی جو شفاعت
پر تکیہ کیے ہوئے بیٹھے ہین انکو یہہ مژدہ قبول کرنا فرض ہے کہ یہہ شفاعت سے محروم
رکھے گئے ہین ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہین کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے
تو پھر نہین چھوڑتا پھر یہہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی
ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید رواہ البخاری ومسلم والترمذی ہر ظالم
کی مہلت کا اندازہ خدا ہی کو معلوم ہے کسی قوم ظالم کو صدہا سال کی مہلت دیتا ہے
کسی ظالم کو چند روز کی کسی کو شاید قیامت تک کی مہلت بھی ملتی ہے جو مقتضاے حال و
حکمت آلہی ہوتا ہے وہی ظہور مین آتا ہے حدیث مرفوع ابن مسعود سے معلوم ہوا کہ

ظالم کی نیکیاں مظلوم کو مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جاوینگے رواہ احمد والطبرانی
باسناد حسن ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسکے پاس کوئی مظلمہ کسی برادر مسلمان
کا ہو آبرو یا کسی اور چیز کا تو وہ آج ہیں اوس سے معاف کرالے پہلے اس سے کہ
کوئی دینار و درہم وہان نہوگا بلکہ جو عمل صالح اسکا ہوگا وہ بمقدار ظلم لیکر مظلوم
کو دینگے اگر ظالم کے حسنات نہونگے تو اوسکے سئیات ظالم کو دینگے رواہ البخاری
والترمذی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے کہا
وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو نہ کچھہ متاع فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آویگا
دن قیامت کے نماز روزہ زکوۃ لیکر اوسنے کسیکو گالی دی ہے کسیکو تہمت زنا لگائی ہے
کسی کا خون کیا ہے کسیکو مارا پیٹا ہے سو اونکو اسکے حسنات دئے جاوینگے اگر یہہ حسنات
قبل ختم مؤاخذہ کے ہوچکین گے تو اون لوگون کی خطائین لیکر اسپر ڈالینگے پھر اوسکو آگ
مین جھونکین گے رواہ مسلم والترمذی ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب معاذ کو طرف یمن کے بھیجا فرمایا بچ بد دعاے مظلوم سے اللہ کے
اور اس بد دعا کے بیچ مین کوئی پردہ نہین ہے رواہ الشیخان ومسلم وابوداؤد
والنسائی ہ

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن | اجابت از در حق بہر استقبال می آید

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ بد دعاے مظلوم کو بادل کے اوپر اوٹھا لیتا ہے
آسمانون کے دروازے اوسکے لئے کہولدیتا ہے فرماتا ہے مجھکو قسم ہے اپنی عزت کی
کہ مین مدد کرونگا تیری گو بعد ایک زمانے کے ہو رواہ احمد والترمذی وحسنہ
وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بچو بد دعاے مظلوم سے یہہ دعا آسمان پر شعلہ کی طرح چڑھجاتی
ہے رواہ الحاکم ہ

آتش سوزان نہ کند با سپند		آنچہ کند دود دل دردمند

بلکہ حدیث ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مظلوم کی دعا مقبول ہے اگرچہ فاجرہی کیون نہو اوسکا فجور اوسکی جان پر ہے رواہ احمد باسناد حسن علی رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے اللہ فرماتا ہے سخت ہوتا ہے غضب میرا اوس شخص پر جسنے ظلم کیا کسی ایسے شخص پر جو سوا میرے کوئی مددگار نہین پاتا رواہ الطبرانی اے اللہ تو جانتا ہے کہ سوا تیرے میرا کوئی مددگار نہین ہے تو ظالمونکو کفایت کریگا الیس اللہ بکاف عبدہ ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالے کہتا ہے مجھکو قسم ہے میری عزت وجلال کی مین بدلا لونگا ظالم سے جلدی یا دیر مین اور بدلا لونگا اوس شخص سے جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اوسکی مدد کرنے پر قادر تھا مگر مدد نہ کی رواہ ابو الشیخ حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے تو مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے کہا مظلوم کی تو مین مدد کرونگا ظالم کی کسطرح مدد کرون فرمایا تو اوسکو روک اور منع کر ظلم سے کہ یہی اوسکی مدد ہے رواہ الشیخان ؂

بشارت بر دخول بر ظالمان

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی آیا دروازے پر سلطان کے وہ فتنے مین پڑا بندہ جتنا سلطان سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے اوتنا ہی اللہ سے دور ہوتا جاتا ہے رواہ احمد باسناد ین رواۃ احدہما رواۃ الصحیح اس حدیث مین مقربان سلطنت کو مژدہ بُعد خدا سے دیا گیا ہے فی الواقع جو فتنے ان لوگون مین ہوتے ہین خصوصاً آفات دین خرابی اسلام وہ اونمین نہین ہوتے جو درگاہ سلاطین بارگاہ ملوک سے الگ رہتے ہین یہہ مضمون کہ جو کوئی پاس سلطان کے آیا وہ فتنے مین پڑا حدیث مرفوع ابن عباس مین بھی نزدیک ابوداؤد و ترمذی و نسائی کے آیا ہے ترمذی نے

اس حدیث کو حسن کہا ہے اس سے زیادہ تفصیل اس بشارت کی حدیث جابر بن عبد اللہ مین آئی ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا اللہ تجھکو امارت سفہار سے
پناہ مین رکھے انھون نے کہا امارت سفہار کیا ہے فرمایا میرے بعد امیر ہونگے جو میری ہدایت
پر نہ چلین گے نہ میری سنت پر رہین گے جس نے انکے جھوٹ کی تصدیق کی انکے ظلم پر مدد کی
وہ ہم مین سے نہین ہے نہ ہم اونمین سے ہین یہ میرے حوض پر نہ آوینگے رواہ احمد والبزار
ورواتھما صحیح بہم فی الصحیح یہ مضمون کئی حدیثون مین نزدیک اہل سنن وغیرہ کے
آیا ہے اسمین اہلکاران وارکان ریاست کی بد انجامی کا ذکر کیا ہے کہ انکی عاقبت خراب
ہوتی ہے نہ حوض پر آنے پاوینگے نہ مسلمانون مین انکا شمار ہوگا اگرچہ ظاہر مین دعوی اسلام
کا رکھتے ہین ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ میری امت
کے قریب ہے کہ دین کے فقیہ بنین گے قرآن پڑہین گے کہین گے چلو ہم پاس امیرون
کے جاوین کچھ دنیا حاصل کرین دین مین اونسے الگ رہین سو یہ نہوگا جسطرح کہ کانٹے کے
درخت سے کانٹا ہی لیا جاتا ہے اسیطرح امیرون کے قرب سے خطائین ہی حاصل ہوتے
ہین اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے سارے راوی ثقہ ہین مراد وہ عالم دنیادار واہل
ہین جو دنیا کمانے کو مصاحب مقرب اہلکار ریاست ارکان سلطنت کے بنتے ہین انکو یہ
خیال ہے کہ ہم فقط انکے شریک حال اسی دنیا مین ہین ہمارا دین الگ انکا دین الگ ہے
سو یہ خیر سلا بلکہ گناہ مین وہ امیر اور یہ مولوی و پیر دونون یکسان ہین قرآن شریف مین
آیا ہے احشروا الذین ظلموا وازواجہم امراء کے جیسے علماء ازواج ہین دونون کا
حشر ایک ہی ساتھ ہوگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ جتنے منصب وعہدے پادشاہی کے ہین
اونکو غالبا فقہا نے اختیار کیا تھا محدثین کو خدا نے اس بلا سے اکثر بچایا اور ہمیشہ
بچاتا ہے وللہ الحمد

بشارت بر اعانت مبطل وغیرہ

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسکی سفارش کسی حد مین حدود اللہ سے حائل ہوئی اوسنے خدا سے ضد باندہی اور جسنے کسی باطل امر مین خصومت کی اور وہ جانتا ہے تو ہمیشہ خدا کے غصے مین ہے یہانتک کہ باز آوے اور جسنے کہی کوئی بات کسی مومن کے حق مین جو اوسمین نہین ہے تو اوسکو نچوڑ اہل نار کا پلایا جاویگا رواہ ابوداؤد والطبرانی باسناد جید نحوہ جب کوئی ذی عزت یا آبرودار چوری زناکاری قتل کرتا ہے تو امیر و حاکم سے سفارش کرکے یا روپیہ خرچ کرکے اوسکو سزا سے بچاتے ہین یہہ سفارش حرام قطعی ہے لہذا سے برخلافی ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین مثال اوس شخص کی جو مدد اپنی قوم کی کسی ناحق امر پر کرتا ہے ایسے ہی جیسے ایک اونٹ کوئین مین گر گیا ہو وہ اوسمین سے نکلنے کے لیے پڑا ہوا اپنی دم ہلاتا ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان مضمون ان دونون حدیث کا اور بہت حدیثون مین باسناد صحیح وحسن آیا ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً یہہ بھی فرمایا ہے کہ جسنے مدد کی ظالم کی باطل پر کہ کسی حق کو مٹاوے تو اللہ ورسول کا ذمہ اوس سے بری ہے رواہ الطبرانی والاصفہانی آج جھوٹے گواہ سیکڑون حقوق لٹاتے ہین مدعیان کاذب غریب لوگون کو لوٹتے ہین ہزارون جھوٹے مقدمے بنتے ہین انسے ذمہ خدا ورسول کا بری ہے یہہ بشارت انکے لیے بہت بڑی ہے اوس بن شرحبیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو ہمراہ ظالم کے اوسکی مدد کے لیے چلا وہ اسلام سے نکل گیا رواہ الطبرانی وھو حدیث غریب غریب ایک قسم ہے حدیث صحیح کی ✦

بشارت برارضائے خلق باسخط خالق

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ جسنے ناراض کیا اللہ کو لوگون کے راضی رکہنے کو اوسکی خفا ہوتا ہے اوس سے اللہ اور خفا کرا دیتا ہے اوسپر اوس شخص کو جسے اسنے راضی رکہا تہا اللہ کو ناراض کرکے رواہ الطبرانی باسناد جید قوی جابر بن عبداللہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے

جس نے راضی رکہا سلطان کو اوس امر پر جسکو اللہ پسند نہین کرتا تو یہہ شخص خدا کے دین سے
باہر ہوگیا رواہ الحاکم اسکے راوی ثقہ ہین عائشہ کی حدیث مین مرفوعًا یون آیا ہے
جس نے تعریف چاہی اپنے لوگون سے خدا کا عصیان کرکے تو اوسکا حامد اوسکی مذمت کرنے
لگے گا رواہ البزار امرا اور رؤسا کے دربار و مجالس مین جتنے لوگ آتے جاتے ہین وہ
ہمیشہ انکی مرضی کو خدا کی مرضی پر مقدم رکہتے ہین انکی ہر بات کو سچا اچہا کہتے ہین رات دن
خوشامد مین رہتے ہین یہہ درحقیقت مسلمان نہین ہین جسطرح وہ امرا بہی مسلمان نہین
یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا عبد اللہ بن عصمہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے جو دوست ہوا لوگون کا بسبب اوس امر کے جسکو وہ دوست رکہتے ہین اور
خلاف کیا اللہ کا تو جس دن قیامت مین اللہ سے ملیگا اللہ تعالیٰ اوسپر غضبناک ہوگا
رواہ الطبرانی جاہلون مین ہر دل عزیز ہونا بڑی تعریف کی بات ہے حالانکہ عزیز ہر
آدمی کو وہی شخص ہوتا ہے جو اوسکی چاہتی چیز کو چاہے مثلاً جسکو شراب زنا رقص سرود
محبوب ہے یہہ جب اس کام مین اوسکا شریک حال رہیگا تو اوسکو عزیز ہوگا سو ادنی فاسق
فاجر کا تو بے شبہہ عزیز دوست یار ہوگیا مگر اللہ کا دشمن ٹہیرا آجکل طریقہ آپس کی محبت کا
یہی ہے کہ ہم افعال محب و محبوب ہوکر دین جاوے یا ایمان نہ بچے یا برباد ہوجاوے
انکے لیے تباہی ایمان کی قہر و غضب خدا کا ایک بڑی دولت ہے ❁

بشارت بر ترک رحم و ایذا رسانی

جریر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی رحم
نہین کرتا ہے لوگون پر اللہ اوسپر بہی رحم نہین کرتا اسکو شیخین و ترمذی نے روایت کیا ہے
احمد نے اتنا اور زیادہ کیا کہ جو کوئی کسی کا قصور نہین بخشتا تو اللہ اوسکا قصور بہی نہین
بخشتا یہہ مضمون حدیث ابی سعید مین بہی باسناد صحیح مسند احمد مین آیا ہے بلکہ بروایت مرفوع

ابی موسیٰ یون ہے کہ تم ایماندار نہو گے جب تک کہ رحم نکرو گے صحابہ نے کہا ہم سب رحیم ہین فرمایا
رحم یہہ نہین ہے کہ تم اپنے یار پر رحم کرو بلکہ رحمت عامہ کرو رواہ الطبرانی و رواتہ
رواۃ الصحیح ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے
بجنے والون کی اپنے فعل پر جان بوجھ کر رواہ احمد باسناد جید سب سے زیادہ ضد عورت
کو ہوتی ہے جس بری بات سے اوسکو منع کرو نکرتی ہوگی تو ایسا ضرور ہی ضد سے اوسکو
کریگی اس ضد کا انجام ویل ہے ویل ایک جہنم کا جنگل بھی ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ رحم نہین چھینا جاتا مگر شقی سے رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن حبان
معلوم ہوا کہ بے رحم بدبخت ہوتا ہے معاویہ بن قرہ کی روایت مین آیا ہے ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا مجھکو بکری پر رحم آتا ہے کہ اوسکو حلال کرون فرمایا اگر تو اوسپر رحم کرے گا
تو اللہ تجھپر رحم کریگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ جانور پر بھی رحم کرنا موجب
رحمت خدا کا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا جانوران ہدی و قربانی کے
کبھی کسی جانور کو حلال نہین کیا نہ شکار کھیلا اگرچہ منع نہین ہے اللہ تعالیٰ ہمکو بھی توفیق
اتباع رحمۃ للعالمین مرحمت فرماوے اللہم آمین احادیث صحیحہ مین قتل عصفور سے نہی کی ہے
ایک قصائی بکری گھسیٹے لیے جاتا تھا فرمایا آہستہ لیجا طیر و دجاجہ کے نشانہ بنانے سے منع
کیا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع نزدیک شیخین کے یہہ ہے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوس شخص پر جو کسی شے جاندار کو نشانہ بناوے دوسری روایت مین ہے
کہ ایک عورت داخل جہنم ہوئی اوسنے بلی کو باندہ رکھا تھا نہ کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ حشرات الارض
کو کھاتی رواہ احمد یہہ قصہ کئی طرح پر اسیطرح سے آیا ہے اسکے مقابل مین ایک دوسرا
قصہ یہہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی
نے پیاسے کتے کو کوئین سے پانی موزے مین بھرکر پلایا تھا اللہ نے اوسکا شکر مانا و داخل
جنت کردیا رواہ ابن حبان ومالک ومسلم وابوداؤد **فائدہ** حدیث ابن عباس

مین آیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحریش سے درمیان بہائم کے
رواہ ابوداؤد والترمذی مرغون کا لڑانا بکرون مینڈہونکا لڑانا حرام ہے اسی
طرح باقی جانورون کا **فائدہ** عمار بن یاسر نے مرفوعًا کہا ہے جسنے مارا اپنی مملوک
کو اوس سے قصاص لیا جاویگا دن قیامت کے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات
ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے تہمت لگائی اپنی مملوک کو اوسپر دن قیامت کے حد جاری
کیجاویگی مگر یہہ کہ سچا ہو اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے حدیث
ابی بکر صدیق مین مرفوعًا وارد ہوا ہے کہ بدخلق آدمی جنت مین نہ جاویگا رواہ احمد
وابن ماجۃ والترمذی مراد بدخلقی ہے ساتہہ ممالیک کے **فائدہ** ابن عباس
کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حمار پر دیکہا کہ اوسکے مونہہ پر
داغ دیا ہے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جسنے اسکو داغا رواہ مسلم دوسری روایت مین
یہہ ہے کہ نہی فرمائی ہے مارنے سے مونہہ پر داغ دینے سے مونہہ پر اسکو طبرانی نے باسناد
جید روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے جس سے نہی آئی وہ شے حرام
ہوتی ہے ؎

بشارت بر شہادت زور

حدیث مرفوع ابی بکرہ مین جہوٹی گواہی کو اکبر کبائر کہا ہے شرک کے برابر کہا ہے یہی حکم ہر
جہوٹی بات کا فرمایا ہے رواہ الشیخان والترمذی خریم بن فاتک کا لفظ مرفوعًا یہہ
ہے کہ برابر کی گئی ہے جہوٹی گواہی شرک سے تین بار فرما کر یہہ آیت پڑہی فاجتنبوا
الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ رواہ
ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہوٹ بولنا شرک
باللہ کرنا جہوٹی گواہی دینا برابر ہے اس زمانۂ آخر مین کہ پیش قیامت ہے سچ بولنا

عیب ٹہیر گیا ہے سچا آدمی بیوقوف سمجھا جاتا ہے کم رزق ہوتا ہے جہوٹ بولنا ہنر ٹہیرا ہے اکثر کمائی اسی طرح پیدا ہوتی ہے سوان جہوٹون کو یہہ بشارت مبارک ہو کہ یہہ حکم مشرکین مین ہین شرک سے غرض مشرک کی کوئی نفع عاجل یا آجل ہوتا ہے اسیطرح کاذب جہوٹ بولکر کوئی منفعت دنیا حاصل کرتا ہے اسکا معبود درحقیقت وہی شخص ہے جسکے سامنے اسنے جہوٹ بولکر کچہہ حاصل کیا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جس نے گواہی دی کسی مسلمان پر جسکا وہ اہل نہین ہے تو بنا رکہی اپنی جگہہ دوزخ مین رواہ احمد ورواتہ ثقات اس سے زیادہ اور کیا رتبہ جہوٹی گواہی کا ہوگا کہ شاہد جہنمی ٹہیر جاتا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے نہ جنبش کرینگے پاؤن جہوٹے گواہ کے یہانتک کہ واجب کریگا اللہ اوسکے لئے آتش جہنم کو رواہ ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعًا آیا ہے کہ سچی گواہی کا چہپانا بہی ایسا ہی ہے جیسے جہوٹی گواہی کا دینا رواہ الطبرانی ؛

بشارت بر ترک امر بمعروف و نہی عن المنکر

حدیث مرفوع ابی سعید سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر منکر کو دل سے ہی برا جانے وہ ضعیف الایمان ہے رواہ مسلم والترمذی وابن ماجۃ طارق بن شہاب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کلمہ حق سامنے سلطان کے کہنا افضل جہاد ہے رواہ النسائی باسناد صحیح یہی مضمون حدیث ابی امامۃ مین مرفوعًا نزدیک ابن ماجہ کے باسناد صحیح آیا ہے حذیفہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی تم حکم کرو معروف کا منع کرو منکر سے ورنہ نزدیک ہے کہ بہیجیگا اللہ تمپر عذاب اپنی طرف سے پہر اگر تم دعا ہی کروگے تو قبول نہو گی رواہ الترمذی وحسنہ علماء حق کا تالیف کرنا مسائل حقہ کا بیان کرنا وعظ و تدریس مین مشغول رہنا امر معروف نہی عن المنکر ہے یہہ کام اہل علم کا ہے امرا و رؤسا ریاکار ... بگاڑنا

منکر کا ہاتھہ سے فرض ہے جس جگہہ جس گہر جس شہر مین رسوم محرمہ بدعات مفسدہ دیکہین سبہین
فی الفور اوسکو برباد کر دین ورنہ پہر اسلام کا دعوی نکرین عوام مسلمین کا یہہ کام ہے کہ
بسبب عجز و کمزوری کے دل سے اوس کام کو برا سمجہین مگر اس زمانہ آخر مین سارے
معروف منکر ہو گئے ہین ایسے مجہول و مردود ٹہیرے ہین کہ کیا مقدور کہ کوئی اوسطرف
کسیکو بلا سکے ابہی ایسی بلا سر پر آتی ہے کہ جان و مال و آبرو کا بچانا مشکل پڑ جاتا ہے
سارے منکر معروف ہو گئے ہین سارا جہان اوسمین مبتلا ہے ع ہر کفر کہ کہنہ شد مسلمانی شد
جب کہ حرمین شریفین زادہما شرفہما مین صدہا سال سے طریقہ امر و نہی کا مسدود ہے جہان
بہر کے منکرات مخفی یا ظاہر طور پر وہان ہوتے ہین تو پہر دوسرے کسی شہر گاؤن کا کیا گلہ شکوہ
کیا جاوے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی جاہل بیوقوف لوگ مکے مدینے کی چال ڈہال
دیکہکر وہان کا حال قال منکر سند پکڑتے ہین زیادہ تر گمراہی مین پہنستے ہین یہہ نہین جانتے
کہ حجت شرعی فقط قرآن و حدیث ہے نہ مکہ نہ مدینہ نہ لکہنؤ نہ اجمیر اعوذ باللہ ان
اکون من الجاہلین جریر بن عبد اللہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص کسی ایسی قوم
مین ہے کہ وہ قوم گناہ کرتی ہے اور یہہ باوجود قدرت کے اوس گناہ کو نہین مٹاتا
تو اللہ مرنے سے پہلے اون سب پر عذاب ڈالیگا رواہ ابو داؤد ترک امر بمعروف نہی
عن المنکر پر متعدد حدیثون مین وعدہ عذاب الہی کا آیا ہے زنا سے وبا کا آنا زکوۃ
نہ دینے سے قحط کا پڑنا شراب خواری سے کبہی سور بندر بن جاتا سود خواری سے زور ایمان کا
جاتا رہنا یہہ سب داخل عذاب ہے بنی اسرائیل کے علماء نے جب نصیحت چہوڑ دی خدا نے
اونپر اور بنی اسرائیل پر لعنت کی پہر طرح طرح کی بلا نازل فرمائی یہہ مضمون کئی حدیثون مین
آیا ہے حدیث عرس بن عمیرہ کندی مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہے جو شخص وہان حاضر و موجود ہوتا ہے مگر اوس گناہ
کو مکروہ جانتا ہے یا اوسپر انکار کرتا ہے تو وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ جو وہان سے غائب ہے

حاضر تھا اور جو آدمی وہان موجود نہین ہے مگر اوس گناہ سے راضی ہے وہ اوس شخص کیطرح ہے جو کہ وہان حاضر تھا رواہ ابوداؤد یہہ بھی ایک بہت بڑی بشارت ہے واسطے اوس شخص کے جسکا جی کسی محفل خلاف شرع یا مجلس فسق مین لگا ہوا ہے اگرچہ وہان موجود نہین ہے مگر گناہ کا پورا حصہ اسکو بھی ملتا ہے اوس غریب مسلمان کی محرومی دیکھو کہ جو اتفاقا کسی ایسے جلسے مین پہنس گیا ہے مگر مجبور مقہور ہے کہ اوسکو باوجود حضور کے بھی خاک حصہ ان معاصی کا ملیگا اللھم ارزقنا۔

بشارت بر مخالفت فعل با قول

حدیث اسامہ بن زید مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دن قیامت مین ایک آدمی کو لاکر دوزخ مین ڈالین گے اوسکے پیٹ کی آنتین باہر نکلی ہونگی وہ جسطرح گدہا چکی کو لیکر پہرتا ہے اوسطرح یہہ اون آنتون سمیت چکر کہا دیگا اوسکے پاس سارے جہنمی جمع ہونگے کہین گے اے فلان کیا تم ہمکو امر بمعروف نہی عن المنکر نہین کرتے تہے وہ کہیگا ہان کرتا تہا مگر خود عمل نکرتا تہا اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے اسمین انجام تارک عمل کا ذکر فرمایا ہے ابتو بدعت ہولی کہ سرے ہی سے دروازہ امر و نہی کا بند ہو گیا ہے ع نہ کسے میرود آنجا نہ کسے می آید۔ حدیث انس مین خطبا بے عمل کے لئے یہہ سزا آئی ہے کہ اونکے ہونٹ مقراض نار سے کاٹے جاوینگے رواہ ابن ابی الدنیا دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ آدمی مومن نہین ہوتا جب تک کہ دل اوسکا موافق زبان کے نہو یا زبان دل کی طرح نہو قول اوسکا خلاف عمل کے نہو ہمسایہ اوسکی ایذا دہی سے امن مین نہون رواہ الاصبہانی اسکی سند مین نظر ہے۔

بشارت بر ہتک ستر و تتبع عورات

حدیث ابی برزۂ اسلمی مین مرفوعًا آیا ہے کہ اے گروہ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین زبان سے اور نہین داخل ہوا ایمان اونکے دل مین مت غیبت کرو تم مسلمانون کی اور نہ لگو تم پیچھے اونکی عیب جوئی کے جو کوئی تلاش کریگا عیب مسلمانون کے تلاش کریگا اللہ عیب اوسکے اور جسکا عیب اللہ نے تلاش کیا تو رسوا کریگا اوسکو گہر مین اوسکے رواہ ابوداؤد وابویعلی باسناد حسن من حدیث البراء معاویہ کا لفظ یہہ ہے تو اگر ڈہونڈے گا عیوب مسلمانون کے تو بگاڑ دیگا تو انکو یا قریب بگاڑ دینے کے کردیگا اسکو ابوداؤد وابن حبان نے روایت کیا ہے ابی امامہ مرفوعًا کہتے ہین امیر نے جب شک کیا لوگون مین تو بگاڑ دیا اونکو رواہ ابوداؤد عیب جوئی کرنا کسی مسلمان کی حرام ہے بلکہ جہانتک ہوسکے عیب پوشی کرے مثل ہے کہ عیب مردم نمودن عیب بمردم نمودن ست قرآن شریف مین فرمایا ہے واذا مروا باللغو مروا کراما

اگر من ناجوان مردم بکردار		تو بر من چون جوان مردان گذر کن	

لکن اسوقت مین یہہ قانون جاری ہے کہ ہنر کو چہپاتے ہین عیب کو دیکھتے ہین غیبت عبادت ٹھیر گئی ہے آبرو ریزی ہنر ہے خصوصًا ہاتھ سے اخبار نویسون کے تو کوئی بشر بہی نہین بچا بلا سے جو عیب کسی مین ہے اوسکو ظاہر کرتے غضب تو یہہ ہے کہ افترا واستہزا و تبرا بلا وجہ کرتے ہین نہ کوئی واسطہ ہے نہ کوئی علاقہ نہ ملاقات ظاہری نہ کوئی معاملہ صوری غائبانہ زبان قلم وقلم زبان کو حق مین ہر مسلمان کے مطلق العنان کر رکہا ہے انا للہ جو کام رافضہ نے کیا تہا اب یہہ نام کے سنی مسلمان بہی کرنے لگے ❊

بشارت بر موافقت حدود و انتہاک محارم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت یہہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے یعنی جب کوئی مرد

عورت زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا چوری کرتا ہے یا اور کوئی حرام کاری کرتا ہے تو اللہ
پاک کو نہایت غیرت آتی ہے گو اس بے غیرت کو کچھہ شرم و حیا نہ آوے ثوبان کہتے ہین کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین جانتا ہون کچھہ قومون کو اپنی امت مین سے
جو آوینگی دن قیامت کے اعمال لیکر جیسے پہاڑ تہامہ کے اللہ اون اعمال کو برباد کر دے گا
ثوبان نے کہا اونکا حال فرمایئے کہین ہم اونمین نہون فرمایا وہ تمہارے بہائی ہین تمہاری
گوشت پوست ہین راتون کو تمہاری طرح شب بیدار عابد رہتے ہین لکن جب تخلیہ مین
اللہ کے محارم کو پاتے ہین تو اون محارم کا انتہاک کرتے ہین رواہ ابن ماجۃ ورواتہ
ثقات یعنی سب کچھہ اعمال نیک کرتے ہین مگر خلوت مین بیٹھہ کر مرتکب گناہ کبیرہ کے ہوتے ہین
جسطرح کوئی نماز پڑہے روزہ رکہے مگر پوشیدہ زنا بہی کرے شراب پیئے ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند		چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مہر لگا نیوالا پایہ عرش سے لٹکا ہوا ہے جب کوئی حرمت ہتک
کیجاتی ہے معاصی عمل مین آتے ہین اللہ پر جرأت ہوتی ہے تو اللہ اوس طابع کو بہیجتا ہے
وہ اس شخص کے دلپر مہر لگا دیتا ہے پہر یہہ کچھہ نہین سمجھتا رواہ البزار والبیہقی واللفظ له
گناہ کبیرہ کرتے کرتے دلپر مہر لگ جاتی ہے پہر کتنا ہی کوئی سمجھاوے اثر نہین ہوتا عقل جاتی
رہتی ہے فساق فجار جنکو کبھی خدا کا ڈر نہین آتا سب مہر زدہ ہین یہہ بشارت انکے لئے
ایک بڑی نوید سمجھت جاو یہہ ہے

بشارت بر مداہنت در اقامت حدود

...امت کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم قائم کرو
...قریب و بعید مین تمکو ملامت کسی ملامت گر کی دین خدا مین نہ روکے رواہ ابن ماجۃ
ثقات قریب سے مراد رشتہ دار بہائی بند برادری والے ہین بعید سے غیر لوگ

جسنے غیر پر حد جاری کی یگانہ کی رعایت کی وہ مسلمان نہین ہے اللہ کے حکم مین سب برابر ہین اپنا ہو یا پرایا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ مخزومیہ قرشیہ نے چوری کی تہی اسامہ نے سفارش کی رسول خدا نے فرمایا کیا تو حدود خدا مین سفارش کرتا ہے تم سے اگلے لوگ اسیطرح توٹ گئے کہ جب کسی شریف نے اونمین سے چوری کی اوسکو چہوڑ دیا جب کسی ضعیف نے چوری کی اوسپر حد قائم کی خدا کی قسم ہے کہ اگر فاطمہ دختر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوری کرتی تو مین اوسکا ہاتہہ بہی کاٹ ڈالون اسکو شیخین وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنی قوم کی عورت کا ہاتہہ کاٹ ڈالا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق مین یہہ کچہہ ارشاد کیا اسامہ کو سفارش کرنے پر ڈانٹا اگلی امتون کی ہلاکت ترک حدود پر بیان فرمائی اب وہ کون امیر رئیس ہے جسکو یہہ بات جائز ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی برادری وقوم پر حد جاری نکرے آنکہہ سے دیکہے یا کان سے سنے کہ اوسکے گہر مین زنا ہوتا ہے یا برادری مین پہر وہ خاموش رہے کچہہ سزا جزا نہ دے اسکا وبال تنہا اوس زانی زانیہ پر ہی نہین پڑتا ہے بلکہ اس امیر کو بہی پورا حصہ اوس گناہ کا ملتا ہے اسکی آخرت دوسرون کی دنیا کے لئے بالکل برباد ہو جاتی ہے اس خاطر داری عزیزداری کا مزا آنکہہ بند ہوتے ہی ملیگا امیر رئیس نے اگر زنا نہ کیا یا شراب نہ پی تو کیا ہوا ہزارون کو تو زنا شراب پر قائم رکہا نہ منع کیا نہ حد جاری کی آخر یہہ گناہ بے لذت اسکے گلے بندہیگا نہ کسی دوسرے کے گلے احمق لوگ یہہ سمجہتے ہین کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہی گناہگار ہوتا ہے نہین کیا حالانکہ جب کسی مسلمان کو قدرت تغییر منکر کی حاصل ہوتی ہے اور وہ اوسکو نہین دور کرتا تو دونون اوس گناہ مین برابر ٹہیرتے ہین علمار کا کام زبان سے کہدینا ہے عوام دل سے ناپسند رکہنا ہے امرا ورؤسا کا کام ہاتہہ سے مٹانا ہے سو ہاتہہ وزبان در کنار دل سے بہی تو برا نہین جانتے بلکہ جو کوئی اونکی برادری کا ایسا ... ٹبرا مانتے ہین یہہ اسلام ہے یا ترک اسلام جب یہہ لوگ بہی باوجود ... اگر ... تو اوسکا ... کے تغیر ازالہ

منکر نکیر ین تو بیچارے علمار و غربار کیا کرسکتے ہین دنیا مین جسقدر منکرات جاری ہین جتنے اسباب فسق و فجور کے موجود امرار کی چشم پوشی علمار کی مداہنت غربار کی عاجزی کے سببسے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ﴿

بشارت بر شرب شراب نخوان

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین زنا کرتا زانی اور وہ مومن ہے وقت زنا کے نہین چوری کرتا چور اور وہ وقت چوری کے مومن ہے نہین شراب پیتا پینے والا اور وہ وقت شرب خمر کے مومن ہے رواہ الخمسۃ الا ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ وقت زنا و چوری و شرابخواری کے ایمان قائم نہین رہتا ہے لکن بعد اسکے توبہ ہوسکتی ہے اگر توبہ نہ کی تو ایمان باقی نہ رہا ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ لعنت کی اللہ نے شراب پر شراب پینے والے پر پلانے والے پر خریدار پر بیچنے والے پر نچوڑنے والے پر نچڑوانے والے پر اوٹھاکر لیجانے والے [illegible] اوسپر جسکے پاس اوٹھاکر لیجاوین رواہ ابوداؤد واللفظ لہ ابن ماجہ نے اتنا اور [illegible] ہے اور اوسپر جو اوسکی قیمت کھاوے یہہ سب دس ہوا ایسے ان دسون کا ذکر بلفظ لعنت حدیث [illegible] مالک مین بھی نزدیک ابن ماجہ و ترمذی کے آیا ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہے [illegible] ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع [illegible] آیا [illegible] راوی سب [illegible] [illegible] یہہ ہے کہ حرام کیا اللہ نے خمر کو اور اوسکی قیمت کو حرام کیا مردار کو اور اوسکی قیمت کو حرام کیا سور کو اور اوسکی قیمت کو رواہ ابوداؤد وغیرہ معلوم ہوا کہ شراب مانند مردار و خوک کے ہے تینون کا ایک ہی حکم ہے جو شخص شراب پیئے اوسکو چاہیئے کہ خوک و مردار کو بھی کھاوے حدیث مغیرہ بن شعبہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ [illegible] کی شراب بیچے چاہیئے کہ وہ سور کو بھی حلال سمجھ لے رواہ ابوداؤد خطابی نے کہا [illegible] حرمت و گناہ مین دونون برابر ہین پھر کیا سبب ہے کہ سور کو تو نہین کھاتا ہے قیمت خمر

کو حلال سمجھتا ہے شراب پیتا ہے انتہٰی ابن عباس کی حدیث مرفوع مین ہے خمر و عاصر
و معتصر و شارب خمر و محمول الیہ و بائع و مبتاع و ساقی و مستقی خمر پر لعنت آئی ہے اسکو
احمد نے باسناد صحیح و ابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
یہہ سب نوعدد ہوئے شراب کیا ہے ایک بڑی عمدہ چیز ہے کہ تنہا میخوار ہی ملعون نہین
ہوتا ہے بلکہ اور آٹھ نوکو اپنے ساتھ ڈبوتا ہے اس سے زیادہ یہہ منقبت ہے کہ حدیث
ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک قوم اس امت کی رات دن طعام و شراب و لہو و لعب مین
گزارنے گی صبح کو مسخ ہوکر بندر سور بنجاویگی انمین خسف و قذف بھی ہوگا لوگ کہینگے
آجکی رات بنی فلان و فلان کا گھر خسف ہوگیا زمین کے اندر دھس گیا انپر آسمان سے
پتھر برسینگے جسطرح قوم لوط پر برستے تھے کچھ قبائل و گھر تباہ ہوجاوینگے ریح عقیم چلیگی
[illegible] قوم عاد کی طرح بعض قبائل و دیار کو برباد کریگی یہہ اسلئے کہ انہون نے شراب
[illegible] پہنا گانے والیان جمع کین سود کہایا قطع رحم کیا رواہ احمد و ابن ابی الدنیا
[illegible] معلوم ہوا کہ سب گناہون مین عمدہ یہی شرابخواری ہے جسکی سزا ج۱۱۰ [illegible] و مسخ و
[illegible] و قذف و ریح عقیم قرار پائی یہہ عذاب مطابق اس حدیث [illegible] بعض اقوام اسلام پر آچکا
دہلا دیتا ہے مگر لوگ یاد نہین رکھتے
[illegible] اللہ تعالےٰ واسطے عبرت کے ایسا معاملہ انکے [illegible] عذاب ہوا وہ آخرت مین تو ضرور ملعون
[illegible] کے گلے [illegible] لوگ یہہ سمجھتے ہین کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہی گناہ کرتا ہے [illegible] حدیث ایک بڑی
[illegible] آدمی کا مین مشغول ہوجاتے ہین [illegible] موجود ہین [illegible] ڈرایا ہے
ہوکر بندر سور بنجاوینگے گو آج آدمی کی شکل مین مرتے دم تک [illegible]
تہنیت ہے واسطے شرابخوارونکے دنیا و آخرت دونون مین اس سے بڑھکر یہہ مژدہ ہے
کہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے زنا
کیا یا شراب پی اللہ نے اوس سے ایمان چھین لیا جسطرح آدمی اپنا کرتہ بدن سے اتار لیتا
ہے رواہ الحاکم جب کرتہ ایمان کا اوتر گیا تو اب ننگے بے ایمان ہوکر رہگئے یہہ بھی معلوم
ہوا کہ زنا و شراب کا غالباً ساتھ ہوتا ہے شرابی زنا سے زانی شراب پینے سے بچ نہین سکتا

شراب کسی خاص چیز کا نام نہین ہے جو چیز نشہ کرے وہی خمر ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مسکر خمر ہے ہر نشے والی چیز حرام ہے
رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی ایک روایت مین یہہ لفظ آیا ہے
جسنے یہان شراب پی وہ وہان نہ پیئے گا گو جنت مین کیون نجاوے مسلم کا لفظ اس روایت
مین یہہ ہے کہ جسنے یہان شراب سے توبہ نکی وہ آخرت مین محروم رہیگا بغوی نے شرح السنہ
مین لکہا ہے کہ مراد اس محرومی سے یہہ ہے کہ وہ داخل بہشت ہوگا اس سے زیادہ صراحت
حدیث ابی موسیٰ مین آئی ہے کہ تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک مدمن خمر یعنی جو شخص
ہمیشہ شراب پیتا ہے دوسرے قاطع رحم تیسرے تصدیق کرنیوالا جادو کا جو کوئی شراب پیتے پیتے
مرجاویگا اللہ اوسکو نہر غوطہ سے پلاویگا پوچہا یہہ کون نہر ہے فرمایا ایک چشمہ ہے جو زناکار
عورتون کی شرمگاہون سے بہتا ہے انکے ستر کی بدبو دوزخ والونکو بہی ستاویگی رواہ
احمد وابویعلی وابن حبان والحاکم وصححہ دوسری روایت ابو ہریرہ مین یون
ہوا ہے چار شخص ہین اللہ پر حق ہے کہ اونکو بہشت مین داخل نکرے اور نہ بہشت کا کہانا
مزا اونکو چکہاوے ایک [illegible] دوسرا سود خوار تیسرا کہانے والا مال یتیم کا ناحق چوتہا
نافرمان ماں باپ کا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد مگر اسکی سند مین ابراہیم
کو متروک کہا ہے سب سے زیادہ فضیلت شراب [illegible]
[illegible] یہہ ہے کہ ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے کہ
وائم الخمر جب مرتا ہے تو اللہ [illegible]
[illegible] سے اسطرح ملتا ہے جیسے بت پرست ملا اسکو احمد نے روایت
کیا ہے انکے رجال مثل رجال صحیح کے ہین ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کہ جو ملا خدا سے اور
وہ مدمن خمر تہا تو ایسا ملا جیسے عابد وثن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے تہے مین کچہہ پروا نہین
کرتا اس بات مین کہ شراب پیون یا اس کہم کو پوجون اللہ کو چہوڑ کر یعنی غیر اللہ کا پوجنا
شراب کا پینا دونون یکسان ہین مین کہتا ہون کہ قید دوام کی اسلئے ہے کہ یہہ حکم
شخص کا ہے جسنے شراب سے توبہ نہین کی ہے ورنہ تائب کے لئے امید مغفرت باقی ہے

ہان یہہ سچ ہے کہ جنکو مزہ میخواری کا پڑگیا ہے یا زناکاری کا شوق ہے اکثر وہ توبہ نہین
کرتے مرتے دم تک اسی دہندے مین رہکر ناگہان مرجاتے ہین سیدہے درجہ اسفل السافلین
مین جا پہونچتے ہین حدیث ابن عمر مین مرفوعاً یہہ صراحت آئی ہے کہ تین شخص ہین جنپر خدا نے
جنت کو حرام کردیا ہے ایک مدمن خمر دوسرا عاق تیسرا دیوث جو خبث کو اپنے اہل مین مقرر
رکہتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد
بہلا اس سے زیادہ اور کیا خوشخبری ہوگی کہ تہوڑی سی زندگی شرابخواری زناکاری
مین گزار کر جنت کو اپنے اوپر حرام کرلیا دنیا ہی کو جنت سمجھ لیا ہان دنیا کافرون کی
جنت ہے مسلمانون کے لیے جیلخانہ قیدخانہ ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہے مگر احسان رکہنے والا
اپنے عمل کا عاق و مدمن خمر اس ہوا کو نہ پاویگا رواہ الطبرانی یعنی جنت مین جانیکا تو
کیا ذکر ہے جنت کی ہوا ہی دور سے نہ لگیگی شارب وساقی کہان ہین آئین اس نوید جنت
جاوید کو بہ نرخ جان خرید کرین ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً شراب کو کنجی ہر شر کی فرمایا
ہے رواہ الحاکم وصححہ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ خمر جمع کرتی ہے گناہون کی
اور عورتین جال ہین شیطان کی حب دنیا سر ہے ہر خطا کا اسکو رزین نے روایت کیا ہے
اور دوسری حدیث ابن عمر میں ہے کہ جو شخص ایک بار کے پینے سے چالیس رات
کی نماز قبول نہین ہوتی اگر اس چلّے مین مرگیا موت جاہلیت
باسناد صحیح وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم حدیث عثمان بن عفان مین اسکا نام
ام الخبائث آیا ہے رواہ ابن حبان والبیہقی ہاروت ماروت شراب ہی پیکر حرام
کر بیٹہے عذاب مین گرفتار ہوئے رواہ احمد عن ابن عمر صحابہ شراب پینے کو برابر شرک
کرنے کے سمجھتے تہے رواہ الطبرانی عن ابن عباس حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے اللہ
کا عہد ہے کہ جو شخص کوئی مسکر پیئے گا اوسکو طینۃ الخبال سے پلاویگا پوچھا وہ کیا چیز ہے

فرمایا اہل دوزخ کا پسینا ہے یا نچوڑ رواہ مسلم والنسائی یہہ بدلا شراب دنیا کا بہت اچھا
ملا اسکی قدر اہل شرب پہ واجب ہے نعم البدل اسکو کہتے ہین دوسری روایت جابر مرفوعاً
اس لفظ سے آئی ہے کہ تین آدمی ہین جنکی نماز قبول نہین نہ کوئی اونکی نیکی آسمان پہ چڑہے
منجملہ اونکے ایک وہ عورت ہے جس سے شوہر اوسکا ناراض ہے جب تک کہ راضی ہو دوسرا
نشہ باز ہے جب تک کہ ہوش درست ہون ۵

زباده هیچت اگر نیست این نه بس که ترا — دمے ز وسوسۂ عقل بیخبر دارد

ابو مالک اشعری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شراب پیین گے
کچہہ لوگ میری امت کے نام رکہین گے اوسکا کچہہ اور ہی انکے سر پہ باجے بجائے جاوینگے
گانیوالیان گاوینگی اللہ انکو زمین مین دہسا دیویگا بندر سور بنا دیگا رواہ ابن ماجہ
وابن حبان آجکل وہ کون امیر رئیس آسودہ ہے جسکے سر پہ مزامیر کی دہوم نہین ہے گھر
کا گانا ناچنا نہین ہے یہہ سب مستحق خسف و مسخ کے ہین گو دنیا مین نہو مگر قبر و آخرت مین
کیا کرینگے عمران بن حصین کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت
مین خسف و مسخ و قذف ہوگا تو ایک مسلمان نے پوچہا کہ یہہ کب ہوگا فرمایا جب گانا بجانا شراب پینا
ظاہر ہوگا رواہ الطبرانی واستغربہ اب یہہ کام ہر جگہہ موجود ہین امید ہے کہ اسکا نتیجہ
بہی جلد ظاہر ہو معاویہ کی حدیث مین بہا ذکر آیا ہے کہ چوتہی بار مین شرابی کو قتل کر ڈالو
رواہ الترمذی یہی مضمون نزدیک ابو داؤد کے بہی موجود ہے ابن حبان نے بہی مانند
اوسکے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ بہی نزدیک نسائی وابن ماجہ کی اسیطرح ہے کہ چوتہی بار
مین اوسکی گردن مارو یعنی وہ لائق قتل ہوچکا ہے اب اگر قتل نہ کیا تو نہ سہی لیکن گناہ تو برابر
قتل کے ثابت ہوگیا بلکہ لفظ ابن عمرو کا یہہ ہے کہ اگر شراب پیکر مر گیا ہے تو کافر مرا رواہ النسائی
شراب کا پینا گویا ہوا گویا ارتداد ٹہیرا دوسری روایت یون ہے کہ اگر مر گیا تو جہنم مین گیا رواہ
ابن حبان انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چہوڑا دنیا

کو اور وہ نشے مین تہا داخل ہوگا قبر مین مست اوٹھیگا قبر سے مست اوسکو حکم ہوگا نار کا اوسی
حالت نشے مین جہنم مین ایک نہر ہے اوس سے پیپ ولہو بہتا ہے سو جبتک آسمان و زمین ہین
تب تک یہی اوسکا کہانا پینا ہے رواہ الاصفہانی منذری نے کہا مجہکو گمان ہے کہ اسکو
ابو یعلی نے بہی روایت کیا ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ جب میری امت پانچ چیزون کو کرنے لگیگی
تب اوپر تباہی آویگی ایک ظاہر ہونا لعنت کا دوسرے شراب پینا تیسرے ریشمی کپڑا پہننا چوتہے
گانیوالیان جمع کرنا پانچوین مردون کا مردون پر عورتون کا عورتون پر اکتفا کرنا یعنی مرد
اغلام کرین عورتین چپٹی کہیلین رواہ البیہقی اس زمانہ پر آشوب مین یہہ سب کام کہلم کہلا
ظاہر ظہور ہوتے ہین یہانتک کہ بعض گہرون مین یہہ سب کام یکجا مجموع پائے جاتے ہین گویا
پانچون انگلیان انکی گہی مین ہین **فائدہ** حرمت شراب مین بے گنتی حدیثین آئی ہین شراب
جنت کا بہت کچہہ ثنا وصفت وارد ہوئی ہے انکا بہت عمدہ انجام ہونیوالا ہے مگر جو لوگ شراب
دنیا مین پیتے یا پیکر توبہ کر ڈالی ہے وہ اس نعمت سے محروم رہین گے نہ یہان کچہہ پکڑ نہ وہان
کچہہ عذاب بل بے حیا تیری موج اللہ تعالے ہم سبکو اس لذت سے محروم رکہے اللہم آمین ۞

بشارت بر زنا با زن ہمسایہ غیرہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جسنے زنا کیا یا چوری کی یا شراب پی وہ اوسوقت مومن
نہین رہتا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے نسائی نے اتنا اور زیادہ کیا کہ جسنے یہہ کام کیا اوسنے
اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی بزار کا لفظ یہہ ہے کہ ایمان نزدیک اللہ کے اس
کام سے زیادہ مکرم تر ہے یعنی ایسے شخص کے پاس ایمان کا رہنا ایمان کی ذلت ہے اسلیے
ایمان اوس سے جدا ہو جاتا ہے یہہ شخص بے ایمان دغا باز ہو کر یہہ کام کرتا ہے عبد اللہ بن
زید کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عرب کی حرامکار عورتو بڑا ڈر
مجہکو تمہاری زنا و شہوت پوشیدہ کا ہے رواہ الطبرانی بسند صحیح بعض نے زنا کو سمجہہ

ریا بھی پڑہا ہے عثمان بن ابی العاص کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ آدہی رات کو دروازہ آسمان
کا کھولا جاتا ہے ایک منادی ندا کرتا ہے ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکی دعا قبول کیجاوے
پہر ہر مسلمان داعی کی دعا پذیرا ہوتی ہے مگر زانیہ کی جو ستر کی کمائی کرتی ہے شرمگاہ کو لیے
دوڑتی پہرتی ہے رواہ احمد والطبرانی عبد اللہ بن بسر مرفوعاً کہتے ہین کہ زانیون
کے موںہہ آگ دوزخ سے بہڑکین گے رواہ الطبرانی اسکی سند مین نظر ہے مگر مطلب درست
ہے ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے کہ زنا سے محتاجی ہوتی ہے رواہ البیہقی
اس بات کا تجربہ اکثر اہل عقل کو حاصل ہوچکا ہے کہ زانی وزانیہ دونون کے مال مین برکت
باقی نہین رہتی جن آسودہ عورتون نے زنا چہوڑکر نکاح کرلیا ہے وہ آنکہہ کہولکر دیکہین
کہ پہلے مال زیادہ تہا رونق زیادہ تہی یا اب اسیطرح آسودہ مرد خیال کرلین کہ جب عیاشی
کرتے تہے تب برکت زیادہ تہی یا اب بعد نکاح وتوبہ کے برکت بڑہ گئی سمرہ بن جندب کی حدیث
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین ایک سوراخ دیکہا مثل تنور کا
جسکا موںہہ تنگ پیٹ کشادہ اوسکے [illegible] آگ بہڑک رہی تہی جب وہ آگ اونچی ہوتی قریب
تہا کہ جو لوگ اوسمین ہین باہر نکل آ[illegible]ن جب وہ آگ دب جاتے اندر چلے جاتے اوس سوراخ
مین ننگے مرد ننگی عورتین تہین جب نیچے سے شعلہ آگ کا اونکو لگتا چلاتے یہہ زانی وزانیہ
تہے رواہ البخاری بطولہ اسیطرح کا ایک قصہ خواب نبوی کا حدیث ابی امامہ مین آیا ہے
کہ ایک قوم کو دیکہا خوب ہی ورم کیے بدبودار ہے گویا پاخانے کی سی بو ہے جب پوچہا تو کہا کہ یہہ
زوانی وزانی ہین رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان منذری نے کہا ولا علۃ لہ عبد اللہ
نے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ زنا برابر شرک کے ہے رواہ رزین ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے کہ اللہ طرف بوڑہے زانی کے نظر نکریگا نہ اوسکو بری فرماویگا بلکہ اوسکے لئے عذاب
الیم ہے رواہ مسلم والنسائی طبرانی کی روایت مین شیخ عجوز زانیہ وشیخ زانی دونون کا
آیا ہے یعنی بوڑہی عورت زانیہ کا بہی یہی حکم ہے شیخ زانی جنت مین نجاویگا اسکو نسائی و

ابن حبان نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہی حکم شیخہ زانیہ کا بھی ہے ابن عمر
نے مرفوعاً کہا اللہ طرف اشیمط زانی کے نظر نکریگا رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات
اشیمط اوسکو کہتے ہین جسکے موے سر سیاہ سفید ہون یہی حکم عورت کا ہے جسکے بال سر کے کالے کچھ سفید
ہوگئے ہین پہر وہ زنا کرے بوڑہے مرد عورت زناکار کا جنت مین نہ جانا بہت حدیثون
مین آیا ہے بلکہ جنت کی ہوا بھی انکو نہ لگے گی تیہ یہی مضمون حدیث کا ہے بلکہ حدیث بریدہ
مین مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ ساتون آسمان زمین بوڑہے زناکار پر لعنت کرتے ہین انکی
کی شرمگاہ کی بدبو اہل نار کو ایذا دیگی رواہ البزار راشد بن سعد کی حدیث مین
مرفوعاً آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج مین کچھ لوگ دیکھے جنکی کھال
آگ کی قینچی سے کتری جاتی تھی پوچھا یہہ کون لوگ ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہہ وہ
مرد عورت ہین جو زنا کے لیے بناو کرتے تھے رواہ البیہقی انس بن مالک کا لفظ مرفوع
[illegible] آیا ہے کہ مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہے رواہ الخرائطی منذری نے کہا یہہ حدیث
[illegible] مین [illegible] ہے کہ مدمن خمر جب مرتا ہے تو خدا سے بت پرست کی طرح ملتا ہے اسمین شک نہین کہ
[illegible] زنا سخت تر و اعظم تر ہے شرب خمر سے نزدیک خدا کے انتہے حدیث میمونہ مین مرفوعاً آیا ہے یہہ
[illegible]ت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ انمین ولد الزنا نہ پہیلین جب ولد الزنا پہیل جاوینگے
[illegible] ہے کہ سب پر عذاب اوترے رواہ احمد واسنادہ حسن ابو یعلی نے اتنا اور
[illegible] نت ظاہر ہوگی ورواہ البزار ایضاً
زیادہ کیا ہے کہ جب زنا ہونے لگیگا تو کفر [illegible] ہین تو حلال کر لیا
ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب ظاہر ہوا زنا و ربا کسی گاؤن [illegible]
اونہون نے اپنی جانون پر خدا کے عذاب کو رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یہی مضمون
حدیث ابن مسعود مین نزدیک ابو یعلی کے باسناد جید آیا ہے تجربہ کار جانتے ہین کہ جب سے
دولت و سلطنت اسلام مین رواج زنا و خمر کا ہوا ہے تب ہی سے اسلام غریب ہوگیا مسلمانون
پر ادبار آگیا اولاد زنا کی کثرت سے ساری برکت دین و دنیا کی جاتی رہی وبال ٹوٹ پڑا

اب جو بعض ریاستین اسلام کی باقی ہین اونپر بہی دن بدن آثار ضعف کے طاری ہین
مگر رئیسون کی آنکہین نہین کہلتین وہ اپنے دہندے مین مشغول ہین اونکو عیش سے
غرض ہے گانے بجانے زنا کرنے شراب پینے کا شوق ذوق بلکہ عشق ہے ریاست رہے
یا جائے اسیطرح اکثر رذیل بعض شریف ان کامون مین پہسے ہین اپنی بربادی وتباہی
کا کچھ خیال انکو نہین ہے بلا سے دنیا ہی خراب ہوتی آفت تو یہ ہے کہ دو دن کی
زندگی فانی کے پیچھے آخرت باقی کو جواب صاف دے بیٹھتے ہین کاش انہین پر اسکا وبال
آتا مشکل تو یہ ہے کہ گیہون کے ساتھ گھن بہی پس جاتا ہے ابن مسعود کی حدیث مرفوع
مین زن ہمسایہ سے زنا کرنے کو اعظم ذنوب فرمایا ہے رواہ الشیخان مقداد بن اسود
کی حدیث مین یون ارشاد کیا ہے کہ دس عورتون سے زنا کرنا آسان ہے مگر زن ہمسایہ
سے زنا کرنا آسان نہین رواہ احمد ورواتہ ثقات والطبرانی ابن عمر کی حدیث مرفوع
یہ ہے کہ جو کوئی زن ہمسایہ سے زنا کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نہ دیکھیگا
نہ اوسکو بری کریگا اوس سے فرماویگا ادخل النار مع الداخلین رواہ ابن ابی الدنیا
والخرائطی وغیرہما یعنی جا دوزخ مین ہمراہ جانیوالون کے علما نے کہا ہے اسکے گہر سے
ہر طرف کو چالیس گہر تک ہمسائگی ہوتی ہے پہر جسنے ایسی عورت سے زنا کیا جو شرعاً اجنبی ہے
اسکے گہر مین بستی رہتی یا آتی جاتی ہے تو اور بہی بدتر ہوا اسلئے کہ وہ ہمسایہ قریب ہے حدیث
ابو قتادہ مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص بیٹہا رہتا اور بیٹہا اکرتا ایسی عورت کے جسکا شوہر حاضر نہین ہے
تو مقرر کریگا ... اسکے لئے ایک اژدہا دن قیامت کے رواہ الطبرانی ابن عمر کا لفظ نزدیک
طبرانی کے یہ ہے کہ ڈسیگا اوسکو ایک کالا سانپ اسکے راوی ثقہ ہین پارسا عورت کے لئے
وعدہ جنت کا ہے اگر مطیع شوہر نماز گزار ہے اسکو ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

بشارت بر لواطت واتیان بہائم و براتیان در دبر زن

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑا ڈر مجھکو اپنی امت پر عمل قوم
لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد
جسکا ڈر تھا وہ کام اس امت کے لوگون نے خوب ہی کر دکھایا کونسا شہر گاؤن بچا ہے جہان
اغلام نہین ہوتا حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب کثرت لواطت کی ہوتی ہے اللہ اپنا
ہاتھ اوٹھا لیتا ہے کچھ پروا نہین کرتا کہ کس جنگل مین ہلاک ہون رواہ الطبرانی نبی نے
فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط کا سا کام کرتا ہے ملعون ہے وہ آدمی جو نزدیک
بہائم کے گیا رواہ الطبرانی وقال الحاکم صحیح الاسناد ورواہ ابن حبان والبیہقی
والنسائی عن ابن عباس مرفوعاً جاہل فاسق جوانی بلکہ پیری مین مرغی بکری وغیرہا سے جماع
کرتے ہین انپر خدا کی مار پڑیگی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جو شخص بہیمہ سے یہہ کام کرتا ہے
یا مردون سے وہ خدا کے غضب مین صبح وشام کرتا ہے رواہ الطبرانی والبیہقی ابن
عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ فاعل ومفعول بہ کو قتل کر ڈالو رواہ ابو داؤد
والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی دوسری روایت مین اوس شخص کے قتل کا بھی حکم
ہے جو جانور سے جماع کرتا ہے بابون کے قتل کا بھی حکم آیا ہے بلکہ بعض صحابہ نے لوطی وبابون
کو آگ مین جلا دیا ہے آب انکی سزا یہی جان سے مارنا مقرر ہوچکا ہے جبکہ عاقل بالغ ہون
ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تین شخصون سے شہادت
لا الہ الا اللہ کی قبول نہین ہے ایک راکب ومرکوب دوسرا راکبہ مرکوبہ تیسرے بادشاہ
ظالم رواہ الطبرانی یہہ حدیث غریب ہے غریب ایک قسم صحیح کی ٹھیر چکی ہے مراد اغلام و
ساحقت ہے معلوم ہوا کہ جو مرد مرد سے جو عورت عورت سے فعل بد کرے اوسکا کلمہ گو
ہونا کچھ کام نہین آتا جبتک کہ اس کام کو نہ چھوڑے اسیطرح حدیث ابن عباس مین
مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس مرد کے جو مرد سے یہہ فعل کرے یا عورت کے
دبر مین جماع کرے رواہ الترمذی والنسائی وابن حبان ابن عمر کی حدیث مین

صحبت دبر کو لوطیت صغری فرمایا ہے رواہ احمد والبزار ورجالہما رجال الصحیح
عقبہ بن عامر کی حدیث مین ایسے شخص پر جو عورت کے دبر مین صحبت کرے لعنت آئی ہے
رواہ الطبرانی بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین یون فرمایا ہے کہ جسنے ایسا کیا وہ کافر ہوگیا
رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات دوسری روایت مین حیض والی عورت کے پاس
جانیوالے کو بہی کافر فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ یہہ وہ کام ہین جنمین اکثر عوام اہل اسلام
مبتلا رہتے ہین انکو اس بشارت کا بسر وچشم قبول کرنا واجب ہے اللہ ہمکو بچاوے آمین ؛

بشارت بر قتل نفس محرّم

قیامت مین سب سے پہلے فیصلہ خون کا ہوگا اسکو شیخین واہل سنن نے ابن مسعود سے مرفوعًا
روایت کیا ہے قتل نفس منجملہ سبع مہلکات کے ہے جسطرح حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک شیخین
وغیرہما کے آیا ہے اسکا ذکر ہمراہ شرک کے فرمایا ہے خاندان امرار ورئیسار مین مار ڈالنا
کسی مرد وعورت کا کسی ذرا سے قصور پر یا طمع مال ودولت وحکومت پر یا شوق زنا وشراب
پر کچھہ بڑی بات نہین ہے بی بی شوہر کو زہر دیدیتی ہے یا قتل کرادیتی ہے یا رئیس کو زہر
دیکر ریاست لے لیجاتی ہے حالانکہ حدیث براء بن عازب مین مرفوعًا آیا ہے کہ ساری دنیا
کا زوال خدا پر آسان ہے کسی مومن کے ناحق قتل کرنے سے اسکو ابن ماجہ نے بسند حسن
روایت کیا ہے بیہقی واصفہانی نے اتنا اور بڑہایا کہ اگر سارے آسمان وزمین والے
خون مین کسی مومن کے شریک ہونگے تو [illegible] اللہ اون سبکو جہنم مین داخل کریگا یہی مضمون حدیث
ابی سعید وابی ہریرہ [illegible] نزدیک ترمذی کے آیا ہے مگر بجاے داخل کرنے کے جہنم مین اوندہے
مونہہ نار [illegible] ڈالنا فرمایا ہے یہہ حدیث غریب ہے اسی مضمون کو طبرانی نے حدیث ابی بکرہ
سے مرفوعًا روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے لزوال الدنیا اھون علی اللہ
من قتل رجل مسلم اسکو مسلم وترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ

مومن کا قتل عظیم تر ہے نزدیک خدا کے زوال دنیا سے رواہ النسائی والبیہقی ابوہریرہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مدد کی قتل پر کسی مومن کے
آدہی بات سے وہ ملیگا اللہ سے لکہا ہوگا درمیان اوسکے دونون آنکہون کے کہ یہہ
نا امید ہے رحمت خدا سے رواہ ابن ماجۃ والاصفہانی سفیان بن عیینہ نے کہا
مثلاً یون کہے کہ اُق اور پورا لفظ اقتل کا نہ کہے یہی مضمون حدیث ابن عمر مین نزدیک
بیہقی کے آیا ہے معاویہ کی حدیث مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے ہر گناہ قریب ہے کہ اللہ بخشدے مگر جو کوئی کافر مرا یا جسنے کسی مومن کو عمداً قتل
کیا یعنی یہہ گناہ بخشا نہ جاویگا اسکو نسائی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
یہی مضمون حدیث ابی الدرداء مین نزدیک ابوداؤد وابن حبان کے آیا ہے حاکم نے اسکو
صحیح الاسناد بتایا ہے ابن عباس کہتے ہین مینے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سنا ہے فرماتے تھے آویگا مقتول سر ہاتہہ مین لئے ہوئے قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے
اوسکی رگون سے خون بہتا ہوگا عرش کے نزدیک آکر کہیگا اے رب العالمین اس نے
مجہکو قتل کیا ہے اللہ تعالے قاتل سے فرماویگا تو ہلاک ہوا پہر اوسکو جہنم مین لیجاوینگے
اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے طبرانی نے بسند صحیح روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا مذہب یہی ہے کہ قاتل عمد ہر مومن کا ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اوسکی کبہی مغفرت نہوگی
یہہ مذہب انکا موافق ظاہر آیت قرآنی ہے مگر دوسرے اہل علم قائل ہین مغفرت قاتل کے
گو بعد سزا ہی کے کیون نہو واللہ اعلم حدیث مرفوع عبادہ بن صامت سے معلوم
ہوا کہ قاتل کا نفل وفرض کچہہ مقبول نہین ہے رواہ ابوداؤد ابن عمر نے مرفوعاً
کہا ہے جسنے قتل کیا کسی معاہد کو وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا اگرچہ چالیس برس کی راہ
سے وہ خوشبو آتی ہے رواہ البخاری واللفظ لہ مگر نسائی کا لفظ اہل ذمہ ہے
ابوبکرہ کی روایت مین یون آیا ہے کہ جسنے قتل کیا کسی معاہد کو بے وقت حرام کریگا اللہ اوسپر جنت کو

رواہ ابوداؤد نسائی نے کہا اوسکی ہوا بھی نہ سونگھے گا و رواہ ابن حبان ایضاً ⁂

بشارت بر قتل نفس خود

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے پہاڑ پر سے گرکے اپنی جان کو ہلاک کیا وہ جہنم مین جاویگا وہ ہمیشہ اوسمین گرا کریگا جسنے زہر پیکر اپنی جان کو قتل کیا اوسکے ہاتھہ مین زہر ہوگا وہ ہمیشہ جہنم مین اوسکو پیا کریگا جس نے مارا اپنی جان کو کسی تیز چیز سے وہ چیز اوسکے ہاتھہ مین ہوگی اوسکو ہمیشہ اپنے پیٹ مین بھونکا کریگا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی وابوداؤد دوسری روایت مین یون آیا ہے جسنے گلا گھونٹا اپنا وہ آگ مین بھی یہی کریگا جسنے زخم مارا اپنی جان کو وہ نار مین بھی زخم لگایا کریگا جو کوئی ایسے کامون مین گھستا ہے وہ آگ مین بھی گھسیگا رواہ البخاری غرضکہ خودکشی کسیطرح پر ہو حرام اوسکی جہنم ہے جاہل عورتین افیون کھاکر الماس نگل کر زہر پیکر جاہ مین جاہل مرد تلوار بندوق چھری سے اپنی جان ہلاک کردیتے ہین یہہ سب ہالک ہین آپر نماز جنازہ پڑھنا درست نہین ہے جندب بن عبداللہ نے مرفوعاً کہا ہے ایک آدمی مجروح تہا اوس نے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھہ جلدی کی مینے جنت کو اسپر حرام کیا رواہ الشیخان جابر بن سمرہ نے کہا ایک آدمی کے زخم لگا تہا اوسنے تیر لیکر بھونک لیا مرگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز جنازہ نہ پڑھی اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے **فائدہ** حدیث ابی قلابہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے قسم کہائی ملت غیر اسلام کی عمداً وہ ویسا ہی ہے جیسا اوسنے کہا جسنے قتل کیا اپنی جان کو اوسپر عذاب ... گا ... صغیرہ کبیرہ نکرے کہ ان گناہون ... ہوگا دن قیامت کے مسلمان پر لعنت کرنا برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے مومن ... کو تہمت کفر لگانا برابر اوسکے قتل کے ہے جسنے ذبح کیا اپنی جان کو کسی چیز سے وہ ... عذاب کیا جاویگا اوسیکے ساتھہ دن قیامت کے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ⁂

بشارت بر حضور نزد قتل انسان مظلوم وغیرہ

خرشہ بن حر نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حاضر نہو کوئی تم مین سے کسی قتیل کے پاس شاید وہ
مظلوم ہو تو پہر اسکو بہی کچہہ غصہ خدا کا پہونچ جاوے رواہ احمد واللفظ لہ طبرانی کا لفظ
یہہ ہے لگتا ہے کہ وہ مظلوم مارا جاتا ہو سوا اوترے ان لوگون پر غصہ خدا کا اسکو بہی اونکے
ساتہہ وہ خفگی لگ جاوے معلوم ہوا کہ جس جگہہ کسی شخص کو غیر حد شرعی مین قتل کرین وہان
تماشا دیکہنے کو نہ جاوے ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے پیچہے نہ جاوے کوئی تم مین
کا ایسی جگہہ کہ جہان کوئی آدمی ظلم سے مارا جاتا ہے اسلیے کہ نازل ہوتی ہے لعنت اوس شخص
پر جو وہان حاضر ہوتا ہے وہ جبکہ اوسکو دفع نکرے رواہ البیہقی والطبرانی باسناد حسن
ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ننگا کیا پشت کو
کسی مسلمان کی ناحق وہ ملیگا اللہ سے اللہ اوسپر غضبناک ہوگا رواہ الطبرانی
باسناد جید عصمہ کا لفظ یہہ ہے کہ پشت مسلمان کی حمیٰ ہے مگر حق سے اسکو بہی طبرانی
نے روایت کیا ہے یعنی ناحق کسی مسلمان کو نمارے ؛

بشارت بر اظہار شماتت بر مسلمان

واثلہ بن اسقع کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ظاہر نکر تو شماتت
واسطے اپنے بہائی کے کہ رحم کرے اللہ اوسپر اور مبتلا کردے تجہکو اسکو ترمذی نے حسن غریب
کہا ہے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے عار دی اپنے بہائی کو کسی گناہ کی وہ نہ مریگا
جب تک کہ اوس گناہ کو نہ کرلے امام احمد نے کہا کہتے ہین مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ تائب
ہوچکا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب آدمی اپنے دشمن کی ایذا
پانے پر خوش ہوتا ہے حالانکہ وہ اسکا بہائی مسلمان ہے یا کسی عیب پر طعن کرتا ہے
کہ تو نے یہہ کیا وہ کیا ان دونون کی سزا بیان فرمائی اس گناہ مین بہی اکثر خلق گرفتار
ہے اللہم غفرا **فائدہ** عائشہ کی کوئی چیز چوری گئی تہی وہ چور کو بد دعا دینے لگین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تخفیف نکر اوس سے رواہ ابوداؤد یعنی عوض چوری کے تو بددعا دیگی تو تیرا اجر آخرت مین کم اوسکا عذاب ہلکا ہوجا ویگا اس سے بہتر یہہ ہے کہ صبر و سکوت کر عورتین اپنا اجر بددعا دیکر کوس کر برباد کردیتی ہین مرد تو کچہہ صبر بہی کر لیتے ہین ❊

بشارت بر ارتکاب صغائر و محقرات ذنوب

ابن مسعود کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بچو حقیر گناہون سے کہ یہہ آدمی پر جمع ہوکر ہلاک کر دیتے ہین رواہ احمد والطبرانی ورجالہما رجال الصحیح روایت ابویعلی مین یون ہے کہ محقرات ذنوب دن قیامت کے مہلکات ہین سہل بن سعد کا لفظ یہہ ہے کہ تم بچتے رہو حقیر گناہون سے انکی ایسی مثال ہے کہ ایک قوم کسی جنگل مین اوتری ایک گیا لکڑی لایا دوسرا گیا لکڑی لایا تاکہ روٹی پکاوے سو محقرات ذنوب پر جب پکڑ ہوگی تو یہہ اپنے صاحب کو ہلاک کرینگے رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح سعد بن عبادہ کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین سے فارغ ہوئے ایک میدان مین اوترے جسمین کچہہ نتہا فرمایا جمع ہوجاؤ جسکو جو ملے وہ لے آئے ہڈی دانت کا ایک دم مین ایک ڈہیر ہوگیا فرمایا دیکہو اسیطرح گناہ ایک آدمی پر جمع ہوجاتے ہین جسطرح تمنے یہہ جمع کیا آدمی اللہ سے ڈرے کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ نکرے کہ ان گناہون کی اوسپر گنتی ہوتی ہے معلوم ہوا کہ جب بہت سے صغیرہ جمع ہوتے ہین تو حکم کبیرہ مین ٹہیرتے ہین اسیلئے حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اے عائشہ تو محقرات ذنوب سے بچتی رہ ان محقرات کے لئے اللہ کی طرف سے ایک طالب ہے رواہ النسائی واللفظ لہ وابن ماجہ و ابن حبان نے بجا سے لفظ ذنوب کے لفظ اعمال روایت کیا ہے گناہان صغیرہ کی پروا نکرنا اسیطرح کی بدبختی ہے مگر ابتو کوئی گناہان کبیرہ کی بہی کچہہ پروا نہین کرتا صغیرہ کس

قطار شمار مین ہین حالانکہ قرآن پاک مین آیا ہے تم اسکو ہلکا سمجھتے ہوا ور وہ نزدیک خدا
کے بڑا ہے **فائدہ** ایک عمدہ نفع گناہ کرنے مین یہہ ہے کہ رزق سے محرومی حاصل ہوتی
ہے حدیث ثوبان مین مرفوعاً آیا ہے کہ آدمی محروم ہوجاتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے
جو اوسنے کیا ہے رواہ النسائی باسناد صحیح و ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد ہو
ابن مسعود نے کہا ہے کہ آدمی علم کو بسبب خطا کرنے کے بھول جاتا ہے انس کہتے ہین تم
وہ کام کرتے ہو جو تمہاری نظر مین بال سے بھی زیادہ باریک یعنی بے حقیقت ہین ہم اون
کامونکو عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین موبقات یعنی مہلکات سے گنتے تھے
رواہ البخاری وغیرہ و رواہ احمد من حدیث ابی سعید الخدری باسناد صحیح
ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مواخذہ کرے اللہ مجھسے
اور ابن مریم سے جو ان دونون انگلیون نے کیا ہے پھر عذاب کرے ہمپر تو اوسنے کچھہ
ظلم نہین کیا رواہ ابن حبان مراد انگلیون سے ابہام و سبابہ ہین ابن مسعود نے یہہ
آیت پڑھی کہ اگر مواخذہ کرے اللہ لوگون کے کسب پر تو نہ چھوڑے پشت زمین پر کوئی جانور
لیکن انکو تاخیر دی ہے ایک مدت تک لگتا ہے کہ گبریلا اپنے سوراخ مین معذب ہوا بسبب گناہ
بنی آدم کے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے آدمی خیال کرے تو معلوم کرسکتا ہے کہ جتنی
امتون پر ہم سے پہلے عذاب آیا سبب اوسکا اگر گناہ نتھا تو پھر کیا تھا اس امت کے حق مین
جتنی یہہ بشارتین عذاب و عقاب کی آئی ہین جو کبھی دنیا مین کبھی قبر مین کبھی حشر مین کبھی نار
جہنم مین ہونگی انکا سبب بھی اگر گناہ نہین ہے تو پھر کیا ہے مومن کبھی کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھے
آگ کی ایک چنگاری وہی کام کرتی ہے جو من بھر آگ کرتی ہے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

بشارت بر عقوق الدین

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے حرام کیا ہے

تمہر ماؤن کی نافرمانی کو اور اس بات کو کہ تم ندو اور لو اور زیادہ باتین بنانے کو اور بہت
سوال کرنے کو اور منع کیا ہے مال کے ضائع کرنے سے رواہ البخاری وغیرہ ابو بکرہ کا لفظ
یہہ ہے کہ کیا خبر نہ دون مین تمکو اکبر کبائر سے تین بار یہہ کلمہ کہا ہم نے کہا فرمائیے کہا شرک کرنا
ساتھہ خدا کے نافرمانی کرنا مان باپ کی الحدیث رواہ البخاری ومسلم والترمذی
اسیطرح حدیث ابن عمرو مین شرک وعقوق والدین وقتل نفس ویمین غموس کو منجملہ کبائر کے
ذکر فرمایا ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ یہہ سب گناہ ایک درجہ کے ہین اسیطرح حدیث
انس مین شرک باللہ وعقوق والدین کو کبیرہ ٹہرایا ہے رواہ الشیخان والترمذی
جب عمرو بن حزم کے ہاتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن کو خط بھیجا تو اوس مین
شرک وعقوق والدین کو اکبر کبائر لکہا رواہ ابن حبان ابن عمر کی حدیث مرفوع مین فرمایا
ہے کہ عاق والدین جنت مین نہ جاویگا نہ دیوث نہ زن مردانہ وضع انکی طرف خدا آنکھہ
اوٹھا کر نہ دیکھے گا اسکو نسائی وبزار نے بسند جید روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
منذری نے کہا الدیوث هو الذی یقر اهله علی الزنا مع علمه بهم ابن عمرو کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے کہ تین شخصون پر اللہ نے جنت کو حرام کیا ہے ایک شرابی دوسرا عاق تیسرا
دیوث جو اپنے گہر والون کو خبث پر برقرار رکہتا ہے رواہ احمد واللفظ له والبزار
والحاكم وقال صحيح الاسناد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ جنت کی
خوشبو پانسو برس کی راہ سے آتی ہے مگر منان وعاق ومدمن خمر اوسکو نہ پاویگا رواہ
الطبرانی ابی امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ عاق کا نفل وفرض کچہہ بہی قبول نہین ہوتا
رواہ ابن عاصم باسناد حسن دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ اللہ
پر حق ہے کہ عاق کو داخل جنت نکرے رواہ الحاکم وصححہ ثوبان کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفع نہین کرتا کوئی عمل ہمراہ شرک وعقوق والدین
وفرار کے جہاد سے رواہ الطبرانی ابن عمرو نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے کہ منجملہ کبائر کے

کے یہہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے کہا کیونکر فرمایا دوسرے کے ماں باپ کو جب
برا کہیگا تو وہ اسکے ماں باپ کو برا کہیگا رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی دوسری
روایت صحیحین میں یوں ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے یہہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعن کرے
مطلب یہہ ہوا کہ جسکے ماں باپ اچھے ہیں اونکو تو اولاد خود ہی برا نہ کہیگی نہ گالی دیگی
نہ لعن طعن کریگی جن ماں باپ کے ہاتھ سے اولاد کو ایذا پہونچی ہے اونکو بھی برا نہ کہے نہ اونپر
لعن وطعن کرے اگر کریگا تو مرتکب اکبر کبائر ٹھیریگا اوس ظلم وایذا کا بیان بدلا ہوگیا اسکا
ثواب برباد گیا اونکا عذاب رفع ہوا اسیطرح غیر کے والدین کو برا نہ کہے کہ وہ اسکے والدین
کو برا کہیں اوسکا برا کہنا گویا خود اسیکا برا کہنا ہے نہ یہہ اونکو برا کہتا نہ وہ انکو برا کہتے
جاہل مرد عورت رات دن ماں یا باپ کی برائی کیا کرتے ہیں اونکو کوسا کاٹا کرتے ہیں یہہ صبر
نہوا بلکہ بدلا ہوگیا عمرو بن مرہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا میں کلمے کی گواہی
دیتا ہوں پانچوں نماز پڑہتا ہوں زکوۃ ادا کرتا ہوں روزہ رکھتا ہوں مجھکو کیا اجر ملیگا
فرمایا جو کوئی ایسی حالت پر مریگا وہ دن قیامت کو ہمراہ نبیین وصدیقین وشہدا کے
ہوگا جب تک کہ اوسنے ماں باپ کا عقوق نہیں کیا ہے رواہ احمد والطبرانی باسنادین
احدہما صحیح ورواہ ابن خزیمۃ وابن حبان باختصار معلوم ہوا کہ بعض گناہ
ایسا ہوتا ہے کہ ساری نیکیوں کو مٹا دیتا ہے جیسے یہہ گناہ عقوق والدین کا یا ناراض
رکہنا بی بی کا شوہر کو اللہم احفظنا ایسے ہی لوگ محنت کرتے تہکتے ہیں حدیث معاذ بن
جبل میں آیا ہے کہ وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتوں کی
فرمایا شرک نکرنا اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے تو نافرمانی نکرنا والدین کی گو تجھکو
حکم دیں کہ تو اپنے مال واہل سمیت نکل جاوے الحدیث رواہ احمد معلوم ہوا کہ ماں
باپ کے ظلم پر صبر کرے مگر عقوق نکرے حدیث جابر میں عاق کو ملعون فرمایا ہے رواہ الطبرانی
وصححہ الحاکم اسیطرح جو ماں باپ کو گالی دیتا ہے اوسکو بھی حدیث ابن عباس میں

ملعون فرمایا ہے رواہ ابن حبان گالی کچھ اسی کا نام نہین ہے کہ فحش بکے بلکہ جو کلمہ اہانت کا یا بری بات مونہہ سے نکلتی ہے وہ گالی ہے یا جو شکایت وحکایت ظلم کی کیجاتی ہے وہ بہی درحقیقت عقوق والدین ہے حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب گناہون کو اللہ جب تک چاہتا ہے قیامت تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اسمین جلدی کرتا ہے مرنے سے پہلے زندگی مین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والاصبہانی مگر اتنی بات ہے کہ وہ عقوق شرعاً بہی عقوق ہو نہ ہر وہ کام جسکو مان باپ عقوق سمجھ لین کیونکہ اس زمان آخر مین جسطرح اکثر اولاد نافرمان والدین ہوتی ہے اسیطرح بعض مان باپ بہی ظالم ناحق پسند ہوتے ہین بلا وجہ بہی اولاد کو ستاتے ہین ایک شخص نمازی کے مونہہ سے مرتے دم کلمہ نہ نکلتا تہا وہ عاق تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی مان سے قصور اوسکا معاف کرایا تب کلمہ نکلا فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار رواہ الطبرانی واحمد مختصراً ؂

بشارت بر قطع رحم

عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رحم لٹکتا ہے عرش سے کہتا ہے جو کوئی جوڑے مجہکو جوڑے اوسکو اللہ جو کوئی کاٹے مجہکو کاٹے اوسکو اللہ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے عبد الرحمن بن عوف کا مرفوعاً لفظ یہہ ہے اللہ نے کہا مین ہون اللہ مین ہون رحمن بیئے رحم پیدا کیا اپنے نام مین سے اوسکا نام نکالا سو جو کوئی اوسکو جوڑیگا مین اوسکو جوڑونگا جو کوئی اوسکو کاٹے گا مین اوسکو کاٹونگا رواہ الترمذی وقال حسن صحیح وابوداؤد وابن حبان منذری نے کہا تصحیح ترمذی مین نظر ہے یہہ مضمون وصل وقطع رحم کا متعدد حدیثون مین بڑے شد ومد سے آیا ہے روایت سعید بن زید مین مرفوعاً جنت کو قاطع پر حرام فرمایا ہے رواہ احمد والبزار ورواۃ احمد ثقات

ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ واصل وہ نہین جو مکافی ہے لکن واصل وہ شخص ہے کہ
جب اوسکا رحم قطع کیا جاوے تو وہ اسکو وصل کرے رواہ البخاری واللفظ لہ و
ابوداؤد والترمذی یعنی بلا کسی وجہ شرعی کے رشتہ نہ توڑے احسان سے مونہہ نموڑے
ام کلثوم نے مرفوعًا کہا ہے کہ افضل صدقہ وہ صدقہ ہے جو ذی رحم دشمن پر ہو رواہ
الطبرانی وابن خزیمۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم دشمن سے احسان کرنا
مطلقًا دلیل بہتاوری ہے خصوصًا جبکہ اوس سے کوئی اتصال رحم بھی ہو یہ صلہ رحم
جب ہی صحیح ہوگا کہ شرعًا وہ اسکا قریب ٹھیریگا ورنہ خیر مثلاً اولاد زنا ماں کی ہوتی ہے
نہ باپ کی آدینے اسکا رشتہ نہیں ہے کہ صلہ رحم قائم ہو اس مقام مین کہ تو صلہ کر اوس سے
جو تجھ سے قطع کرے تو معاف کر اوس سے جو تجھپر ظلم کرے تو حلم کر اوسپر جو تجھ سے جہل کرے
بہت حدیثین آئی ہین جنت کا وعدہ فرمایا ہے سب سے زیادہ صلہ رحم ماں باپ اولاد شوہر
بی بی کا ہے پھر جو جتنا قریب ہو صحیح النسب ہو عائشہ نے مرفوعًا کہا ہے کہ اسرع خیر ثوابًا
بین بر وصلہ ہے اسرع شر عقاب بین بغی وقطع رحم ہے رواہ ابن ماجۃ ابوبکرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے کوئی گناہ لائق اسکے نہین کہ اوسکے صاحب کو جلد سزا دیجاوے
دنیا مین اور آخرت کے لئے الگ عقوبت ذخیرہ کیجاوے مگر بغاوت وقطیعت رحم رواہ
ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن صحیح الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث مرفوع
عائشہ سے معلوم ہوا کہ شب نصف شعبان مین بہت سے لوگ آگ سے آزاد کیے جاتے
ہین مگر قاطع رحم وعاق والدین و مدمن خمر رواہ البیہقی جبیر بن مطعم کی حدیث مرفوع
مین اس بات کی صراحت ہے کہ قاطع رحم داخل جنت نہوگا اسکو شیخین وترمذی نے روایت
کیا ہے قطع رحم اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی شخص کا قریب رشتہ دار ہو مرد یا عورت
پہر اوس سے بلا وجہ شرعی ترک محبت وقرابت کردے غیر سے رشتہ جوڑے اوسکی اولاد
اپنی اولاد کے لئے نہ لے نہ اپنی اولاد کو اوسکی اولاد سے بیاہے باوجود اوسکی مفلسی

اپنی آسودگی کے کچھہ سلوک نکرے بشاشت سے نہ ملے محض یہہ کام براہ نفسانیت ہو تو ایسا شخص قاطع رحم ہے رہی یہہ بات کہ ایک شخص صالح ہے اوسکی برادری فاسق ہے اور وہ بسبب اوس فسق یا کفر و شرک و بدعت کے اون سے نہین ملتا خدا کے لیے اونکا دشمن ہے اگر آج وہ صلاحیت اختیار کرین تو پہر کچہہ اسکے دلمین اونکا بغض باقی نرہے یا اسی وجہ سے اونسے رشتہ داری نہین کرتا ہے غیر سے بسبب صلاح کے قرابت چاہتا ہے تو ایسا شخص قاطع رحم نہین ہے بلکہ مومن کامل مسلمان صادق ہے کیونکہ اللہ کے لیے دوستی و دشمنی کرنا واجب ہے بے اسکے ایمان کامل نہین ہوتا ؎

فدای یک تن بیگانہ کاشنا باشد		ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد

حق شرعی سے زیادہ برادری کو دینا بہی واجب نہین ہے خصوصاً جبکہ عامۂ مسلمین کا حق تلف کرکے دیگا تو فاسق ٹہیریگا نہ واصل احسان کرنا ہر محتاج کے ساتہہ درست ہے گو کیسا ہی کیون نہو اوسیطرح مان باپ کے ساتہہ بہی جائز ہے اگرچہ کافر ہون بہرحال جو لوگ نیک برادری سے قطع کرتے ہین بلا وجہ شرعی کے تارک صلۂ رحم ہین اونکے لیے یہہ بشارتین ہین

بشارت بر ایذا دہی ہمسایہ

حدیث مقداد بن اسود سے مرفوعاً معلوم ہوا کہ زن ہمسایہ سے زنا کرنا یا ہمسایہ کی چوری کرنا دس غیر عورتون سے زنا کرنے دس گہر غیر کے چوری کرنے سے زیادہ تر ہے یعنی گناہ مین اسکو احمد نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقہ ہین رواہ الطبرانی ایضاً ابو ہریرہ کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قسم کہا کر تین بار فرمایا کہ جسکی شرو ایذا سے ہمسایہ امن مین نہین ہے وہ شخص مومن نہین رواہ احمد والبخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق سے امن مین نہین ہے احمد نے یہہ زیادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچہا بوائق کیا ہے فرمایا شر یہی مضمون

حدیث ابی شریح کعبی مین ہمراہ نفی ایمان کے نزدیک بخاری کے آیا ہے اس مضمون کی بہت حدیثین ہین امرا اور رؤسا کے پڑوسی ہمیشہ ایذا پاتے ہین کسیکی چہت سے کسیکا گہر نظر آتا ہے کسی کی کہڑکی سے ہمسایہ کی بے پردگی ہوتی ہے کوئی آنچا لقا پڑوسی کے گہر مین جہانکا تاکا کرتا ہے اسطرح کا شر و فساد ہمیشہ رہتا ہے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو یہ بشارت سنائی کہ تم بے ایمان ہو مومن نہین ہو تمہارا ایمان جب ٹہکانے ہو کہ تمہاری شر سے تمہارے ہمسایہ امن و امان مین رہین بلکہ حدیث انس مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ قسم ہے خدا کی بندہ ایماندار نہین ہوتا جب تک کہ واسطے اپنے ہمسایہ کے وہی بات نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے کعب بن مالک کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا مین محلہ بنی فلان مین اوترا ہون سب سے زیادہ ایذا مجھکو وہ دیتا ہے جو مجھ سے قریب تر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر و عمر و علی کو بہیجا کہ دروازہ مسجد پر کہڑے ہو کر پکاردین الا ان اربعین دارا جار ولا یدخل الجنۃ من خاف جارہ بوائقہ رواہ الطبرانی یعنی چالیس گہر تک ہمسایگی ہے اسکو منذری نے بلفظ روی روایت کیا ہے اسی لفظ کے ساتہ انس بن مالک سے بہی مرفوعاً یون آیا ہے کہ جسنے ستایا ہمسایہ کو اوسنے مجھے ستایا جس نے مجھکو ستایا اوسنے خدا کو ستایا رواہ ابو الشیخ عقبہ بن عامر کی حدیث مرفوع مین ہے کہ اول خصمین دن قیامت کو یہی ہر دو ہمسایہ ہونگے رواہ ابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا فلان عورت بہت نماز صدقہ کرتی روزہ رکہتی ہے مگر ہمسایون کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے فرمایا آتش دوزخ مین ہے کہا فلان عورت کا روزہ نماز کم ہے پنیر صدقہ مین دیتی ہے مگر پڑوسیونکو نہین ستاتی فرمایا وہ جنت مین ہے رواہ احمد والبزار وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے بہی باسناد صحیح اس لفظ سے روایت کیا ہے صحابہ نے کہا فلانی عورت دن کو روزہ رکہتی ہے رات کو نماز پڑہتی ہے ہمسایونکو ایذا دیتی ہے فرمایا یہ

عورت جہنم مین جاویگی کہا فلانی عورت نری فرض نماز ادا کرتی ہے صدقہ پنیر کا دیتی ہے
مگر پڑوسیون کو نہین ستاتی فرمایا وہ جنتی ہے انس بن مالک نے مرفوعاً کہا ہے کہ نہین ایمان
لایا مجھپر وہ شخص جو سیر شکم سویا اور اوسکا ہمسایہ اوسکے پہلو مین بھوکا پڑا رہا رواہ الطبرانی
والبزار واسنادہ حسن ابن عمرو عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھکو وصیت کرتے ہین ساتھہ ہمسایہ کے یہانتک کہ مینے
گمان کیا کہ وہ اوسکو وارث کر دینگے رواہ الشیخان واہل السنن الا النسائی ؁

بشارت بر قیام مہمان نزد میزبان یاد بر سہ روز

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مہمان کا حق ہے میزبان
پر تین رات جو اس سے زیادہ کیا وہ صدقہ ہے ضیف پر واجب ہے کہ چلا جاوے
وہان سے کوچ کرے گھر والون کو گنا ہگار نکرے رواہ احمد وابو یعلی والبزار اس
مضمون کی کئی حدیثین آئی ہین بعض مہمان اسطرح ستو باندہکر پیچھے پڑتے ہین کہ کسیطرح نہین
ٹلتے آپ بہی عاصی ہوتے ہین دوسرے کو بہی عاجز کرتے ہین انا للہ ؁

بشارت بر حقارت ما حضر و ما قدم الیہ

جابر کے پاس کچھہ صحابی آئے سرکہ روٹی سامنے رکھدیا کہا کھاؤ رسول خدا نے فرمایا ہے
کہ سرکہ اچھا سالن ہے آدمی کی ہلاکت ہے کہ اوسکے بھائی اوسکے پاس آوین وہ اوس چیز
کو جو گھر مین ہے حقیر سمجھے اونکے سامنے نرکھے قوم کی ہلاکت یہہ ہے کہ وہ اوس چیز کو جو
اونکے روبرو لائی گئی ہے حقیر جانین اسکو احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ
یون ہے کہ کافی ہے یہہ شر واسطے آدمی کے کہ حقیر سمجھے اوس چیز کو جو اوسکے سامنے لائی جاوے
بعض اسانید اس حدیث کے حسن ہین ؁

بشارت براختیار بخل

حدیث انس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بخل سے پناہ مانگی ہے رواہ
مسلم جابر کا لفظ یہہ ہے بچو کنجوسی سے بے شک کنجوسی نے ہلاک کیا اونکو جو تم سے پہلے تھے اونسے
خونریزی کرائی اونسے حرام کو حلال کرا دیا رواہ مسلم حدیث ابی ہریرہ مین بخل کو سبب ہلاک
و مار و قطع ارحام و استحلال حرام کا فرمایا ہے رواہ ابن حبان والحاکم و صححہ حدیث ابن
عمر مین بخل کو باعث فجور کا ٹھیرایا ہے رواہ ابو داؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے
سب سے بدتر خصلت آدمی مین بخل ہالع جبن خالع ہے اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے ابی ہریرہ
سے مرفوعاً نقل کیا ہے ہلع کہتے ہین اشد حزن کو خلع کہتے ہین اشد خوف کو دوسری روایت ابی ہریرہ
کا لفظ یہہ ہے کہ شح و ایمان بندے کے دلمین جمع نہین ہوتا ہے رواہ النسائی و ابن حبان
والحاکم یعنی بخل و ایمان ایک دوسرے کی ضد ہین شح کہتے ہین بخل کو انس نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اسلام کو کوئی چیز ایسا نہین مٹاتی جیسا یہہ بخل مٹاتا ہے
رواہ ابو یعلی والطبرانی ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین کہ بخیل بہشت مین نہین جاویگا۔ رواہ الطبرانی
یہی مضمون حدیث ابی بکر مین مرفوعاً نزدیک ترمذی کے بھی آیا ہے بخیل کے ساتھ مرد فریبی و
منان کا بھی ذکر کیا ہے بخل کو حدیث ابن عمر مین منجملہ مہلکات کے گنا ہے رواہ الطبرانی
حدیث ابی ذر مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ تعالے شیخ زانی و بخیل و متکبر کو دشمن رکھتا ہے اسکو
ابن حبان نے روایت کیا ہے حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے کہ بخیل اللہ سے جنت سے لوگون
سے دور ہے جہنم سے قریب ہے رواہ الترمذی دوسری حدیث ابو ہریرہ مین یون
آیا ہے کہ بیشک ہر سخی جنت مین ہے ہر بخیل جہنم مین ہے اللہ پر یہہ بات واجب ہے مین اسکا
کفیل ہون پوچھا سخی کون ہے بخیل کون ہے فرمایا سخی وہ ہے جو اللہ کے حقوق اپنے مال
مین ادا کرتا ہے بخیل وہ ہے جو حقوق خدا کو منع کرتا ہے رواہ الاصفہانی معلوم ہوا کہ

جو شخص حق واجب شرعی ہر ذی حق کا ادا کرے وہ بخیل نہین گو زیادہ صرف نکرے بلکہ جو اندہا دہند خرچ کرتا ہے وہ مسرف ہے مسرف کو شیطان کا بہائی فرمایا ہے احمق لوگ اوسکو سخی جانتے ہین جو اپنا مال ہر جگہہ اوڑاتا ہے خلاف شرع کامون مین صرف کرتا ہے حسن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین جب اللہ کسی قوم کے ساتھہ ارادہ بہتری کا کرتا ہے تو حکمار کو والی امر کرتا ہے مال نزدیک سخیون کے رکھتا ہے جب کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو احمقون کو والی امر کرتا ہے مال نزدیک بخیلون کے رکھتا ہے رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ مذمت بخل مدح سخا مین بہت حدیثین آئی ہین جو لوگ زکوٰۃ نہین دیتے نان نفقہ واجبی ادا نہین کرتے کسی محتاج مسکین سے سلوک نہین کرتے اونکو یہہ مژدہ دخول نار بعد از پروردگار کا مبارک ہو اللھم احفظنا ؁

بشارت بر عود انسان در ہبہ خود

ابن عباس کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص رجوع کرتا ہے اپنے ہبہ مین وہ مانند کتے کے ہے جو اپنی قے کو پہر کہاتا ہے رواہ السنۃ ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے کہ عود کرنیوالا اپنے ہبہ مین ایسا ہے جیسے عود کرنیوالا قے مین قتادہ نے کہا ہم نہین جانتے قے کو مگر حرام ابن عمر وابن عباس کی حدیث مین آیا ہے حلال نہین کسی شخص کو کہ دیوے کوئی چیز کسیکو یا ہبہ کرے کوئی چیز پہر رجوع کرے اوسمین مگر باپ کہ جو اوسنے اولاد کو دیا ہے اوسمین رجوع کرسکتا ہے رواہ اہل السنن الاربعۃ ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ مثال اوس شخص کی جو پہیر لیتا ہے دیکر مثال کتے کے ہے جو قے کرکے پہر اوسکو کہاتا ہے رواہ اہل السنن الا الترمذی ؁

بشارت بر فحش وبذا یعنی بدزبانی

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ بذا یعنی بدزبانی جفا ہے جفا جہنم مین ہے اسکو احمد نے برجال صحیح روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے و رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ بدزبانی آدمی کو دوزخ کی سیر کراتی ہے سب سے زیادہ مرض بدزبانی کا عورتونکو ہوتا ہے یہہ بشارت انکو مبارک ہو ابوامامہ کی حدیث مین بدزبانی کو نفاق فرمایا ہے رواہ الترمذی واستغربہ منذری نے کہا بذا رکہتے ہین بات مین فحش بکنے کو طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ فحش وبذا رطرف سے شیطان کے ہے یہہ دونون نار سے قریب جنت سے دور کرتے ہین انس کا لفظ مرفوعًا یون آیا ہے کہ جس چیز مین فحش ہوتا ہے اوسکو عیب لگ جاتا ہے جس چیز مین حیا ہوتی ہے اوسکو زینت ہوجاتی ہے رواہ ابن ماجۃ وحسنہ الترمذی ابن عمر کی حدیث مرفوع یہہ ہے کہ جب اللہ کسی بندے کا ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اوس سے حیا چہین لیتا ہے رواہ ابن ماجۃ بطولہ جو بیحیائی بےشرمی آسودہ مردون عورتون مین ہوتی ہے وہ سبکو معلوم ہے نہ انکی زبان قابو مین رہتی ہے نہ انکے افعال اسلیے یہہ لوگ خدا کے دشمن ہوتے ہین ؛

بشارت بر بدخلقی

نواس بن سمعان کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے گناہ وہ ہے جو تیرے سینے مین کہٹکے تجھکو لوگونکا اوسپر مطلع ہونا برا لگے اسکو مسلم وترمذی نے روایت کیا ہے ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ دشمن رکہتا ہے فحش بکنے والے بدزبان کو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان منذری نے کہا بذی وہ شخص ہے جو بیہودہ وفحش بات کرتا ہے معلوم ہوا جسکی زبان زیادہ چلتی ہے گفتگو مین بیباک بےشرم ہے وہ بدخلق ہے نہ خوش خلق حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے وہ چیز جو اکثر لوگون کو داخل نار کرتی ہے یہی مونہہ وشرمگاہ ہے رواہ الترمذی وابن حبان والبیہقی

ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے سو منہ سے زبان کے گناہ ہوتے ہین شرمگاہ
سے زنا اغلام وغیرہا ہوتا ہے بعض عورتین ان دونون قسم کے گناہ کرتی ہین نہ زبان
قابو مین ہے نہ ستر زبان سے لعن طعن غیبت مذمت ہجو ہر کسی کی نکلتی ہے حال جماع و صحبت
کا بیان کیا کرتی ہین شرمگاہ وقف فساق ہے ہر کسی سے اولجھنے ملنے کو طیار رہین اسکو
خوش نصیبی جانتی ہین اسکے خلاف کو بدنصیبی سمجھتے ہین ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدخلقی عمل کو ایسا بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو رواہ الطبرانی
والبیہقی رافع بن مکیث کی حدیث مین بدخلقی کو شوم فرمایا ہے رواہ احمد جابر نے کہا
کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا شوم کیا ہے فرمایا بدخلقی ہے رواہ
الطبرانی میمون بن مہران کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ کوئی گناہ نزدیک خدا کے زیادہ بڑا
بدخلقی سے نہین ہے رواہ الاصفہانی مرسلاً ؀

بشارت بر حب قیام از بہر خود

معاویہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوست رکھے
اس بات کو کہ کہڑے رہین اوسکے لئے لوگ وہ بناوے جگہہ اپنی آتش دوزخ مین اسکو ابوداؤد
نے باسناد صحیح روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ابو امامہ باہلی کا لفظ یہہ ہے کہ نکلے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصا ٹیکے ہوئے ہم سب کہڑے ہوگئے فرمایا مت کہڑے
ہو جیسے عجمی ایک دوسرے کے لئے کہڑے ہوتے ہین اسکو ابوداؤد وابن ماجہ نے بسند حسن
روایت کیا ہے اسکی سند مین ابو غالب ہین منذری نے کہا غالب انپر توثیق ہے وقد
صحح له الترمذی وغیرہ بہرحال یہہ حدیث لایق احتجاج کے ہے معلوم ہوا کہ کسیکی تعظیم
کے لئے کہڑا ہونا منع ہے جگہہ دینے کے لئے سرکنا یا محبت سے اوٹھکر ملنا اور بات ہے فاطمہ
علیہا السلام کے ساتھ قیام کا برتاؤ اسیطرح پر تہا امرا و رؤسا کے دربار مین لوگ

کہڑے رہتے ہین خصوصاً چوبدار چپراسی پادشاہون کے دربار مین اہل دربار نہین بیٹہتے
تعظیم کے لئے کہڑے ہوتے ہین یہہ سب معصیت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بڑہکر کون بادشاہ امیر رئیس ہوسکتا ہے صحابہ آپکے لئے کہڑے نہ ہوتے تہے جو اتفاقاً کہڑے
ہوگئے اونکو منع کردیا آب سفہاء الاحلام محفل مولد مین مجرد تصور جناب نبوی پر قیام تعظیم
کرتے ہین انکی وہی مثل ہے کہ عقل چہ کتی ست کہ پیش مردان بیا بیداس سے بڑہکر یہہ ہے
بعض سلاطین اپنے لئے سجدہ کرلیتے ہین خود بہی کافر بنتے ہین دوسرونکو بہی کافر بناتے
جسنے یہہ سمجہا کہ سجدۂ تحیت درست ہے وہ مدارک شرع اسلام سے بالکل جاہل ہے ؛

بشارت بر سلام باشارت

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً روایت ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو ہمارے
غیر کی سی طرح بناوے تم یہود ونصاریٰ کیطرح نہ بناؤ یہود انگلیون سے سلام کرتے ہین اور نصاریٰ
کف دست سے اسکو ترمذی وطبرانی نے روایت کیا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ سلام کرنا آدمی
کا ایک انگلی کے اشارے سے فعل یہود کا ہے اسکو ابو یعلی نے بروات صحیح روایت
کیا ہے لفظ طبرانی کا ہے آب عوام اہل اسلام مین بہی اسطرح کے سلام کا رواج نکلا ہے
بلکہ خواص بہی اسکو پسند کرتے ہین مضائقہ نہین انکا اور اہل کتاب کا بصورت مشابہت
ایک ہی حکم ہے تہہ مژدہ انکے لئے کیا کم ہے حالانکہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آچکا ہے
تم یہود ونصاریٰ سے ابتدا بہ سلام نکرو جب کسی رستہ مین یہہ تمکو ملین تو انکو تنگ راہ
طرف مضطر کرو رواہ مسلم واللفظ لہ وابو داؤد والترمذی اب سلام کرنا کیسا
نام کے مسلمان اپنے کندہون پر لئے پہرتے ہین ہنود انکی جے پکارتے ہین انس کی حدیث
مین مرفوعاً فقط اتنا آیا ہے کہ جواب مین سلام اہل کتاب کے فقط وعلیکم کہو رواہ البخاری
ومسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ ؛

بشارت بر اطلاع انسان در خانہ کسی بیش از استیذان

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے جہانکا کسی قوم کے گہر مین بغیر اونکے اذن کے حلال ہوا اون قوم کے لیے کہ اوسکی آنکہہ پہوڑ دین اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ابو داؤد مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ یہہ آنکہہ ہدر ہے یعنی اسپر کچہہ قصاص نہین نسائی کی روایت یہہ ہے کہ نہین دیت اوسکے لیے اور نہ قصاص محدثین کا مذہب موافق انہین حدیثون کے ہے اہل راے انکی تاویل کرتے ہین کوئی دلیل واسطے تاویل کے موجود نہین مجرد راے واجہتاد ہے یہہ سزا وجزا متعدد احادیث مین بصراحت تمام آچکی ہے پہر کوئی وجہ واسطے صرف نص کے ظاہر سے نہین ہے ابو ذر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس آدمی نے پردہ اوٹہا کر اپنی نگاہ اندر گہر کے کی اذن لینے سے پہلے تو اوسنے حد کا کام کیا جسکا کرنا اوسکو حلال نہ تہا اگر کوئی آدمی اوسکی آنکہہ پہوڑ ڈالیگا تو رایگان جاویگی رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح الا ابن لہیعۃ ورواہ الترمذی واستغربہ یعنی قصاص نہ لیا جاویگا خوب کیا جو ایسے موذی کی آنکہہ کو اندہا کر دیا ؂

بشارت بر استماع سخن غیر وغیرہ

ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے جسنے بنائے خواب بے دیکہے اوسکو کہین گے کہ دو جو کے اندر گرہ لگاوہ نہ لگا سکیگا جسنے سنی بات چیت کسی قوم کی اور وہ قوم ناخوش ہے تو ڈالا جاویگا اوسکے کان مین بگہلا ہوا سیسا دن قیامت کے جسنے بنائی کوئی تصویر اوسکو کہین گے کہ اسمین جان ڈالدے وہ نہ ڈال سکیگا جب دو آدمی باہم تنہا گفتگو کرتے ہون تو تیسرے شخص کو اوسکا سننا حرام ہے شکی مزاج عورت مرد واسطے جنکی خبر زیادہ رکہتے ہین ہر شخص کی کانا پہوسی پہ کان رکہتے ہین انکے لیے یہی مژدہ مذکور کافی ہے ؂

بشارت بر غضب و خشم

ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا غصہ نہ کیا کر اوسنے کئی بار یہی کہا آپنے بھی ہر بار یہی فرمایا کہ لا تغضب رواہ البخاری یہہ اسلئے فرمایا کہ سارے جہان کی برائی و بدی اسی کمبخت غصے مین جمع ہوتی ہے جو کوئی غصہ نہین کرتا ہے وہ خدا کے غصے سے بھی دور رہتا ہے اسکو احمد و ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے ایک آدمی نے کہا ایسا عمل بتاؤ جس سے جنت ملے فرمایا غصہ نکر تیرے لیے جنت ہے اسکو طبرانی نے بسند صحیح ابو الدرداء سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ غصہ کرنا سبب بُعد کا خدا سے اور موجب نار کا ہے واسطے غضیل شخص کے مرد ہو یا عورت ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ وہ شخص پہلوان نہین جو کسیکو پچھاڑ دیتا ہے پہلوان وہ ہے جو وقت غصے کے اپنی جان کو قابو مین رکھتا ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی لفظ سے کئی حدیث مین آیا ہے جب کسیکو غصہ آوے کھڑا ہو تو بیٹھہ جاوے اسپر بھی غصہ دور نہو تو لیٹ جاوے اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے ابی ذر سے مرفوعاً روایت کیا ہے دوسرا علاج غصے کا حدیث ابی وائل مین مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ وضو کر لے رواہ ابو داؤد

بشارت بر تہاجر و تشاحن و تدابر

حدیث ہشام بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے کہ حلال نہین کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ جب تک یہہ دونون جدا رہین گے حق سے الگ ہین پھر جسنے پہلے ملاپ کیا وہ اوسکے لیے کفارہ ہوا اگر اسکے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے اسکو جواب دیتے ہین شیطان اسکو جواب دیتا ہے اگر دونون اسی جدائی پر مر گئے تو ہرگز بہشت مین نہ جاوینگے رواہ احمد و رواتہ محتج بھم فی الصحیح و ابو یعلی و الطبرانی و ابن حبان فضالہ بن عبید کا یہہ لفظ ہے

جسنے چھوڑا اپنے بہائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ وہ نار مین جاویگا مگر یہہ کہ خدا اوسپر رحم کرے رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ابی خراش کی حدیث سے مرفوعاً معلوم ہوا کہ جسنے ایک سال تک اپنے بہائی کو چھوڑا اوسنے گویا اوسکا خون کیا رواہ ابوداؤد والبیہقی مراد یہہ ہے کہ دنیا کے معاملات مین جس سے کچھہ رنج اٹھاوے تو تین دن سے زیادہ جدا نہ رہے دین کے لیے ساری عمر کو چھوڑنا درست ہے اگر وہ بات اس درجہ کو پہونچ گئی ہو مثلاً مشرک ہوگیا ہے یا ملحد یا مبتدع سخت ابوداؤد نے کہا کہ جب یہہ جدائی اللہ کے لیے ہے تو اس باب سے نہین ہے اسلئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیبیون کو چالیس دن تک چھوڑ دیا ابن عمر نے اپنے ایک بیٹے کو مرتے دم تک علحدہ کر دیا رجوع کی صورت یہہ ہے کہ اوسکے پاس آوے سلام کرے اسکو طبرانی نے بسند جید ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابوہریرہ کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ ہر پیر و جمعرات کو اللہ غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اون دو شخص کو جنکے بیچ مین دشمنی و کینہ ہے یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ مالک ومسلم واللفظ لہ واهل السنن الا النسائی اسیطرح حدیث مرفوع معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ شب نصف شعبان کو اللہ سبکو بخشتا ہے مگر مشرک و مشاحن کو رواہ الطبرانی وابن حبان والبیہقی وابن ماجۃ من حدیث ابی موسی والبزار والبیہقی من حدیث ابی بکر بنحوہ باسناد لا باس بہ ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکی نماز بالشت بہر سر سے اوپر نہین جاتی ایک امام ایسی قوم کا کہ وہ قوم اوس سے ناخوش ہے دوسری وہ عورت جو سوئی اور شوہر اوسکا اوسپر خفا ہے اور دو بہائی جو ایک دوسرے سے جدا ہین رواہ ابن ماجۃ واللفظ لہ وابن حبان ؛

بشارت بر گفتن لفظ کافر در حق مسلمان

ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہا کسی
آدمی نے اپنے بہائی کو کہ اے کافر تو ایک اون دونون مین کا کافر ہوجاتا ہے اگر وہ
ایسا نہین ہے تو یہہ کہتا اسی پر لوٹ پڑتا ہے اسکو مالک و شیخین و ابو داؤد و ترمذی نے
روایت کیا ہے ابو ذر کا لفظ یہہ ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتہہ کفر کے یا دشمن خدا کہا
اور وہ ایسا نہین ہے تو وہ کفر اس پر لوٹ آتا ہے رواہ الشیخان، حدیث ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما رواہ البخاری
ابو سعید کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کافر کہا کسی شخص نے کسی شخص کو
مگر ہوا ساتہہ اس کہنے کے ایک اون دونون مین کا اگر وہ دوسرا کافر ہے ورنہ یہہ بسبب
اوسکی تکفیر کے کافر ہوگیا رواہ ابن حبان فی صحیحہ عمران بن حصین کا لفظ یہہ ہے کہ
کہنا کسی شخص کا اپنے بہائی کو کافر برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے رواہ البزار و رواتہ
ثقات پہلے رافضی اس امت کے سلف صلحاء کو کافر باغی طاغی غاصب کہتے تہے سو اللہ
نے اونکو کافر کیا لیغیظ بہم الکفار فرمادیا اب مقلدین مذاہب متبدعین شعار اہل سنت
وجماعت کو کافر کہتے ہین ذرا سے اختلاف راجح پر فتویٰ کفر کا لکہدیتے ہین جاہل عوام
ائمہ اربعہ مجتہدین کے حق مین طعن لعن کرتے ہین اہل حق کا کچہہ نہین جاتا انکی تکفیر انہین پر
لوٹ آتی ہے یہہ سب مکفرین کفر کے فوارے ہین تاویل ادلہ پر کسی کی تکفیر کرنا خلاف ادلہ
شرعیہ ہے ہان جو کافر بتصریح ہے اوسپر اطلاق کفر کا ہوسکتا ہے آجکل نرخ تکفیر و تضلیل کا
ہی مین ہر مسلمان کے بہت ارزان ہوگیا ہے دنیا کا برا ہو اسنے سبکو اپنے جال مین پہانس
رکہا ہے یہانتک کہ اب دین بہی دنیا ٹہیر گیا ہے اگر ایک دوسرے کو کافر گمراہ نہ کہے تو دنیا کی
کیسے چلے پیسے کیسے ملین دنیاداری کسطرح بن سکے اسلیئے ایک سخت ضرورت تکفیر کی ان صاحبون کو
درپیش ہے انجام مبارک ہو ؛

بشارت بوجہ تناسل ہی آدمی و دابہ

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برا کہنا گالی دینا مسلمان کو فسق ہے مارنا مسلمان کا کفر ہے رواہ الشیخان واہل السنن الا ابا داؤد ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ برا کہنا کسی مسلمان کو جیسکا ہلاکت پر ہے رواہ البزار باسناد جید دو گالی گلوج کرنیوالے جو کچھہ کہتے ہین گناہ اوسپر ہے جسکی طرف سے ابتدا ہے جب تک مظلوم حد سے تجاوز نکرے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی معلوم ہوا کہ گالی کے عوض گالی دینا جائز ہے مگر زیادہ عدو اول سے نہ درست ہے

دہن خویش بدشنام میالا صائب	کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

عیاض بن حمار نے کہا اے نبی اللہ کوئی آدمی مجھکو گالی دیتا ہے اور وہ رتبہ مین مجھسے کمتر ہے کیا مجھپر کچھہ ڈر ہے اگر مین اوس سے بدلا لون فرمایا دو گالی گلوج کرنے والے دو شیطان ہین بکتے لڑتے ہین جھوٹ بولتے ہین رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ بدلا نہ لینا بہتر ہے بدلا لینے سے اب ایک طریقہ سب وشتم کا یہہ نکلا ہے کہ اخبار نویس تو بسبب حصول آزادی کے ہر شخص معین کو گالی دے سکتے ہین رعایا و ملازمین مین جو آپکو ظاہر نہین کر سکتا ہے وہ خط مین گالی گلوج لکھکر فرنگیہ ڈاک کے بھیجدیتا ہے یا فرضی نام یا خیرخواہ لکھدیتا ہے گالی کسیطرح پر دیجاوے فسق صریح ہے دشنام باز شیطان ہے اوس آبرو ریزی کا گناہ برابر قتل کے ہے یہہ انجام ان حضرات کو مبارک ہو حدیث ابی بکر مین فرمایا ہے کہ صدیق کو لائق نہین ہے کہ وہ لعنت کرنیوالا ہو رواہ مسلم وغیرہ اے اللہ مین بھی برائے نام صدیق ہون تو مجھکو اس عیب سے بچانا اگر کوئی بات بری مونہہ سے حق مین کسی حاضر غائب کیھی زبان سے یا ہاتھہ سے نکلی ہو تو معاف فرمانا انک انت التواب الغفور صحابہ لعن وطعن کرنے کو منجملہ کبائر کے گنتے تھے اسکو طبرانی نے بسند جید سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے حدیث سمرہ بن جندب مین اس کہنے سے منع فرمایا ہے کہ خدا کی لعنت ہو خدا کا قہر پڑے یا جہنم مین جاوے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح حاکم نے کہا یہہ حدیث

صحیح الاسناد ہے ابوالدرداء کی حدیث مرفوع مین آیا ہے بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے وہ لعنت آسمان پر چڑہجاتی ہے آسمان کے دروازے بند کردئے جاتے ہین پہر زمین پر پہر آتی ہے یہان بہی دروازے بند ہوتے ہین دائین بائین چلتی پہرتی ہے کسی جگہہ ٹہکانا نہین ملتا ناچار پہر پہرا کر اوسی شخص ملعون کیطرف آتی ہے اگر وہ لائق اوسکے ہے ورنہ لاعن پر لوٹ پڑتی ہے رواہ ابوداؤد یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثون مین آیا ہے بہرحال لاعن فوارۂ لعنت ٹہیرتا ہے یہہ مرض لعن طعن کا عورتون مین بہ نسبت مردون کے سبسے زیادہ ہوتا ہے انکی زبان ہرگز نہین رکتی گویا یہہ خود اپنے اوپر رات دن لعنت کرتی رہتی ہین اوس بچاری غریبا کا شوہر ہو یا نوکر یا چاکر کچہ بہی نہین جاتا عطاے تو بلقاے تو بخشیدم **فائدہ** احادیث مین لعنت کرنے سے بعیر و ناقہ پر نہی آئی ہے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے اسلئے کہ نماز کے لئے جگاتا ہے اسیطرح پسو کو گالی دینے سے منع کیا ہے غرضکہ لعن و سب کسی مخلوق پر بہی نچاہیے جو کوئی ناحق ناروا کسی چیز یا کسی آدمی پر لعنت کرتا ہے وہ لعنت اسی شخص پر اولٹ پڑتی ہے نہ اوسپر جسپر اسنے لعنت کی ہے یہہ مضمون حدیث ابن عباس کا ہے مرفوعاً نزدیک ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان کے اسیطرح جو شخص اپنی مملوک پر لونڈی ہو یا غلام تہمت زنا لگاتا ہے دن قیامت کے اوسپر حد قذف جاری کیجاویگی وہان بعوض اوس غلام و لونڈی کے میان بی بی کو سزا ملیگی *

بشارت بر دشنام دہی زمانہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ گالی دیتے ہین بنی آدم زمانہ کو حالانکہ زمانہ مین ہون رات دن میرے ہاتہہ مین ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ تم گالی ندو زمانے کو اسلئے کہ اللہ ہی زمانہ ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ ایذا دیتے ہین مجہکو بنی آدم کہتے ہین کہ کیا خراب زمانہ ہے رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے

شرط مسلم پہ ایک روایت حاکم مین اسطرح پر آیا ہے کہ واد ھراہ کہتے ہین حالانکہ وہ بہرین ہون اسکو بہی شرط مسلم پہ بتایا ہے منذری نے کہا معنی حدیث کے یہہ ہین کہ عرب پر جب کوئی بلا آتی کسیطرح کی مصیبت پڑتی کوئی رنج ہوتا تو زمانے کو گالی دیتے برا کہتے تہے اس اعتقاد پر کہ یہہ کام اسی زمانے کا ہے سو یہہ دشنام وہی واسطے فاعل کے مثل لعن کے ہوتی حالانکہ کسی چیز کا کوئی فاعل سوا خدا کے نہین ہے انتہے اس نہی کے معنی یہہ ہین کہ یہہ کام حرام ہے مگر شیطان کے فریب کو تو دیکہو کہ قطع نظر عامہ خلق کے بالخصوص شعراء کو سب سے زیادہ اسمین مبتلا کر رکہا ہے یہانتک کہ بڑے بڑے معتبر و دیندار عالم بہی اس وہم کے مین آگئے اشعار کے اشعار شکایت و حکایت زمانہ سے بہر دیئے کبہی نام سپہر و چرخ و فلک کا لیکر گالی گفتہ کیا کبہی خود زمانہ کے بد ہونے کی صراحت کی یہہ سب لعن و طعن معاذ اللہ درحقیقت ذات پاک رب العالمین پر ہوئی کہو اب ایمان کہان رہا اسلام کہان گیا جسکے بندے تہے جسکے ہاتہ مین سارا بناؤ بگاڑ انکا تہا عمر بہر اوسیکو برا کہتے رہے یہان عذر حیل پیش نہ چلیگا اسلیئے کہ یہہ بات سب جانتے ہین کہ خالق آسمان و زمین و ما فیہما ایک اکیلا اللہ پاک ہے اسی رات دن کو زمانہ کہتے ہین یہہ گالی خدا پہ نہ پڑی تو پہر کسپر گئی یہہ عذر کہ شاعری مین لحاظ ایسے امور کا نہین رہتا ہے نہ یہہ امور مقصود بالذات ہوتے ہین بدتر از گناہ ہے گویا بے اس سب و شتم دہر و فلک کے شاعری نہین ہوسکتی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۞

بشارت بہ ترسانیدن کدامی مسلمان بسلاح وغیرہ

ایک آدمی سوتا تہا اوسکے پاس ایک رسی رکہی تہی ایک شخص نے جاکر اسطرح پہ اوٹہائی کہ وہ ڈر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو حلال نہین کہ وہ مسلمان کو ڈراوے اسکو ابو داؤد نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے عامر بن ربیعہ کہتے ہین ایک آدمی نے جوتا ایک شخص کا چہپا دیا ہنسی سے رسول خدا نے فرمایا مسلمان کو مت حیران

کرو نہ ڈراؤ مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابو الشیخ ابن عمر کا
یہہ لفظ ہے کہ جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو ڈر سے دن
قیامت کے رواہ الطبرانی اسیطرح ہتھیار سے دہمکانے کو اشارہ کرنے کو منع کیا ہے
تلوار ہو یا تیر یا اور کچھہ بلکہ یہہ فرمایا ہے کہ ایسے آدمی پر فرشتے لعنت کرتے ہین اگرچہ ایکہی
مان باپ کا بہائی کیون نہو رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ حدیث ابی بکرہ مین مرفوعًا بیان
آیا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لیکر سامنے آتے ہین تو قاتل و مقتول دونون نار مین جاتے
ہین رواہ الشیخان یہہ اسلئے ہے کہ ہر ایک کا ارادہ دوسرے کے قتل کرنے کا تہا اس
زمانہ مین ہنسی دل لگی ٹہٹھا مسخرا پن ہر محفل کا نقل ٹہیرا ہے بے اسکے جی نہین لگتا بعض عزیز
کہتی ہین کہ ہم لڑکپن سے کہلنڈرے ہین ہم سے بے مجمع کے نہین رہا جاتا حالانکہ ایسے کہلنڈرون
کے لئے جہنم کا وعدہ آیا ہے اسلام مین ہر لہو و لعب کو حرام فرمایا ہے ؎

	اچہل سال عمر عزیزت گزشت		مزاج تو از حال طفلی نگشت	

لڑکپن کا کہیل تماشا تو معاف تہا کہ بچے مکلف نہین ہوتے جوانی و پیری کا کہیل ضرور اپنا
اثر دکہلاویگا جہنم کے کہیل تماشے مین مدام آنکو رکہیگا پہر مضحکہ و مزاح مین یہہ بہی ہوتا ہے
کہ دوسرے کو ڈرا دیتے ہین ذرا سی بات پر خانہ جنگی ہونے لگتی ہے دونون طرف سے ہتہیار
اوٹہتا ہے ان سب کامون کا نتیجہ یہی ہے کہ چندے گلگشت نار عظیم کرایا جاوے سیر دوزخ
دکہلائی جاوے جہنم کی ہواخوری ہو دنیا کے کہیل تماشون کا مزا ملے انشاء اللہ تعالےٰ
ایسا ہی ہوگا تم تو اپنا کام کئے جاؤ ؏

بشارت بر عدم قبول عذر برادر مسلمان

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسکے پاس اوسکا بہائی عذر لیکر آوے تو چاہئے کہ قبول
کرلے اوسکے عذر کو محق ہو یا مبطل اگر قبول نکریگا تو حوض پر نہ آویگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد

کہا ہے جو دان کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے عذر کیا نزدیک اپنے بہائی مسلمان کے پہر اوس نے قبول نہ کیا اوسکو تو اوسپر گناہ ہے برابر صاحب مکس کے رواہ ابو داؤد فی المراسیل وابن ماجۃ باسناد ین جید ین طبرانی کا لفظ حدیث جابر بن عبداللہ سے یہہ ہے جس نے اعتذار کیا اپنے بہائی سے اوسنے اسکے عذر کو قبول نہ کیا تو اوسپر گناہ ہے مثل خطیۂ صاحب مکس کے ابو الزبیر نے کہا مکاس کہتے ہین عشار کو یعنی وہ شخص جو محصول سائرات لیتا ہے ایک روایت مین یون ہے جسنے عذر کیا پہر وہ عذر قبول نہوا تو حوض پر آنا نہوگا منذری نے کہا ایک جماعت صحابہ سے اسیطرح مروی ہے معلوم ہوا کہ مسلمان جب اپنی خطا و قصور کا عذر کرے تو اوسکا عذر قبول کرنا چاہیے ورنہ مغفرت سے ایک طرح کی محرومی و مایوسی ہوگی حدیث ابن عباس مین مرفوعاً فرمایا ہے کہ سب سے بدتر وہ لوگ ہین جو اقالۂ عثرات نہین کرتے معذرت قبول نہین کرتے گناہ معاف نہین کرتے الحدیث رواہ الطبرانی وغیرہ بہول چوک خطا قصور ہر انسان سے ہوجاتا ہے حسن خلق یہہ ہے کہ عذر والے کا عذر مان لے جاہل مر دعورت ضد سے ہرگز سچا عذر بہی قبول نہین کرتے نہ قصور معاف کرین سو ایسون کا قصور اللہ بہی معاف نہ کریگا حدیث مین آیا ہے من لا یغفِر لا یُغفَر اللہ تعالے تو سوا شرک کے سارے گناہ توبہ کرنے سے معاف کردیتا ہے توبہ درحقیقت نام ندامت و اعتذار کا ہے سلف صالح خون تک معاف کردیتے تھے کسی اور قصور کی کیا ہستی ہے اب وہ وقت آیا ہے کہ ادنی لغزش بہی کوئی معاف نہین کرتا فی الفور انتقام لینے کو طیار ہوجاتا ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بشارت بر نمیمہ یعنی چغلخوری

حذیفہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نمام یعنی چغلخور بہشت مین نہ جاویگا ایک روایت مین بجاے نمام کے قتات آیا ہے رواہ الشیخان وابو داؤد والترمذی منذری نے کہا نمام و قتات ایک چیز ہے نمام وہ ہے جو لوگون کے پاس بیٹھکر بات چیت سنکر

دوسرے سے لگاتا بجھاتا ہے قتات وہ ہے جو چھپکر کسی کی بات سنتا ہے پھر نمیمہ کرتا ہے نمیمہ سے قبر مین عذاب ہوتا ہے یہہ مضمون حدیث ابن عباس مین نزدیک شیخین واہل سنن کے اس لفظ سے آیا ہے کہ گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبر پر جنپر عذاب ہوتا تھا فرمایا کچھہ بڑی بات پر یہہ عذاب نہین ہوتا ہے ایک تو چغلخوری کرتا پھرتا تھا دوسرا پیشاب سے نہ بچتا تھا الحدیث ابن عمر کا یہہ لفظ ہے کہ نمیمہ وشتیمہ وحمیت نار مین ہین رواہ الطبرانی یعنی انجام چغلخوری وگالی گلوچ وطرفداری کا جہنم ہے عبد اللہ بن بسر کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ حسد والا اور نمیمہ وکہانت والا میرا نہین ہے اور نہ مین اوسکا ہون رواہ الطبرانی ابن غنم کی روایت مین نمیمہ والونکو بدترین بندگان خدا فرمایا ہے رواہ احمد علاء ابن حارث نے مرفوعاً کہا ہے کہ ہماز لماز مشار بالنیمما ورجو بے عیب کو عیب لگاتے ہین ان سب کا حشر کتون کی صورت مین ہوگا رواہ ابو الشیخ غرضکہ انجام اس کام کا عذاب قبر پھر دخول نار ہے جو مرد عورت ان کامون مین رہتے ہین اونکے لیے یہہ بہت بڑی نوید ہے ٭

بشارت بر آبروریزی وغیبت وبہتان

خون ومال وآبرو کا ایک ہی حکم ہے انکی حرمت ویسی ہے جیسے حرمت مکہ وماہ ذیحجہ کی اسکو شیخین نے ابی بکرہ سے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے پورا مسلمان ہر مسلمان پر حرام ہے کیا خون کیا آبرو کیا مال رواہ مسلم والترمذی براء بن عازب کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سود کے بہتر دروازے ہین ادنے اونکا یہہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے زنا کرے سب سے زیادہ ربا یہہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آبرو مین زبان درازی کرے رواہ الطبرانی انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے ان اربی الربا عرض الرجل المسلم اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے ابن عباس کا لفظ یہہ ہے اشد الربا واربی الربا واخبث الربا انتہاک عرض المسلم وانتہاک حرمتہ رواہ ابو الشیخ

والبیہقی ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے من اربی الربا استطالۃ المرء فی عرض اخیہ رواہ
البزار باسناد قوی بعض نسخ ابی داؤد مین یون آیا ہے کہ منجملہ کبائر کے ہے زبان درازی
آدمی کی مسلمان کی آبرو مین ناحق اور دو گالیان دینا عوض ایک گالی کے رواہ ابن ابی
الدنیا یہہ گناہ آبروریزی کا شرعا سب سے زیادہ ٹھیرا ہے مگر سب سے زیادہ اسی مین خلق گرفتار
ہے خصوصا عورتین راتدن آبروریزی شوہر کی اپنی زبان سے کیا کرتی ہین زنا و سود
کی برابر انکو گناہ ہوتا ہے بلکہ وہ چند اوس سے فائدہ عائشہ نے صفیہ کو پست قد کہا تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے ایسی بات کہی کہ اگر اوسکو دریا کے پانی سے
ملائین تو ملجاوے یعنی سارا پانی گناہ ہو جاوے اسکو ابوداؤد و ترمذی و بیہقی نے روایت
کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے زینب نے صفیہ کو یہودیہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو نہایت غصہ آیا ذی الحجہ محرم بعض صفر تک زینب سے علٰحدہ رہے رواہ ابوداؤد
عائشہ نے ایک عورت کو دراز دامن کہا فرمایا تہوک تہوکا تو ایک ٹکڑا گوشت کا نکلا اسکو ابن ابی الدنیا
نے روایت کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک شخص کو عاجز یا ضعیف کہا فرمایا تو نے اوسکی غیبت کی اوسکا گوشت کہایا رواہ ابویعلی
والطبرانی یہہ مضمون کہ غیبت کرنا برابر اکل لحم برادر مسلمان کے ہے بہت حدیثون مین آیا ہے
جو بات دوسرے کو بری لگے کسیطرح کی برائی اوسمین نکلے وہ داخل غیبت ہے خواہ مونہہ سے کہے
یا اعضا سے اشارہ کرے جبکہ وہ عیب اوسمین موجود ہو ورنہ پہر بہتان ہے حدیث ابن عباس
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین دیکہا کہ ایک قوم مردار کہاتی
ہے پوچہا یہہ کون ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہہ وہ لوگ ہین جو لوگون کا گوشت کہاتے تہے
یعنی غیبت کیا کرتے تہے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح انس کا لفظ یہہ ہے کہ معراج
مین ایک قوم دیکہی جو اپنے مونہہ و سینے کو ناخونون سے چہیلتی تہی پوچہا یہہ کون ہین کہا یہہ وہ
ہین جو لوگون کا گوشت کہاتے تہے اونکی آبروریزی مین پڑتے تہے رواہ ابوداؤد حدیث

راشد بن سعد مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے گذرا مین عورتون
مردون پر جو اپنی چھاتی کے بل لٹکے ہوئے تھے پوچھا یہہ کون ہین کہا لماز ہماز ہین ویل لکل
همزة لمزة وہان تو فقط کوتاہ قد دراز دامن کہنے پر غیبت ثابت ہو جاتی تھی یہان اخبارون
مین رات دن یہی دہندا آبرو ریزی دروغگوئی غیبت سازی کا رہتا ہے کون محفل ہے
جسمین سیکڑون ہزارون کی ہجو وبرائی نہین کی جاتی غیبت عبادت ٹھیر گئی ہے رات دن
مردار کہایا جاتا ہے جابر ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک بدبودار
ہوا آئی فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ کیا ہوا ہے یہہ بدبو اون لوگون کی ہے جو ایمانداروں
کی غیبت کیا کرتے ہین رواہ احمد ورواتہ ثقات وابن ابی الدنیا حدیث جابر
وابی سعید خدری کا یہہ لفظ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غیبت
سخت تر ہے زنا سے کہا کیونکر فرمایا آدمی زنا کرکے توبہ کر لیتا ہے اللہ قبول کرتا ہے غیبت
والے کی مغفرت نہو گی جب تک کہ مغتاب معاف نکرے رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی
والبیہقی زنا مین تو ایکطرح کا مزا بھی ملتا تھا گو اوسکا انجام بد ہوا غیبت مین تو بالکل
گناہ بے لذت ہوتا ہے غیبت والا زانی سے بھی بدتر ہے عثمان بن عفان مرفوعاً کہتے ہین
غیبت ونمیمایان کو اسطرح جھاڑتے ہین جیسے چروا ہا درخت کے پتے جھاڑتا ہے رواہ
الاصبہانی ابو امامہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی کو
نامۂ اعمال کھلا ہوا ملیگا وہ کہیگا اے رب میرے حسنات جو مینے کئے تھے وہ تو اس صحیفہ مین
نہین ہین ارشاد ہوگا کہ تو نے لوگون کی غیبت کی غیبت نے اون نیکیون کو مٹا دیا رواہ
الاصفہانی ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے جسنے ذکر کیا کسی چیز کا جو اوسمین نہین ہے عیب لگانے
کو قید کریگا اوسکو اللہ نار جہنم مین جب تک کہ اپنے کہے کی سزا پالے رواہ الطبرانی باسناد
جید دوسرے لفظ مین یون ہے کہ گلا دیگا اوسکو آگ دوزخ مین ابن عمر کی حدیث مین یون
آیا ہے کہ پلا دیگا اوسکو نچوڑ اہل نار کا رواہ ابو داؤد طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ دوا آگ

نہ نکلیگا حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ بہتان کا کفارہ نہین
رواہ احمد اسلیے جو کوئی غیبت کا رد کریگا وہ آتش دوزخ سے آزاد ہوگا اسکو ترمذی
نے ابو الدرداء سے روایت کیا ہے حسن کہا ہے غرضکہ یہہ بشارات عمدہ واسطے اہل غیبت
کے نہایت مفید ہین انکو چاہیے کہ بالکل مطمئن ہوکر اپنا کام کرین جتنا ہو سکے ہر کسیکو برا
بہلا کہا کرین ❊

بشارت بر کثرت کلام

عقبہ بن عامر نے پوچہا نجات کیونکر ہو فرمایا اپنی زبان روک گہر مین بیٹہہ اپنے گناہون پر
رو رواہ ابو داؤد وابن ابی الدنیا والبیہقی والترمذی وقال حسن غریب سہل
بن سعد کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے زبان و شرمگاہ کا مین
ضامن ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا رواہ البخاری والترمذی حدیث ابی جحیفہ مین
حفظ لسان کو افضل اعمال ٹہیرایا ہے رواہ ابو الشیخ والبیہقی جب معاذ بن جبل سے کہا
کہ زبان روک پوچہا کیا ہم پکڑے جاوینگے بات پر فرمایا روئے تجہکو ماں تیری کیا اوندہے
سو منہ نار مین نہین ڈالتا مگر یہی زبان کا کاٹا ہوا رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابن ماجۃ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے یہہ حدیث کئی لفظ کئی طریق سے
آئی ہے مطلب یہہ کہ جو چیز آدمی کو سرنگون جہنم مین ڈالتی ہے وہ یہی گفتگو اوسکی زبان کی
ہے جسکی زبان زیادہ چلتی ہے یا جو کوئی بہت باتین بنایا کرتا ہے وہ لایق دوزخ کے ہے
اسلیے فضائل سکوت کے مذمت زیادہ بات کرنے کی بہت حدیثون مین آئی ہے جن لوگون
نے سیکڑون ہزارون قصے کہانی شعر شاعری کی کتابین بنا ڈالی ہین جہوٹی داستان
گڑہی ہین انسے زیادہ شاید کوئی ہی مستحق نار کا ہوگا مگر جسنے توبہ کر ڈالی اچہا آدمی بنگیا
زبان فضول کلام سے روک لی حدیث عبد اللہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اکثر خطا ابن آدم کی

اوسکی زبان مین ہے رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح وابوالشیخ والبیہقی باسناد حسن زبان کا جرم صغیر ہے مگر جرم کبیر ہے زبان کے طفیل مین دوست دشمن ہوجاتا ہے خیرخواہ بدخواہ بنجاتا ہے جتنے گناہ دلکے ہین وہ سب اسی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہین غیبت فحش دشنام نمیمہ کذب افترا بہتان سب اسی کی معرفت ہوتا ہے اور کچھ نہو تو اتنی ہی منقبت اسکی کافی ہے کہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ بندہ کبھی ایک ایسا کلمہ کہتا ہے جسمین فکر نہین کرتا یعنی کیا کہا خیر یا شر اوسکے سبب سے نار مین جا گرتا ہے بعد المشرقین سے بھی زیادہ رواہ الشیخان وابن ماجہ والترمذی والنسائی بے تکان ہانکنے والے گپ شپ کرنیوالے ہمیشہ جو منہہ پر آتا ہے کہہ ڈالتے ہین خوشی مین ہون یا غصے مین انکے لیے یہہ تہنیت ایک بڑی بشارت ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ آدمی کوئی کلمہ خدا کی ناراضی کا کہتا ہے کچھہ پروا اوسکی نہین کرتا اوسکے سبب سے جہنم مین جا گرتا ہے اسکو مالک وبخاری نے روایت کیا ہے حاکم نے بشرط مسلم پر بتایا ہے حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ ستر برس کی راہ تک دوزخ مین گرتا چلا جاتا ہے سبحان اللہ اس ترقی کا کیا پوچھنا **فائدہ** ابوہریرہ کا لفظ نزدیک بیہقی کے مرفوعاً یہہ ہے کہ کوئی آدمی ایک کلمہ مجلس کے ہنسانے کو کہتا ہے جتنا بُعد درمیان آسمان وزمین کے ہے اوس سے زیادہ دور تک جا گرتا ہے زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے بڑھکر ہوتی ہے ابوسعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی بات کرتا ہے کوئی بُرا ارادہ نہین رکھتا مگر یہی ہنسانا قوم کا اوسکے سبب سے آسمان کی دوری سے بھی زیادہ جا گرتا ہے رواہ ابوالشیخ آسمان زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتا ہے ایک ہنسی کی بات کہنے پر یہہ مرتبہ ملتا ہے جبکہ وہ بات بُری بھی نہو اور جو کہین ایسی بات کہی کہ خلاف مرضی خدا ورسول ہے تو پھر اوسکی ترقی کا کچھہ حساب ہی نہین ہے مطابق حدیث انس بن مالک کے اللہ اسکو بے داخل کیے جہنم کے راضی نہوگا رواہ ابوالشیخ باسناد حسن ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ بہت باتین کرنا بدون ذکر خدا کے دلکو سخت کر دیتا ہے

سب سے دور خدا سے وہی دل ہے جو سخت و درشت ہے رواہ الترمذی والبیہقی ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے حدیث مغیرہ بن شعبہ مین کثرت قیل وقال کو مکروہ یعنی حرام فرمایا ہے رواہ الشیخان وابوداؤد وابویعلی وابن حبان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ سب لوگون مین زیادہ گناہ اوس شخص کے ہین جو بیفائدہ باتین بہت کرتا ہے رواہ ابوالشیخ دوسری روایت مین یون ہے کہ ایک آدمی شہید ہوا اوسپر کوئی عورت روئی کہا واشہیداہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا خبر ہے کہ وہ شہید ہوا شاید اوسنے کوئی بیفائدہ بات کی ہو رواہ ابویعلی والبیہقی امرار وملوک کی مجالس مین جہان بہر کی باتین دنیا بہر کے قصے کہانی تیرا میرا ذکر رہا کرتا ہے سیکڑون باتین بیفائدہ رات دن ہوا کرتی ہین وہ وہ پہر اسی چرچے مین گذر جاتے ہین دیکھیے انکو جہنم مین کیا کیا نعمتین اسکے عوض ملینگی جسقدر اوقات اہل دول ورؤسار کی اس کام مین ضائع ہوتی ہے شاید کسی دوسرے کی ہوا انکی بڑی عبادت یہی ہے کہ صبح شام کسی کی غیبت کسی کی ہجو کسی کی تعریف نالایق کیا کرتے ہین انکے درباری جہوٹ بولنے خوشامد کرنے کو ایمان سمجھتے ہین کیونکہ بے اسکے وہ خوش نہین ہوتے کوئی مسخرا پن کرتا ہے کوئی ہنساتا ہے کوئی دل بہلاتا ہے یہہ سب جہنم کے سردار ہونگے خدا بچا رکہے

بشارت بر حسد و گمان بد

ابوہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دور رہو تم گمان سے بیشک گمان اکذب حدیث ہے مت تلاش کرو یعنی عیب لوگون کے مت حسد کرو ایک دوسرے کے دشمن نہ بنو ایک دوسرے سے الگ نہو اللہ کے بندے آپسکے بہائی بنے رہو رواہ مالک والشیخان وابوداؤد والترمذی دوسری روایت مین یون آیا ہے جمع نہین ہوتا اندر کسی بندے کے ایمان وحسد رواہ ابن حبان والبیہقی یعنی اگر ایمان ہے تو دل مین کسی پر حسد نہوگا اگر حسد ہے تو پہر ایمان گیا تیسری روایت یہہ ہے کہ تم بچو حسد سے حسد کہا لیتا ہے

حسنات کو جسطرح آگ لکڑی کو کہا لیتی ہے یا گہاس کو اسکو ابوداؤد و بیہقی نے روایت
کیا ہے ورواہ ابن ماجة والبیہقی ایضاً من حدیث انس ضمرہ بن ثعلبہ کا لفظ
مرفوعاً یہ ہے کہ لوگ ہمیشہ خیر سے رہین گے جب تک کہ باہم حسد نکرین رواہ الطبرانی
ورواتہ ثقات یعنی جب حسد کرنے لگین گے تو پہر خیریت نہین ہے عبداللہ بن بسر کا
لفظ مرفوع یہہ ہے کہ حسد والا ہم مین سے نہین ہے رواہ الطبرانی کعب کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو بہوکے گرگ جنکو بکری کے گلہ مین
چہوڑ دیا جاوے اتنا بگاڑ نہین کرتے جتنا حرص کرنا مال پر حسد کرنا مسلمان کے دین کو
بگاڑ کرتا ہے ذکرہ رزین زبیر کی روایت مین آیا ہے گہس گئی تم مین بیماری اگلی امتون
کے حسد و بغض دشمنی جڑ سے اوکہاڑنیوالی ہے یعنی دین کو رواہ البزار باسناد جید
والبیہقی وغیرہما انس بن مالک سے فرمایا اے بیٹے اگر تجہ سے بن سکے کہ تو صبح کرے شام
کرے اور تیرے دل مین کسی کا کینہ بغض نہو تو ایسا ہی کر الحدیث رواہ الترمذی وقال
حسن غریب ابن عمرو کی حدیث مین ہر مخموم القلب صدوق اللسان کو افضل ناس فرمایا ہے
رواہ ابن ماجة باسناد صحیح والبیہقی مخموم القلب وہ ہے جو تقی ونقی ہو یعنی وغل
وحسد سے پاک ہو یہہ تفسیر بہی مرفوع ہے سب سے زیادہ حسد دو شخصون کو ہوتا ہے ایک محتاج
کو مالدار پر دوسرے عالم کو عالم پر جس عالم کو حسد ہو جانو کہ وہ درحقیقت جاہل ہے اگر سچا علم
ہوتا یا علم سے مقصود خدا ہوتا تو کبہی حسد نکرتا بلکہ شکرگزار رہتا مخلصین لہ الدین ہمیشہ علماء
حق سے محبت رکہتے ہین اونسے فیضیاب ہوتے ہین اونکی تالیف تصنیف سے نفع اوٹہاتے ہین
اونکی سند لاتے ہین جنکو حسد ہوتا ہے وہ ہمیشہ اعتراض ورد وقدح مین رہتے ہین اپنے فضل
کا دعوی دوسرے کے فضل کا انکار کرتے ہین یہہ حسد حسب ارشاد نبوت ابو الحسنات کو
ابو السیأت کر دیتا ہے آگ کی طرح ساری نیکیان خاک مین ملا دیتا ہے نعوذ باللہ من
غضب اللہ اس حسد سے نہ عالم کا علم بڑہے نہ مفلس کو دولت ملجاوے حاسد و محتاج ہی

کا نقصان ہوتا ہے للہ در الحدیما اعدلہ بہ عصاحبہ فقتلہ واللہ اعلم

بشارت بر کبر و عجب و افتخار

عیاض بن حمار کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ نے مجھکو وحی کی ہے کہ تم سب لوگ تواضع و خاکساری کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر و بغی نکرے اسکو مسلم وابو داؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے نہین تواضع کی کسی نے اللہ کے لئے مگر بلند رتبہ کردیتا ہے اللہ اوسکو رواہ مسلم والترمذی سب سے بدتر نکمتر تکبر و غرور ہے یہہ خاص ذات کبریا ہی کو زیبا ہے جب دوسرے نے اوسکو اختیار کیا تو گویا مدعی خدائی کا ہوا نعوذ باللہ منا ہم سب کیا اور ہماری ہستی کیا ایک آدم و حوا سے نکلے ہین وہ مٹی کے پتلے تھے مرنے کے بعد پھر مٹی ہوجاتے ہین پھر اوسی مٹی سے دوبارہ نکلکر اوٹھہ کھڑے ہونگے اس پے حقیقتی پر کس منہ سے دعوی کبر و منی کا کرین پادشاہ سے لیکر فقیر تک عالم سے لیکر جاہل تک رئیس سے لیکر سئیس تک سبکی یہی ہستی ناپائدار ہے فما للتراب و رب الارباب حدیث ابی سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی اللہ پر ایک درجہ تکبر کرتا ہے تو اللہ اوسکو اسفل سافلین مین رکھیگا رواہ ابن ماجۃ و ابن حبان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ عز و جل فرماتا ہے عزت میری ازار ہے کبریا میری چادر ہے جو کوئی مجھہ سے نزاع کریگا مین اوسکو عذاب کرونگا رواہ مسلم و ابو داؤد و ابن ماجۃ ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کبریا میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے جو کوئی انمین مجھہ سے جھگڑیگا مین اوسکو دوزخ مین پھینکونگا یہہ حدیث کئی طرح سے آئی ہے حارثہ بن وہب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو اہل نار سے ہر عتل جواظ مستکبر ہے رواہ الشیخان عتل کہتے ہین ہر سخت دل جفا کار کو جواظ کہتے ہین ہر جامع مانع فربہ اندام اترانے والے کو راہ چلنے مین یا ہر پستہ قد کلان شکم کو متکبر وہ ہے جو غرور رکہتا ہے دوسرونکو بنظر حقارت دیکہتا ہے سو یہہ تینون

قسم کے لوگ جہنم کا ایندہن ہونگے دوسری روایت مین یون ہے کہ جواظ وجعظری بہشت مین نہ جاویگا رواہ ابوداؤد حدیث مرفوع حذیفہ مین لفظ مستکبر کو شر عباد اللہ فرمایا ہے رواہ احمد عائل مستکبر وفقیر مختال کو خدا دشمن رکہتا ہے ایک روایت مین فقیر فخور بہی آیا ہے دوسری روایت مین عائل مزہو فرمایا ہے مزہو کہتے ہین صاحب عجب وتکبر کو تیسری روایت مین مسکین مستکبر آیا ہے غرضکہ تکبر سب کے لیئے برا ہو خصوصاً عائل وفقیر کے لئے جب ان کمبختون نے بہی غرور کیا تو سمجہو کہ خسر الدنیا والآخرہ ہوئے امرا جو مغرور ہوتے ہین تو دنیا تو انکو ملی ہے گو آخرت اکارت گئی انکو بجز ذلت وخواری دارین کے اور کیا حاصل ہوگا ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے دل مین برابر دانہ رائی کے کبر ہے اللہ اوسکو جہنم مین اوندہے موہنہ ڈالیگا رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح دوسری روایت مین یون ہے کہ داخل نہوگا جنت مین کوئی انسان جسکے دل مین برابر دانہ خردل کے تکبر ہے اس مژدہ کے مستحق یہی امرا مغرور روسا متکبر ہین نہ ہم ایسے غربا ومساکین ہماری تو وہی مثل ہے ؎

دیکہا تو خاکساری ہی عالیمقام ہے		جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

جنت کیسی حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسکے دل مین رائی برابر کبر ہے وہ نہ جنت کی ہوا پاویگا نہ اوسکو دیکہے گا رواہ احمد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت مین یون ہے کہ محشور ہونگے متکبر چونٹیون کی صورت مین ہر طرف سے اونپر ذلت آویگی زندانِ جہنم کیطرف ہانکے جاوینگے جسکا نام بولس ہے اونپر نار الانیار عالی ہوگی عصارۂ اہل نار پلایا جاویگا جسکو طینۃ الخبال کہتے ہین رواہ النسائی والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن فی الواقع ایسے مہمانان عزیز کی ایسی ہی ضیافت خوشگوار ہونا چاہیئے ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک آدمی اگلی امت کا اپنی ازار اتراتا ہوا گہسیٹتا تہا زمین مین دہس گیا وہ قیامت کے دن تک اندر زمین کے گہستا چلا جاویگا رواہ البخاری

والنسائی یہہ حکایت کئی حدیثون مین کئی طرح سے آئی ہے اسطرح کا ایک واقعہ عہد نبوی مین بہی ہوا کریب کہتے ہین مین ابن عباس کا قائد تہا ابی لہب کی گلی مین پہونچکر مجہسے کہا اے کریب فلان جگہہ کہان ہے مین نے کہا یہی جگہہ تو ہے کہا عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اس جگہہ مین اتنے مین ایک آدمی دو چادرون کے بیچ مین اتراتا ہوا چلتا تہا اپنے پہلو عجب سے دیکہتا جاتا تہا کہ ناگہان زمین مین دہس گیا اسجگہہ سو وہ دہستا چلا جاتا ہے قیامت کے دن تک رواہ ابو یعلی ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی اپنے نزدیک بڑا بنتا ہے یا چلنے مین اتراتا چلتا ہے وہ جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح مین محتج بہم ہین حاکم نے اسکو صحیح شرط مسلم پر بتایا ہے خولہ بنت قیس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب چلیگی میری امت مٹک کر اور کہدمت کرینگے اوسکی فارس وروم تو مسلط کر دیگا خدا بعض کو بعض پر رواہ ابن حبان والترمذی یہہ حدیث معجزہ ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملک فارس وروم کا ہاتہہ پر اس امت کے فتح ہوگیا یہہ دولت وحکومت کے مزے مین پڑگئے خدا نے انکو حاکم سے محکوم بنا دیا اب نہ دولت ہے نہ حکومت ہر طرف سے ذلت وخواری ورسوائی کا سامنا ہے جیسا کیا ویسا پایا اللہ کی نعمت کی کچہہ قدر نہ سمجہی جامے سے باہر ہوگئے اترانے لگے شخصیت کا ٹہاٹہہ جمایا جہنم مین ایک جنگل ہے اوسکو ہبہب کہتے ہین ہر جبار عنید کا وہ گہر ہے اسکو ابو یعلی وطبرانی نے ابی موسی سے مرفوعاً روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے انس کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ اگر تم گناہ نکروگے تو تمہکو تمہارے اوس سے بہی بڑے گناہ کا ڈر ہے وہ عجب ہے رواہ البزار باسناد جید عجب بضم عین اترانے کو کہتے ہین آدمی اپنے کسی کمال علمی یا عملی یا کسی فعل وعادت پر جب خوش ہوکر فخر کرتا ہے نازش ظاہر کرتا ہے تو اسکا نام عجب ہے فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے باز رہین یہہ اقوام فخر کرنے سے باپ دادون پر جو مرگئے ہین

وہ تو کولے ہین جہنم کے یا ذلیل تر ہین جعل سے نزدیک اللہ کے جو اپنی ناک سے نجاست کو لڑکاتا ہے اللہ نے تم سے عُبّیت جاہلیت کو دور کیا آبار پر فخر کرنے کو مٹا یا ابتو مومن تقی ہے یا فاجر شقی سارے لوگ بنی آدم ہین آدم مٹی سے بنے ہین رواہ ابو داؤد والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن جعل ایک کیڑا ہوتا ہے جو گوبر مین رہتا ہے اوسکو لڑکاتا پہرتا ہے عبیت کے معنی ہین کبر و فخر و نخوت کے یہہ فخر با آبار سب سے زیادہ تین فرقون مین ہوتا ہے ایک امرار روسار ہین یہہ رات دن بیان مناقب اجداد و آبار مین رہتے ہین دوسرے علمار انکو اپنے اسلاف پر بڑا ناز ہوتا ہے تیسرے مشائخ یہہ رات دن کرامات آبار و اجداد کا ذکر کیا کرتے ہین اجی وہ سب اچھے تھے تو ہمکو کیا ملیگا اگر برے تھے تو ہمارا کیا نقصان ہم اپنے اعمال درست کرین جنکا حساب کتاب ہمکو دینا ہے ہمارے کام سوا خدا و رسول کے کوئی بہی نہ آویگا یہہ تقسیمات کہ ہم اولاد ملوک ہین یا نسل سادات یا اولاد اولیار و علمار و صلحار بیفائدہ ہے صحیح تقسیم فقط اتنی ہے کہ کوئی مومن تقی ہو کوئی فاجر شقی باقی خیر سلّا رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ؏

بشارت بمدح منافق و فاسق و مبتدع و تعظیم آنہا

حدیث بریدہ مین مرفوعاً آیا ہے منافق کو سید نہ کہو اگر وہ سید ہے تو تمنے اپنے رب کو خفا کیا رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد صحیح حاکم کا لفظ یہہ ہے جب آدمی نے کسی منافق کو سید یعنی سردار کہا تو وہ خدا کو غصہ و غضب مین لایا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ایک حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ جب فاسق کی مدح کیجاتی ہے تو خدا کو غصہ آجاتا ہے عرش ہلجاتا ہے اسکو بیہقی نے انس سے مرفوعاً شعب الایمان مین روایت کیا ہے آجکل اس زمانے مین دفتر کے دفتر مدح کفار مین بنگئے ہین فساق بیچارے کس شمار قطار مین ہین کفار کے حق مین لفظ مرحوم و انار اللہ برہانہ وغیرہ لکھا جاتا ہے رات دن انہین کی تعریف و ثنا و صفت

مین عبادت کیطرح گزرتا ہے یہہ لوگ راتدن خدا کو غصے مین رکہتے ہین عرش کو ہلا یا کرتے
ہین اوسپر طرہ یہہ ہے کہ آپکو مسلمان سمجہکر مغفرت کا یقین حاصل کر لیاہے بلکہ علما رصلحا رسلف
اتقیا ر وخدا ورسول کا ذکر تو برسون مین بہی انکی محفل مین نہین آتا ہے ہر دن ہر شب ہر
مجلس مین یا تو لہو ولعب رہتا ہے یا غیبت وکذب وضحک یا مدح آبا و اجداد فساق یا صفت
وثنا رحکام ظالم یا امرا ستمگر یا روسا ر بد دین انا للہ وانا الیہ راجعون بے شبہ صرف
ہونا اوقات عمر عزیز کا اس سے زیادہ کسی شغل مین مناسب نہین ہے کیونکہ انکا حشر بہی
اونہین مدوحین کے ہمراہ ہوگا ؛

بشارت بر کذب و دروغ

ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے تم بچتے رہو جہوٹ سے جہوٹ راہ دکہاتا ہے فجور کی فجور لیجاتا
ہے نار مین بندہ ہمیشہ جہوٹ بولتا ہے جہوٹ کا ارادہ کیا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے
کذاب لکہہ لیا جاتا ہے رواہ الشیخان وابوداود والترمذی وصححہ واللفظ لہ ابوبکر
صدیق کا لفظ یہہ ہے دور رہو کذب سے کہ وہ ہمراہ فجور کے نار مین ہے رواہ ابن حبان
معلوم ہوا کہ جہوٹ وفسق کا ساتہہ ہے جہوٹا آدمی فاجر ہوتا ہے فاجر آدمی جہوٹا ہوتا ہے
اسیلئے قرآن پاک مین فاسق کی خبر پر اعتماد کرنے سے پہلے حکم تحقیقات کا دیا ہے حدیث ابن
عمرو مین آیا ہے ایک آدمی نے پوچہا عمل نار کیا ہے فرمایا کذب جب آدمی نے جہوٹ بولا فاجر ہوا
جب فجور کیا کافر ہوا جب کافر ہوا نار مین گیا رواہ احمد اس حدیث مین فجور کو برابر کفر کے
رکہا ہے جسطرح قرآن شریف مین ذکر فساق کا ہمراہ کفار کے بمقابلہ مومنین جابجا کیا ہے
معلوم ہوا کہ رشتہ فسق وفجور کا کفر سے قریب ایمان سے بعید ہے گو تکفیر صریح نہ کیجاوے ۵

مرا از زلف او موئے بسند ست	فضولی میکنم بوئے بسند ست

قریب کا رشتہ نہ سہی دور ہی کا سہی لکن قیامت مین یہہ رشتہ داری کہیا دے ہی تماشا

دکہاویگی **فائدہ** حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے منافق کی تین نشانیان ہین
ایک یہہ کہ جب بات کہے تو جہوٹی کہے دوسرے جب وعدہ کرے تو خلاف کرے تیسرے جب عہد کرے
تو توڑ ڈالے رواہ الشیخان مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگرچہ روزہ رکہے نماز
پڑہے گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے چار چیزین ہین جس شخص
مین ہونگی وہ منافق خالص ہے جسمین ایک خصلت اون چار مین سے ہے تو اوسمین ایک
خصلت نفاق کی ہے جبتک کہ اوس ایک خصلت کو ترک نکرے جب مؤتمن ہو تو خیانت
کرے جب بات کرے جہوٹ بولے جب عہد کرے تو توڑ ڈالے جب جہگڑا کرے تو گالی بکے رواہ
الشیخان واهل السنن الا ابن ماجة انس بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے تین چیزین
ہین جس کسی مین ہونگی وہ منافق ہے گو روزہ نماز حج عمرہ ادا کرے آپکو مسلمان کہے بات مین
جہوٹ بولے وعدہ خلافی کرے امانت مین خیانت کرے رواہ ابو یعلی ابوہریرہ کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ پورا ایماندار نہین ہوتا جبتک
کہ جہوٹ بولنا نہ چہوڑے ہنسی مین لڑائی مین اگرچہ سچا کیون نہو رواہ احمد والطبرانی
ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے مطبوع ہوتا ہے مومن سب خصلتون پر مگر خیانت وکذب
پر رواہ احمد معلوم ہوا کہ خائن کاذب درحقیقت مومن نہین ہے گو ظاہر مین کلمہ گو ہو
ایمان مین اور ان خصلتون مین ضد ہے جب یہہ خصال طبعی ہونگی تو ایمان نہوگا جب ایمان
طبعی ہوگا تو یہہ خلال نہونگی نواس بن سمعان کا لفظ یہہ ہے کہ بڑی خیانت یہہ ہے کہ تو کوئی
بات اپنے بہائی سے کہے وہ تجہکو سچا جانے اور تو نے اوس سے جہوٹ کہا ہے رواہ احمد
حدیث ابی ہریرہ مین یہہ بہی آیا ہے کہ جہوٹ رزق کو کم کرتا ہے رواہ الاصفہانی ابن عمر
نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب بندہ جہوٹ کہتا ہے تو فرشتہ اوسکی بدبو سے ایک میل تک دور
ہوجاتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے ورواہ ابن ابی الدنیا ابجد
عبد اللہ بن عامر نے کہا مجہکو میری مان نے بلایا کہ آ تجہے چیز دونگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

ہمارے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے فرمایا تو اسکو کیا دیگی کہا کھجور فرمایا اگر تو نہ دیتی تو ایک جھوٹ تجپر لکھا جاتا رواہ ابوداؤد والبیہقی یہہ سب احادیث کثرت سے آئی ہین ہر ایک کا طریق ولفظ جدا گانہ ہے حبسے زیادہ مبغوض نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کذب تہا جسکا کذب ثابت ہوتا اوس سے ملاقات نکرتے جب تک کہ وہ توبہ نکرتا اسکو حاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے صحیح الاسناد کہا ہے آن حدیثون مین جھوٹون منافقون کے لئے بشارت بے ایمانی کی ہے قرآن مین فرمایا ہے کہ منافق نیچے کے درجہ مین اندر جہنم کے ہونگے اب اس سے زیادہ اور کیا تہنیت درکار ہے ؀

بشارت ذی وجہین وذی لسانین

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ بدترین مردم وہ شخص ہے جو دورویہ ہو ایک روسے اسکے پاس دوسرے روسے اوسکے پاس آتا ہے رواہ مالک والشیخان یعنی جس کسی سے ملتا ہے اوسکی سی کہتا ہے ابن عمر سے ایک آدمی نے کہا جب ہم نزدیک بادشاہ کے جاتے ہین تو خلاف اوسکے کہتے ہین جبکہ ہم وہان سے باہر آتے ہین کہا ہم اسکو عہد نبوی مین نفاق سمجھتے تھے رواہ البخاری سعد بن ابی وقاص کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جو دنیا مین دورویہ ہے قیامت مین اوسکے لئے دو مونہہ آتش دوزخ سے ہونگے رواہ الطبرانی عمار بن یاسر کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ اوسکے لئے دو زبانین ہونگی آگ کی رواہ ابوداؤد وابن حبان یہہ مضمون حدیث انس مین بہی نزدیک ابن ابی الدنیا وطبرانی واصفہانی وغیرہم کی مرفوعاً آیا ہے یہہ ایک عمدہ تمغہ ان لوگون کو جو دورویہ ہین ملیگا اوسکی انکو قدر کرنا چاہئے ؀

بشارت بر سوگند بغیر خدا وحرآن

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قسم کھائی غیر خدا کی وہ کافر
ہوا یا مشرک اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے حاکم نے علی شرطہما بتایا ہے دوسرا
لفظ حاکم کا یہہ ہے ہر سوگند جسکی قسم سوا اللہ کے کھائی جاوے شرک ہے لوگ پیر پیغمبر
اوستاد ماں باپ کی بلکہ اپنے سر کی یا دوسرے کے سر کی قسم کھاتے ہین کافر یا مشرک ہو جاتے
ہین شعرا ہزارون چیز کی قسم کھاتے ہین مثلاً ع بگل و لالہ و بہار قسم سبب یہہ اقسام بغیر اللہ
ہین بریدہ نے مرفوعاً کہا ہے جسنے قسم مین یہہ کہا کہ مین اسلام سے بری ہون اگر کاذب
ہے تو ویسا ہی ہے اور جو سچا ہے تو پہر رجوع طرف اسلام کے سلامتی سے نہین کرتا رواہ
ابو داؤد وابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
جسنے قسم کھائی پہر کہا کہ وہ شخص یہودی ہے تو وہ یہودی ہوا اگر کہا کہ نصرانی ہے تو نصرانی
ہوا اگر کہا کہ اسلام سے بری ہے تو بری ہوا کہا اگرچہ روزہ نماز کرے فرمایا اگرچہ روزہ نماز کرے رواہ ابو یعلی
والحاکم واللفظ لہ وقال صحیح الاسناد جاہل لوگ اپنے محاورہ و بول چال مین
کہہ بیٹھتے ہین کہ کافر ہون اگر ایسا کرین یا مثل اسکے تو وہ کافر ہو جاتے ہین اوسیوقت توبہ
کرکے کلمہ توحید پڑہنا چاہیے ورنہ اسلام کو جواب صاف ملا بڑی دولت حاصل ہوئی ابن
ماجہ نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک آدمی
کو سنا کہ کہتا ہے انا اذا یہودی فرمایا وجبت یعنی جہنم واجب ہو گئی اسیطرح بعض لوگ
یہہ کہتے ہین کہ مسلمان نباشم اگر چنین بکنم سو یہہ سارے کلمات کفر کے ہین حدیث ثابت بن
ضحاک مین مرفوعاً آیا ہے جسنے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی جہوٹ موٹ تو وہ ویسا ہی ہے جیسا
اوسنے کہا ہے اسکو شیخین واہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے ابن عمر کی روایت مین باپ
کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے رواہ مالک والشیخان واہل السنن الاربعۃ اسیطرح
عمر بن خطاب نے کعبہ کی قسم کھانے سے منع کیا غرضکہ خدا کے سوا کوئی چیز ہو جاندار یا بیجان
اپنی یا پرائی اوسکی قسم کھانا ایمان کا برباد کرنا ہے قرآن شریف اگرچہ کلام اللہ ہے مگر کسی

روایت صحیح مین اوسکی قسم کہانا نہین آیا نہ سلف سے ماثور ہوا گو جائز ہی کیون نہو قسم مخصوص ہے ساتہہ خدا و صفات خدا کے جیسے ومقلب القلوب والذی نفسی بیدہ وایم اللہ ورب الکعبۃ وغیرہا خدا کو اختیار ہے وہ جسکی چاہے قسم کہا وے سب اوسکی مخلوق ہے خدا کی قسم سے اوس مخلوق کو شرف حاصل ہوتا ہے ؛

بشارت بر احتقار مسلم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مسلم بہائی ہے مسلم کا نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو مخذول کرے نہ اوسکو حقیر ٹہیراوے کافی ہے آدمی کو یہہ بات شر سے کہ وہ اپنے بہائی مسلمان کو حقیر کرے رواہ مسلم وغیرہ دوسرا لفظ یون ہے کہ جب سنو تم کسیکو کہ یون کہتا ہے لوگ ہلاک ہوگئے تو سمجہو کہ سب سے زیادہ ہلاک وہ خود ہی ہے رواہ مالک ومسلم وابو داؤد جندب بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی نے کہا واللہ خدا فلان شخص کو نہ بخشیگا اللہ عز وجل نے کہا یہہ کون شخص ہے جو مجہپر اس بات کی قسم کہاتا ہے کہ مین اوسکو نہ بخشونگا مینے اوسکو بخشدیا تیرے عمل کو اکارت کیا رواہ مسلم حسن کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو لوگ استہزا کرتے ہین اونمین سے واسطے ایک شخص کے دروازہ جنت کا کہولینگے کہینگے آؤ آؤ وہ اپنے کرب وغم کے ساتہہ آویگا جب آویگا تو دروازہ بند کردینگے پہر دوسرا دروازہ کہولکر اوسیطرح بلاوینگے جب آویگا دروازہ بند ہوجاویگا ہمیشہ اوسکے ساتہہ یون ہی کرینگے یہانتک کہ وہ ناامید ہوکر آنا چہوڑ دیگا رواہ البیہقی ایسا نعم البدل بڑے نصیب والون ہی کو ملتا ہے جو لوگ ہنسی ٹہٹا نہین کرتے اونکے نصیب ایسے کہان ہین **فائدہ** ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن اللہ حکم کریگا کہ ندا کرو کہ مینے ایک نسب مقرر کیا ہے اور تمنے ایک نسب سو مینے اکرم اوسکو کیا جو اتقی ہے تمنے اس بات کو نہ مانا تم یہی کہا کئے کہ فلان بن فلان بہتر ہے فلان بن فلان سے سو آج کے دن

مین اپنے نسب کو بلند تر کرونگا تمہارے نسب کو پست تر کرونگا رواہ الطبرانی والبیہقی حدیث صحیحین مین آچکا ہے کہ جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب جلدی نکریگا قرآن شریف مین بھی یہی ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم حدیث جابر بن عبد اللہ مین آیا ہے کہ ایام تشریق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ وداع پڑھا فرمایا اے لوگو تمہارا رب ایک ہے باپ ایک ہے سنو کچھہ فضل نہین ہے عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ لال کو کالے پر نہ کالے کو لال پر مگر ساتھہ تقوی کے بڑا بزرگ نزدیک خدا کے وہ ہے جو بڑا متقی پرہیزگار ہو کیون نہ مین نے حکم خدا پہونچا دیا سب نے کہا ہان فرمایا اب جو یہان حاضر ہے وہ یہہ حکم غائب کو پہونچا دے رواہ البیہقی اسکی سند ضعیف ہے مگر شواہد صحیحہ موجود ہین یہہ حدیث اون لوگون کے لیے جو باپ دادون کے نسب پر فخر کرتے ہین آپکو نسب مین بہتر دوسرونکو بہ تر حقیر تر سمجھتے ہین ایک تازیانہ ہے سید ہو یا شیخ مغل ہو یا پٹھان یا اور کوئی ذات سبکے سب ایک اللہ کے بندے ایک مان باپ کے بیٹے پوتے ہین فخر کس بات کا ہے ہان جو عمل مین متقی ہے وہ غیر متقی سے بلا شبہہ افضل ہے نسب معتبر عمل خالص صواب ہے نہ نطفۂ آدمی ؎

اعتبار شرف آدمیان از حسب ست	بہر تحقیق نسب آدم وحوا کافی ست

بشارت بر اخلاف وعدہ وخیانت وغدر وقتل معاہد

اس باب کی احادیث ابواب سابقہ مین گزر چکی ہین اونکے سوا یہہ روایت ہے کہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً بضمن ذکر قبض امانت یہہ بھی آیا ہے کہ قریب ہے کہ امانت کو کوئی شخص ادا نکرے کہین گے کہ فلان قوم مین فلان شخص امین ہے کسیکو یہہ کہینگے کہ کیا ظریف وعقیل ہے حالانکہ اوسکے دل مین برابر دانہ رائی کے بھی ایمان نہین ہے رواہ مسلم اس زمانۂ آخر مین جو لوگ دانشمندی وعقلمندی وچالاکی وظرافت وہوشیاری مین مشار الیہ ہین اونکے ایمان کو اگر ڈھونڈھو تو برابر دانۂ رائی کے بھی پتا نہین لگتا یہہ معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ جیسا کہتا تھا ویسا ہی ہوا کچھ ایمان اگر ہے تو انہین غریب غربا ر مساکین محتاجین مین ہے
جنکو لوگ بسبب نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اعمال فرائض ونوافل وتقویٰ وطہارت کے بیوقوف
خشک دماغ سمجھتے ہین ٥

ع اوٹھا فرقہ زہاد سے کامل کوئی ۔ کچھہ ہوئے بھی تو یہہ رندان قدح خوار ہوئے

ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے اوسکا ایمان نہین جو امانت دار نہین رواہ الطبرانی
ورواہ البزار عن علی علیہ السلام امانت کو غنیمت سمجھنا منجملہ علامات قیامت کے ہے
جسطرح حدیث علی مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً یون
آیا ہے کہ بعد تین قرن خیر کے ایسی قوم ہوگی کہ جو بے طلب گواہی دیگی امانت مین خیانت
کریگی نذر وفا نکریگی انہین مٹاپا ظاہر ہوگا رواہ الشیخان دین امانت ہے اسکی خیانت
یہہ ہے کہ فرائض ادا نکرے کبائر مین مبتلا رہے دنیا امانت ہے اسکی خیانت یہہ ہے کہ آقا
اور ہر بھائی مسلمان کی خیرخواہی نکرے جو کام سپرد ہوا اوسمین اپنا فائدہ اوٹھاوے
خیانت بھی منجملہ ایک خصال نفاق کے ہے جسطرح اوپر کے ابواب مین گزر چکا تو خائن صائم
مصلی کیون نہو نیکی برباد گناہ لازم فائدہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن قیامت کو اللہ سارے اگلے پچھلون کو جمع
کریگا تو واسطے ہر ایک غدر کرنیوالے کے ایک لوا رہوگا یعنی ایک نشان کہین گے کہ یہہ فلان
بن فلان کا غدر ہے رواہ مسلم وغیرہ غدر کہتے ہین عہد باندھ کر توڑ ڈالنے کو جو شخص
عہد شکنی کرتا ہے وہ مرتکب کبیرہ کا ہے اوسکے رسوا کرنے کے لئے ایک علامت ہوگی جس سے
سارے اہل محشر اوسکو بدعہد دغاباز دغا سمجھہ لینگے فائدہ حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً
آیا ہے کہ جسنے کسی جان معاہد کو قتل کیا ناحق وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا اگرچہ وہ خوشبو پانسو
برس کی راہ سے آتی ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے عمرو بن حمق کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ جس آدمی نے امن دیا کسی شخص کو اوسکے خون پر پھر قتل کیا اوسکو تو مین اوس قاتل سے بری

ہون گو وہ مقتول کافر ہی کیون نہو رواہ ابن ماجۃ وابن حبان واللفظ لہ امیر رئیس پادشاہ ملک و دولت وحکومت کے لئے اسطرح کا دہوکا اکثر دیا کرتے ہین کہ پہلے امن دیکر بلا لیا پہر جان سے مارڈالا وہ غریب فریب کہا کر مارا گیا سو اللہ و رسول ایسے بدعہد کا ذمہ سے بری الذمہ ہین خواہ امیر ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت بدعہدی کفر ہے گو کافر ہی کے ساتھ کیون نہ کرے ٭

بشارت بر محبت اشرار واہل بدع

عمرو بن جموح کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ صریح ایمان نہین پاتا ہے جب تک کہ اللہ کے لئے کسیکو دوست و دشمن نرکہے سو جب اللہ کے لئے دوست رکہا اوسکے لئے دشمن رکہا تو اب اللہ کی دوستی کا مستحق ہوا اسکو احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے معاذ بن انس کا لفظ یہہ ہے جسنے دیا اللہ کے لئے منع کیا اللہ کے لئے دوست رکہا اللہ کے لئے دشمن رکہا اللہ کے لئے نکاح کرنا یا اللہ کے لئے اوسنے اپنا ایمان کامل کرلیا رواہ احمد والترمذی والبیہقی وغیرھم حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے بمضمون مضامین بہت حدیثون مین آئے ہین دنیا مین کوئی بشر ایسا نہین ہے کہ جسکو کسی سے محبت کسی سے بغض نہو سو جسکا حب وبغض خدا کے لئے ہے اوسکا ایمان درست ہے جسکا حب وبغض اپنے نفس کے لئے ہے اوسکا ایمان نادرست وناقص ہے سو اغر بار اسلام کے جس امیر کو دیکہو مرد ہو یا عورت مطلب کے لئے دوست ہے یا دشمن انکے سارے کام ہوائی نفس کے لئے ہوتے ہین نہ واسطے خالق نفس کے انکا کہلانا پلانا لینا دینا بیاہ شادی کرنا نوکر چاکر رکہنا سب اپنی غرض کیواسطے ہے نہ اللہ سے غرض نہ رسول سے کچہ واسطہ حدیث ابی سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ تو مصاحب مت بن مگر مومن کا نہ کہاوے کہانا تیرا مگر متقی رواہ ابن حبان سو اپنا بجاے مصاحبت مومن کے مصاحبت فساق فجار

فاسقات فاجرات کی جان سے زیادہ عزیز سمجھی جاتی ہے مومن متقی کے نام سے وہ گھنتا
ہے ضیافت جب ہوگی تو جہان بہر کے فاسق فاجر بلائے جاوینگے متقی کا فرد بین نام تک نہوگا
اگر ہوا تو اوسکے کہلانے کو اوس دعوت کا صدقہ خیرات سمجھ لیا انکے لیے حدیث علی رضی اللہ
عنہ مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ تین گروہ ہین اونکی سزا واجب ہے اللہ برابر نکریگا اونکو جنکا
حصہ اسلام مین ہے مثل اونکے جنکا کچھ حصہ اسلام مین نہین ہے جسکا اللہ والی ہوا تو پہر غیر کو
اوسکا والی نہین کرتا ہے آدمی جس قوم سے محبت رکہتا ہے اوسکا حشر اونہین کے ساتھ ہوگا
اسکو طبرانی نے باسناد جید روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے
بسند جید آیا ہے لفظ اخیر یہہ ہے ولا یحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معہم سلطان صحابہ
واہلبیت وعلما رامت اولیاء ملت صلحاء مذہب کو دوست رکہتے ہین جو انمین مرچکے اونکے
لئے دعاے خیر کیا کرتے ہین جو زندہ ہین اونکی مصاحبت کے طالب صادق رہتے ہین اونکی
خدمت کو سعادت دارین جانتے ہین یہہ محبت انکو اونکے درجہ مین دن قیامت کے پہونچاویگی
جو لوگ اپنی قوم واشخاص فساق فجار سے محبت رکہتے ہین اشرار کی صحبت مین رہتے ہین بدون
کے ہم نوالہ ہم پیالہ ہین انکا حشر بہی ہمراہ اوسی قوم اشرار کے ہوگا گو نمازی روزہ دار کیون
نہون اسلئے کہ اعتبار حب للہ وبغض للہ کا ہے وہ یہان موجود نہین یہان تو یاری
آشنائی لہو ولعب وشراب خواری وزناکاری کہیل تماشے کی دوستی ومحبت ہے حشر ہر قسم
کے دوستدار اوسدن ہمراہ یکدیگر ہونگے فاسق ساتھ فاسقون کے مومن ہمراہ مومنون
کے یہہ مژدہ واسطے محبان نفس وہوا کے عجب معجون مفرح ہے انکو چاہیے کہ اس نوید
فرحت جاوید پر جان صدقے کردین کیونکہ جنکو یہان چاہتے تہے جنکے پاس اوٹہتے بیٹہتے تہے
جنکو یہان خوشی سے اپنا ہمنشین بنایا تہا ہم نوالہ ہم پیالہ ٹہیرایا تہا جنکی جدائی پر رنج ہوتا
تہا اونکا ساتھ وہان بہی نہ چھوٹا پورا جلسہ جشن کا قائم رہا گو دوزخ ہی کے اندر یہہ محفل
کیون نہو آیا یہہ مجلس کسی جہنم کے تہ خانہ مین کیون نہ جمی جاوے حدیث عائشہ مین مرفوعاً

آیا ہے کہ نہین ہے دین مگر یہی حب و بغض پہر یہہ آیت پڑہی کہ اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ
کو تو پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد معلوم
ہوا کہ مدار دین کا دوستی و دشمنی پر ہے جو خدا و رسول کا تابع ہے وہ خدا کے دشمنون سے
محبت نہین رکہتا خدا کے دشمن دو گروہ ہین ایک کافر دوسرے فاسق پہر جسنے انکو چاہا وہ
بہی خدا کا دشمن ٹہیر گیا ضد احب و محبوب کو یکجا جمع کریگا جسنے انکو نہ چاہا انکی صحبت پسند نکی
بلکہ اہل دین و تقوی کو چاہا نیک لوگون سے محبت پیدا کی وہ اللہ کا بہی دوست ہے اب یہہ
دونون قسم کے دوستدار یکجا فراہم ہونگے وہ جہنم کی سیر کرینگے یہہ جنت مین ہونگے جسکا جی چاہے
وہ جس کسی سے محبت کرے یا بغض دوستون کا ساتہہ نہ چہوٹیگا دشمنون کا ساتہہ نہوگا شرار
و فجار کو چاہیے کہ اس مژدہ جان بخش پر جان فدا کرین کہ جنکی جدائی کا دنیا مین خوف تہا
آخرت مین اونکا ساتہہ ہوا فراق احباب سے نجات ملے تجہے بچارے غربا اسلام جنکا کوئی دوست
سوا خدا کے نہین ہے سو اونکو اللہ رفیق انبیا و صلحا و شہدا و صدیقین کا کریگا یہہ کوئی
رشک کی بات نہین ہے ع ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا ہ

بشارت بر سحر و کہانت و عرافت و نجوم و رمل و حصی

حدیث ابی ہریرہ مین سحر کو منجملہ ہفت مہلکات کے گنا ہے رواہ الشیخان وغیرہما دوسری
روایت مین فرمایا ہے جس نے کوئی گرہ لگائی پہر اوس مین پہونکا تو اوسنے سحر کیا جسنے سحر کیا وہ
مشرک ہوا جو کسی چیز سے متعلق ہوا وہ اوسی کے حوالہ کیا گیا رواہ النسائی عمران بن حصین
کا لفظ یہہ ہے وہ ہم مین سے نہین جسنے فال بد لی یا اوسکے لیے لی گئی یا کاہن بنا یا اوسکے لیے
کہانت کیگئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا جو کوئی شخص پاس کسی کاہن کے آیا اوسکو سچا سمجہا
اوسنے کفر کیا ساتہہ اوس چیز کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے اسکو بزار نے
باسناد جید طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا ہے یہہ مضمون انکے حدیث جابر بن عبد اللہ ہے

بہی مرفوعاً نزدیک بزار کے بسند جید قوی آیا ہے کاہن وہ شخص ہے جو چھپی بات بتاتا ہے کوئی ٹہیک کوئی غلط پڑتی ہے اوسکو یہہ گمان ہے کہ مجھکو جن خبر دیتا ہے بعض ازواج نبوی نے مرفوعاً کہا ہے کہ جو کوئی پاس عراف کے آیا اوس سے کچھ پوچھا اوسکو سچا سمجھا تو چالیس دن تک اوسکی نماز قبول نہین ہوتی رواہ مسلم عراف کاہن یا ساحر کو کہتے ہین بغوی نے کہا عراف وہ شخص ہے جو مقدمات سے اسباب پر دعوی معرفت کا کرتا ہے جسطرح کسی چور کا نام بتانا گمشدہ چیز کا پتا سمجھانا حدیث قبیصہ کا لفظ یہہ ہے کہ عیافت وطیرہ وطرق منجملہ جبت کے ہے رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان ابو داؤد نے کہا طرق یہہ ہے کہ چھٹے جانور کو اوڑاوے اور عیافت کہتے ہین خطوط کہینچنے کو ابن فارس نے کہا طرق پہینکنا ہے کنکری کا یہہ بہی ایک طرح کی کہانت ہے جبت کہتے ہین ہر اوس چیز کو جو سوا خدا کے پوجی جاوے بہرحال نجوم ورمل وسحر وغیرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ یہہ سب کام حرام قطعی گناہ کبیرہ ہین انمین مشغول ہنیوالا کافر سمجھا جاتا ہے امیر رئیس بادشاہ ساعت نجومی دیکہکر ہر کام کرتے ہین برہمن سے سعادت ونحوست پوچھتے ہین رمل سے زایچہ کہچواتے ہین اسیطرح عوام تو یہہ سب کفر سے قریب ایمان سے بعید ہین گو نمازی روزہ دار مزکی حاجی کیون نہون اسلیئے کہ اللہ کفر وشرک کو ہرگز نہ بخشیگا یہہ وہ اکبر کبائر ہین جو عامل کو سرحد کفر تک پہونچا دیتے ہین مرد ہون یا عورت انکے واسطے یہہ تہنیت ایک عمدہ بشارت اخروی ہے ؂

بشارت بر تصویر حیوانات وطیور وغیرہا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ تصویر بنانیوالے عذاب کیئے جاوینگے دن قیامت کو انسے کہا جاویگا کہ تم زندہ کرو اوسکو جو تمنے پیدا کیا ہے جس گہر مین تصویرین ہوتی ہین اوسمین فرشتے نہین آتے رواہ الشیخان ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مصور نار مین ہے ہر صورت کے عوض ایک جان بنائی جاویگی جو اوسکو جہنم مین

عذاب کریگی رواہ الشیخان ابن مسعود کا یہہ لفظ ہے کہ سخت تر عذاب بیچ دن قیامت
کے مصور ہونگے اسکو بھی بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے علی مرتضے کو بھیجا تھا کہ جو تصویر
ملے اوسکو مٹادو جو اونچی قبر ہو اوسکو برابر کردو اسکو مسلم وابو داؤد و ترمذی نے روایت
کیا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اب جو کوئی پہر یہہ کام کریگا وہ کافر ہے اوس
چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے منذری
نے کہا اسکی سند جید ہے انشاء اللہ تعالے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے کہتا ہے کون زیادہ تر ظالم ہے اوس شخص سے جو چلا
پیدا کرنے کو مثل میری خلق کے اچہا پیدا تو کرین یہہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو رواہ
البخاری ومسلم دوسری روایت مین یون ہے کہ نکلے گی ایک گردن آتش دوزخ سے
دن قیامت کے اوسکی دو آنکہین ہونگی جس سے دیکھے گی دو کان ہونگے جنسے وہ سنے گی
ایک زبان ہوگی جس سے بولیگی کہیگی مقرر کی گئی ہون مین تین شخصون پر ایک وہ جسنے خدا کے
ساتھ دوسرا معبود ٹہیرایا دوسرا ہر جبار عنید تیسرا مصور رواہ الترمذی وقال حسن
صحیح غریب معلوم ہوا کہ جبر وظلم وتصویر کشی کا حکم وہی شرک کا سا حکم ہے شارع علیہ السلام کو
تو محو تصاویر مین یہہ کچہہ اہتمام تہا اب عموم تصاویر کا اس امت مین یہانتک ہو پہنچا ہے کہ کوئی
چیز برتاؤ کی ایسی باقی نہین رہی ہے کہ جسمین تصویر موجود نہو کہانا کپڑا لکڑی برتن چہاتا
لوہا کاغذ جوتا ٹوپی دیا سلائی وغیرہا امرا ور ؤسا نے آرایش گہر کی انہین تصاویر
پر رکہی ہے حجرات وبیوت کو تصاویر کفار و فساق لگا کر رشک بتخانہ چین کیا کرتے ہین
ملائکہ رحمت کا آنا جانا بند کر رکہا ہے شاید عمر بہر مین ایک دو بار بہی کسی فرشتہ کا گزر انکے
گہرون مین نہین ہوتا ہے جس گہر مین یہہ تصویرات ہوتی ہین اوسی گہر مین ادہر اودہر بیٹہے
نماز بہی پڑہ لیتے ہین یہہ نماز خدا سے استہزا ہے گو فرض ادا ہو جاوے سیکڑون تصویرین
اپنی پہر اپنے گہر والون کی کہنچواتے ہین انکا حکم اور مصورین کا حکم ایک ہی طرح پر ہے کیونکہ

رضا بالکفر بھی کفر ہوتی ہے تصویر خواہ قلم سے بنائی جاوے یا کسی مصالح سے مثل فوٹو گراف وغیرہ کے طیار ہووے دونون کا ایک ہی حکم و انجام ہے یہہ حسن انجام اہل دول و محبان صورت کو مبارک ہو کہ یہہ کام انکو دائرۂ اسلام سے نکالکر بت پرست ہوا خواہ شرک و اہل شرک بنا دیتا ہے بندگی سے رتبۂ خالقی کو پہونچا دیتا ہے ❊

بشارت بر نردبازی وغیرہ

بریدہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ جسنے کھیل کھیلا نردشیر کا اوسنے گویا اپنا ہاتھہ خون خوک سے رنگا روا۶ مسلم ابوداؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ گویا اپنے ہاتھہ کو سور کے گوشت و خون مین غوطہ دیا ابو موسی کا لفظ یہہ ہے جس نے لعب کیا ساتھہ نرد یا نردشیر کے اوس نے عصیان کیا خدا و رسول کا یہہ لفظ مالک کا ہے اسکو ابوداؤد و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی نے بھی روایت کیا ہے حاکم نے صحیح علی شرطہما بتایا ہے منذری نے کہا جمہور علما کا مذہب یہہ ہے کہ لعب نرد حرام ہے بعض مشائخ نے اسپر اجماع نقل کیا ہے شطرنج مین اختلاف ہے بعض مباح کہتے ہین اسلئے کہ اوس سے سلیقہ حرب کا آتا ہے مکائد جنگ معلوم ہوتے ہین شافعی نے مکروہ تنزیہی ٹھیرایا ہے شطرنج کا ذکر بعض احادیث مین آیا ہے جنکی سند کا صحیح یا حسن ہونا ہمین معلوم نہین انتہے مین کہتا ہون جو لعب شرع مین مباح ہین جیسے گھوڑ دوڑ تیر اندازی جورو سے ملاعبت کرنا وغیرہ انکے سوا ہر لہو و لعب علی الاطلاق حرام ہے خواہ اوسمین کوئی منکر ہو یا نہو پھر استثنار شطرنج وغیرہ کا کیا ضرور ہے کل امر لیس علیہ امرنا فھو رد حدیث صحیح ہے مانا کہ اصل اشیا مین اباحت ہے مگر جبکہ ہر کھیل تماشا مطلقاً حرام ٹھیرا تو جس کام پر لفظ لہو و لعب کا صادق آویگا وہ کام حرام ہوگا جب تک کہ شرعاً کوئی دلیل مخصص موجود نہو ❊

بشارت بر جلیس سوء

حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مثال ہمنشین نیک و بد کی ایسی ہے جیسے ایک تو مشک فروش ہو دوسرا بھٹی پھونکنے والا مشک والا تجھکو کچھ دیگا یا تو اوس سے کچھ مول لیگا ورنہ خوشبو تو تجھکو مل ہی جاویگی بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تجھکو اوس سے کچھ بدبو ملیگی رواہ البخاری و مسلم یہہ مثال کئی حدیثون مین آئی ہے **فائدہ** جو شخص وسط حلقہ مین بیٹھتا ہے اوسکو ملعون فرمایا ہے رواہ ابو داؤد عن حذیفۃ مرفوعاً بایان ہاتھ پس پشت رکھکر چوتڑ پر بیٹھنے کو نشست مغضوب علیہم یعنی یہود ٹہرایا ہے رواہ ابو داؤد و ابن حبان مرفوعاً عن الشرید بن سوید ؛

بشارت بر خفتن بالای سطح بے حجار و جز آن

ابن شیبان نے مرفوعاً کہا ہے جو کوئی سویا گھر کی چھت پر جسکی آڑ نہین ہے بری ہوا اوس سے ذمہ اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے بلکہ روایت عبد اللہ بن جعفر مین یہانتک فرمایا ہے کہ اگر مر جاویگا تو اوسکا خون رائگان ہے رواہ الطبرانی اسیطرح جو کوئی زمانہ طوفان بحر مین سوار ہوا اوس سے بھی ذمہ بری ہو جاتا ہے اسکو بیہقی نے ابن عمران سے روایت کیا ہے ؛

بشارت بر خفتن بر روی بلا عذر

ابو ہریرہ نے کہا ایک آدمی پیٹ کے بل سوتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر ہوا پاؤن سے ٹہوکر مار کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسطرح کے سونے کو دوست نہین رکھتا ہے رواہ احمد و ابن حبان آسودہ مرد عورت جنکو کسیطرح کا تمیز و ادب نہین ہوتا ہے اسیطرح پیٹ کے بل سوتے ہین یہہ سلائی شیطان کی ہے کہ وہ اوندہا سویا کرتا ہے بلکہ حدیث ابی ذر مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ یہہ سونا اہل نار کا ہے رواہ ابن ماجۃ دوسری روایت مین یون ہے کہ اسطرح کے سونے کو خدا دشمن رکھتا ہے ابی عیاش نے ایک بابی سے

مرفوعاً روایت کیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے سے درمیان دہوپ وسایہ کے اور کہا کہ یہہ مجلس ہے شیطان کی رواہ احمد باسناد جید والبزار نحوہ من حدیث جابر وابن ماجۃ النھی وحدہ من حدیث بریدۃ دوسری روایت ابی ہریرہ مین نہی کی ہے بیٹھنے سے درمیان دہوپ سایہ کے رواہ ابو داؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے کئی حدیثون مین یون آیا ہے کہ اکرم مجالس وہ ہے جسمین قبلہ رو بیٹھے رواہ الطبرانی عن ابن عمر مرفوعاً ؀

بشارت بر گرفتن فال بد

حدیث مرفوع ابن مسعود مین آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے یہہ کلمہ تین بار فرمایا پہر کہا ہم مین کوئی نہین ایسا جو اوس سے بچے مگر اللہ تعالےٰ توکل کے سبب سے دور کر دیتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان یعنی دلمین تو وہم بد فالی کا ہر کسیکو آجاتا ہے مگر اللہ پر بہروسا کرنے سے اوس وہم پر نہین جمتا بخاری نے کہا یہہ قول ابن مسعود کا ہے مرفوع اسیقدر ہے کہ بد فالی شرک ہے ابن القیم نے خوب بات کہی ہے کہ اثر بد فالی کا اوسی شخص کو ہوتا ہے جو فال بد سے ڈرتا ہے جسکو خدا پر بہروسا ہے اوسکو کوئی فال بد ضرر نہین کرتی پڑے کہا کرو بکا کرو ؀

بشارت بر اقتناء سگ

ابن عمر کی حدیث مرفوع سے معلوم ہوا کہ سوا کہیت و شکار کے کتے کے جو کوئی کتا پالتا ہے ہر دن اوسکے اجر مین سے دو قیراط برابر کم ہوتا ہے رواہ مالک والشیخان والترمذی والنسائی یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے امرا کے دربار مین کتے ہردم رہتے ہین سیکڑون روپیہ کے دام مین آتے ہین یہہ اونکو چومتے چاٹتے ہردم اونپر ہاتھ پہیرتے ہین ع کند ہمجنس باہمجنس پرواز

آخر یہہ بھی تو وہی ہین جنکے حق مین یون کہا گیا ہے سگ و سگ‌نفس اور آ کری بکری بن گئے زیادہ کوئی چیز نجس نہ

سگ بدر یاے ہفت گانہ بشو — چونکہ تر شد پلید تر باشد

جو کوئی رات دن ملوث و مصاحب نجاست ہو وہ دشمن خدا ہے بڑی دیوانے فقیر دیکھو جو رات دن کتے پالتے ہین پڑے مارتے ہین احمق لوگ اولیاء اللہ جانتے ہین حالانکہ قرآن مین فرمایا ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین اللہ دوست رکھتا ہے طہارت کرنیوالون کو یہہ نجس غیر طاہر کسطرح خدا کے دوست اور ولی ہوسکتے ہین نہ وضو کرین نہ نماز پڑھین نہ عقل نہ شعور یہہ تو اولیاء ابلیس ہین یا پاگل پر تلبیس لاحول ولا قوۃ الا باللہ کئی حدیثون مین آیا ہے کہ جس گھر مین کتا ہوتا ہے وہان فرشتے رحمت کے نہین آتے جبریل نے رسول خدا سے کہا انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا تصاویر رواہ احمد عن اسامۃ بن زید ورواتہ یحتج بہم فی الصحیح والطبرانی بنحوہ ؎

بشارت بر تنہا سفر کردن

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین لعنت آئی ہے اوسپر جو جنگل مین اکیلا جاوے رواہ احمد و رواتہ رواۃ الصحیح دوسری حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعا آیا ہے کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہین تین سوار قافلہ ہین رواہ الحاکم و صححہ تیسری حدیث مین آیا ہے ایک اکیلا شیطان ہے دو اکیلے دو شیطان ہین اسکو مالک و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے ترجمۃ الباب مین لکہا ہے کہ یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ تین مسافر سے کم عاصی ہوتے ہین یعنی اس سے کم جماعت سفر مین نہ چاہئے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا تین سوار کو رکب فرمایا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن عباس کی حدیث مین مرفوعا یون ہے کہ بہتر صحابہ چار ہین رواہ ابو داود والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان ؎

بشارت بر تنہا سفر کردن زن بغیر محرم

ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ اور یوم آخر پر کہ سفر کرے تین دن کا یا زیادہ کا مگر یہہ کہ ہمراہ اوسکے ہو باپ یا بہائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور ذی محرم اوسکا رواہ الستۃ الا النسائی دوسری روایت شیخین مین یون آیا ہے کہ سفر نکرے عورت دو دن کا کسی زمانے مین مگر ساتہہ ہو اوسکے ذو محرم یا شوہر یہی مضمون بقید ستہ روز حدیث ابن عمر مین نزدیک شیخین و ابو داؤد کے بہی آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ حلال نہین کسی عورت کو سفر ایک رات دن کا مگر ہمراہ محرم کے دوسری روایت مین ایک ہی دن تیسری روایت مین ایک ہی رات کا ذکر آیا ہے اسکو مالک و شیخین و اہل سنن نے روایت کیا ہے زرواہ ابن خزیمۃ دوسرا لفظ ابو داؤد کا یہہ ہے کہ ایک چوکی تک کا بہی سفر نکرے اسکو بہی ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ عورت بلا محرم کے تہوڑی مسافت تک بہی سفر نہین کر سکتی ہے یہہ سفر کرنا اوسپر حرام مطلق ہے ؛

بشارت بہمراہ داشتن جرس و سگ در سفر وغیرہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے ہمراہ نہین رہتے فرشتے اوس قافلے کے جسمین کتا یا گھنٹا ہو اسکو مسلم و ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے دوسری روایت ابو داؤد مین ذکر چیتے کی کہال کا بہی آیا ہے کہ اوسکے ہونے سے فرشتے ساتہہ قافلے کا چہوڑ دیتے ہین تیسری روایت ابی ہریرہ کی مرفوعاً اس لفظ سے ہے کہ جرس مزمار شیطان ہے رواہ مسلم و ابو داؤد والنسائی و ابن خزیمۃ ام سلمہ کا لفظ مرفوع یون ہے جس گہر مین جرس ہوتا ہے اوسمین رحمت کے فرشتے نہین آتے رواہ النسائی عمر بن خطاب نے مرفوعاً کہا ہے کہ ہر جرس کے ساتہہ ایک شیطان

ہوتا ہے رواہ ابوداؤد ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جس قافلہ مین جلجل ہوتا ہو فرشتے اوسکے ساتھہ نہین رہتے رواہ النسائی عائشہ نے ایک لڑکی کے پاؤن مین جلاجل آوازدار دیکھکر مرفوعاً ذکر کیا کہ جس گھر مین جرس ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ زیور آوازدار کا حکم جرس کا ہے جرس رکھنا گھر مین قافلہ مین حرام ہے یہہ حرام کام اکثر اہل دول کے گھر مین ہوتا ہے غربا اس نعمت سے محروم ہین وللہ الحمد ✦

بشارت بر سفر اول شب و نحو آن

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہ چھوڑو مویشی اپنے جب کہ سورج ڈوبے یہانتک کہ ظلمت عشا دور ہو جاوے کیونکہ شیاطین وقت غروب آفتاب کے کہیلتے کودتے ہین رواہ مسلم وابوداؤد حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ روکو بچون کو یہانتک کہ فوعۂ عشا دور ہو جاوے اس ساعت مین شیطان چلتے پہرتے ہین یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب رات کو پڑاؤ کرو تو رستے سے بچو کہ وہ جگہہ ہے دواب وہوام کی رواہ مسلم واہل السنن الا ابن ماجۃ ✦

بشارت بر حبّ دنیا و تکاثر آن و تنافس در آن

انس نے مرفوعاً کہا ہے کہ منادی ندا کرتا ہے چھوڑو دنیا کو اہل دنیا کے لیے یہہ کلمہ تین بار کہا پھر فرمایا جسنے لیا دنیا کو زیادہ حاجت سے اوس نے اپنی موت چاہی اور وہ نہین جانتا اسکو بزار نے روایت کیا ہے ابوسعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دنیا میٹھی اور ہری ہے اللہ اسمین تمکو چھوڑتا ہے تاکہ نظر کرے کہ تم کیا کرتے ہو سو بچو دنیا سے اور عورتون سے رواہ مسلم والنسائی ابن عمرو کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو کوئی دنیا کو حق سے لیتا ہے تو اوسمین برکت ہوتی ہے بہت سے گھسنے والے ہین دنیا مین موافق خواہش نفس کے اوسکے

لیے آخرت مین سوائے نار کے اور کچھ نہین ہے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات دوسرا
لفظ ابن عمر کا یہہ ہے کہ نہین لیتا کوئی بندہ دنیا سے کوئی چیز مگر گھٹ جاتا ہے درجہ اوسکا
نزدیک خدا کے گو اوسپر کریم ہو رواہ ابن ابی الدنیا واسنادہ جید ثوبان کہتے ہین مینے
کہا اے رسول اللہ مجھکو دنیا مین سے کسقدر کافی ہے فرمایا اوسقدر جو تیری بھوک کو
بند کرے تیرے ستر کو چھپاوے اور اگر تیرے پاس کوئی گھر بھی ہے تو وہ بھی سہی اور اگر کوئی
سواری ہے تو پھر کیا پوچھنا رواہ الطبرانی ابو عسیب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قیامت کو
سوال ہوگا ہر نعمت سے مگر تین چیز ایک چیتھڑا جس سے ستر چھپے یا ٹکڑا روٹی کا جس سے بھوک
مرے یا ایک سوراخ جسمین گرمی سردی کے لیے گھسے رواہ احمد ورواتہ ثقات عثمان بن
عفان نے مرفوعاً کہا ہے کہ نہین حق بنی آدم کا سوا ان تین چیزون کے ایک گھر جو پناہ دے
دوسرے کپڑا جو ستر چھپاوے تیسرا سوکھا ٹکڑا روٹی کا پانی کے ساتھ رواہ الترمذی والحاکم
وصححاہ والبیہقی ابن عمرو سے ایک شخص نے سوال کیا کہا کیا مین فقراء مہاجرین سے نہین ہون
کہا تیرے پاس عورت ہے جسکے پاس تو رہتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جسمین تو بستا ہے کہا ہان
کہا تو تو غنی ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بھی ہے کہا اب تو تو ملوک مین ہے رواہ مسلم
موقوفاً ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین ایک ازار وسایۂ دیوار وآب سرد سے جو کچھ زیادہ ہے اوسکا
حساب ہر بندے سے دن قیامت کے لیا جاویگا یا وہ مسئول عنہ ہوگا رواہ البزار ورواتہ
ثقات حدیث ابی الدرداء مین مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ جو تھوڑا ہو اور کفایت کرے وہ بہتر
ہے اوس بہت سے جو غافل کرے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح وابن حبان والحاکم
وقال صحیح الاسناد فائدہ فضائل زہد مین بہت حدیثین آئی ہین سب کا حاصل ذم دنیا اور
ناپایداری اس جہان فانی کی ہے ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے
تھے اے اللہ رزق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قوت کر دوسری روایت مین ہے کہ کفاف
کر رواہ الشیخان والترمذی وابن ماجۃ مراد آل محمد سے ذات پاک نبوی وعترت

مصطفوی ہے اسلیئے سادات اہل بیت کو مثل دوسرے لوگون کے کبھی دولت وحکومت ہاتھ
نہ آئی ہمیشہ مظلوم محروم مغموم مہموم رہے انکا حصہ آخرت پر رکھا گیا ہے جو خدا کے دشمن ہین انکو
سب کچھ دیا ہے تاکہ آخرت مین ہر نعیم و لذت سے محروم رہین انس بن مالک مرفوعاً کہتے ہین
کوئی غنی و فقیر نہین ہے مگر وہ دن قیامت کے یہہ تمنا کریگا کہ کاش دنیا مین بقدر قوت
ہی ملتا رواہ ابن ماجۃ **فائدہ** جابر نے کہا گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بازار پر ایک چھوٹے کان کی مردار بکری دیکھی کہا تم مین سے کون اسکو ایک درہم پر مول لیتا
ہے سبنے عرض کیا کہ ہم تو اسکو مفت مین بھی نہ لین اسکو لیکر کیا کرینگے فرمایا واللہ دنیا اس سے
بھی زیادہ خوار ہے اللہ پر رواہ مسلم بطولہ اسیطرح حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ ایک
مردار بکری پر گذر ہوا جسکو بکری والون نے پھینکدیا تھا فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے
جان میری البتہ دنیا ذلیل تر خوار تر ہے اللہ پر اس بکری سے نزدیک بکری والون کے رواہ
احمد باسناد لا باس بہ یہہ حکایت چند حدیثون مین آئی ہے ضحاک بن سفیان کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے ضحاک تمہارا کھانا کیا ہے مینے کہا گوشت
دودھ دہی فرمایا پھر کیا ہوجاتا ہے مینے کہا وہی جو معلوم ہے یعنی گوہ فرمایا اللہ تعالے
نے اسکو مثال دنیا کی ٹھیرائی ہے یعنی دنیا پاخانے کیطرح پر ہے رواہ احمد و رواتہ رواۃ
الصحیح الا علی بن زید بن جدعان **فائدہ** حدیث مرفوع ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ دنیا
ملعون ہے جو کچھ دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ایک ذکر خدا کا اور جو کچھ کہ ذکر کیطرح
ہوا اور عالم و متعلم اسکو ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے ہلاک ہوا بندہ دنیا کا بندہ درہم کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا تو خوش
ہے نہ دیا گیا تو خفا ہے ایسا بندہ ہلاک ہو سرنگون ہو جب کانٹا چبھے تو نکالا نہ جاوے رواہ
البخاری یہہ بد دعا ہے اہل دنیا پر جنکو محبت مال و لباس وغیرہا کی ہے دوسری روایت
مین یون ہے کہ جسنے چاہا اپنی دنیا کو اوسنے نقصان کیا اپنی آخرت کا جسنے چاہا آخرت کو اوسنے

نقصان کیا اپنی دنیا کا تم اختیار کرو باقی کو فانی پر رواہ احمد عن ابی موسی الاشعری
و رواتہ ثقات والبزار وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرطہما والبیہقی تیسری
روایت ابوموسی مین مرفوعاً یون ہے کہ شیرینی دنیا تلخی آخرت ہے تلخی دنیا شیرینی آخرت ہے
رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد کعب بن مالک مرفوعاً کہتے ہین دو بھوکے گرگ جو گلۂ غنم
مین چھوڑ دئے جاوین اوتنا فساد نہین کرتے جو فساد حرص مال و شرف سے دین مین ہوتا
ہے رواہ الترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان فی صحیحہ یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ
مین بھی مرفوعاً نزدیک طبرانی و ابویعلی کے بسند جید آیا ہے بزار نے اوسکو ابن عمر سے مرفوعاً
باسناد حسن روایت کیا ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو کوئی پانی پر چلتا ہے
اوسکے پاؤن ضرور بھیگتے ہین اسیطرح صاحب دنیا گناہون سے سلامت نہین رہسکتا رواہ البیہقی
کعب بن عیاض کا لفظ یہہ ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے اسکو
ترمذی نے حسن صحیح حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے عائشہ کہتی
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اوسکا گھر ہے جسکے لئے گھر نہین دنیا
کے لئے وہی شخص جمع کرتا ہے جسکو عقل نہین رواہ احمد بیہقی نے اتنا اور بڑھایا کہ دنیا مال
ہے اوسکا جسکے لئے مال نہین واسنادہما جید ابو دخداح نے مرفوعاً کہا ہے جسکی بہت دنیا
ہوگی حرام کریگا اللہ اوسپر پڑوس میرا مین بھیجا گیا ہون دنیا کے ویران کرنے کے لئے اسلئے
مبعوث نہین ہوا کہ اوسکو آباد کرون رواہ الطبرانی حدیث عمرو بن عوف مین مرفوعاً آیا ہے
واللہ مجھکو تمپر کچھہ خوف محتاجی کا نہین ہے ڈر اسکا ہے کہ کشادہ ہو تمپر دنیا جسطرح مبسوط ہوئی تم سے
پہلے لوگون پر پس رغبت کرو تم اوسمین جسطرح رغبت کی اونہون نے پھر ہلاک ہو جاؤ تم جسطرح ہلاک
ہوگئے وہ رواہ الشیخان یہہ حدیث ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ
جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا بنی امیہ و بنی عباس پر دنیا کشادہ کردی گئی تھی ایسے چین آرام مین
پھسے کہ آخر دولت و حکومت کو تباہ کرکے اوٹھے آپ بھی تباہ ہوئے دوسرونکو بھی برباد کیا اسلام

غریب ہوگیا محبت دنیا کی نحوست نے یہانتک اثر کیا کہ غربا سے بھی اسلام جاتا رہا اب ہر محتاج غریب بھی دنیا طلب ہوگیا ہے گو خاطر خواہ مال ہاتھ نہین آتا غرضکہ ہلاکت کا سامان سب کی آخرت کے لئے طیار ہوگیا ہے اللہ انجام بخیر کرے حدیث عبد الرحمن بن عوف مرفوعاً کہتے ہین کہ شیطان لعنہ اللہ نے کہا ہے مالدار مجہہ سے کسیطرح نہین بچ سکتا تین امور مین سے ایک امر مین ضرور ہی پہنس جاتا ہے ایک یہہ کہ مال غیر حلال لیتا ہے دوسرے یہہ کہ غیر حق اور اپنے دوستون مین خرچ کرتا ہے تیسرے یہہ کہ حق جگہہ سے اوسکو منع کرتا ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن بیشک تجربہ بھی اسیکا گواہ ہے کہ کوئی مال کسی مالدار کا ان تین امر سے خالی نہین ہوتا یا حرام کا مال ہے یا بیجا صرف ہوتا ہے یا جاے سے نہین اوٹھتا عجب پھندا اس ابلیس لعین نے ڈالا ہے خدا اپنی پناہ مین بچاوے تو بچے ورنہ خیر و عافیت ہے حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ جہانکا مین نے جنت مین دیکہا کہ اکثر جنت والے یہی فقرا ہین پہر جہانکا مین نے نار مین تو دیکہا کہ اکثر دوزخ والے یہی آسودہ لوگ اور عورتین ہین رواہ احمد باسناد جید عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ کشادہ نہین کیجاتی ہے دنیا کسی شخص پر مگر اللہ درمیان اونکے عداوت و بغض ڈالدیتا ہے قیامت تک رواہ احمد باسناد حسن والبزار وابو یعلی سچ ہے جتنے لوگ دشمن کسی امیر رئیس دولتمند آسودہ حال کے ہوتے ہین اوتنے کسی فقیر محتاج مسکین کے نہین ہوتے یہہ ساری دشمنی اسی مال کے پیچھے ہوتی ہے دنیا کی محبت دولت کا عشق ایمان بھی لیتا ہے جان بھی تباہ کرتا ہے گرہ کا مال بھی برباد کردیتا ہے فقرا کے پاس کیا ہے جو کوئی اونکو ستاوے اونسے چہینے ؎

خوشا جہان تہیدستی و غریبانش		زوال نیست در اقبال بے نصیبانش

حدیث عبد اللہ بن الشخیر مین ارشاد فرمایا ہے کہ تم پاس اغنیا کے کم جایا کرو اسمین یہہ بات ہے کہ اللہ کی نعمتون کو حقیر نہ سمجھوگے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد فائدہ منذری نے بیان مین تنگی عیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعیش صحابہ کے بہت حدیثین لکہی ہین

کہانے پینے پہننے بچھونے اوڑہنے کا ذکر کیا ہے جسکے مقابلے مین آج ایک ایک فقیر پادشاہ وقت نظر آتا ہے سلف اوس حال مین صابر شاکر تھے خلف باوجود اس وسعت زیست وعدم فقر و فاقہ کے رات دن کفران نعمت کرتے ہین بے حاجت سوال وسعی و دنیا طلبی مین مشغول رہتے ہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ع شرمے شرمے کہ رفت ایمان شرمے ۞

بشارت بر آویختن تمائم و حروز

عقبہ بن عامر نے مرفوعًا کہا ہے جسنے لٹکایا کوئی تمیمہ پس تمام نکریگا اوسکو اللہ اور جسنے لٹکایا کوئی ودعہ تو اچہا نکریگا اوسکو اللہ اسکو احمد وابو یعلی نے باسناد جید روایت کیا ہی حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جسنے تعلیق کی اوسنے شرک کیا یعنی وہ مشرک ہوگیا رواہ احمد والحاکم واللفظ لہ ع رواۃ احمد ثقات منذری نے کہا تمیمہ کہتے ہین اون دانون کو جنکو لوگ اس اعتقاد سے لٹکاتے تھے کہ آفات دور ہون گی سو اعتقاد اس رسم کا بالکل جہل وضلالت ہے اسلئے کہ سوا خدا کے کوئی مانع دافع نہین ہوذکرہ الخطابی مین کہتا ہون کہ لفظ حدیث کا عام ہے جو چیز گلے مین لٹکائی جاوے یا بازو پر باندہی جاوے یا انگلی مین پہنی جاوے خواہ کوئی دانہ کسی پتہر وغیرہ کا ہو یا کوئی گنڈا التعویذ تو وہ بہی حکم تمائم وحروز مین ہوگا مگر اس بنیاد پر کہ مقصود اوسکے تعلیق سے دفع آفات وجلب نفعات ہو ورنہ محض پہننا کسی چیز جائز کا واسطے زیب وزینت بدن کے ممنوع نہین ہے اس مسئلہ کی تفصیل دلیل الطالب سے معلوم ہوسکتی ہے عبد اللہ بن عکیم نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ من علق شیئًا وکل الیہ رواہ ابو داؤد والترمذی عمران بن حصین کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ صفر کا دیکہا یعنی پیتل کا فرمایا تجہپر افسوس یہہ کیا ہے اوسنے کہا واہنہ ہے فرمایا ہان یہہ تجہکو وہن سے زیادہ کریگا اسکو پہینکدے اگر تو مرگیا اور یہہ تیرے بازو پر رہا تو کبہی تجہکو فلاح نہو گی رواہ احمد وابن ماجہ ابن حبان کا لفظ

یہہ ہے کہ اگر تو مر گیا تو تو اسی کے حوالہ رہا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے جاہل بعد دین امام ضامن
کا پیسا بازو پر باندھتے ہین کوئی اور شئے لٹکا تا باندھتا ہے یہہ سب شرک ہے مشرک مستحق نار
ہے گو آپکو مسلمان کہے یا نماز روزہ کرے ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ رقی
و تمائم و تولہ شرک ہے انسے پوچھا کہ منتر و تمیمہ تو معلوم ہے تولہ کیا چیز ہے کہا وہ چیز ہے جسکو
عورتین ازواج کے دوست بنانے کے لئے کرتی ہین رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح
الاسناد معلوم ہوا کہ کوئی چیز واسطے قابو مین لانے شوہر کے یا بی بی کے کرنا درست نہین
ہے ہان دعا کرنا درست ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین وہ تمیمہ نہین ہے جو بعد بلا کے
لٹکایا جاوے تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا معلق کیا جاوے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
سنت صحیحہ سے جو تعویذ ثابت ہے وہ فقط کوئی آیت یا دعا پڑھکر دم کرنا پھونکنا ہے نہ کاغذ
مین لکھکر لٹکانا اگرچہ بعض سلف سے تعلیق تعویذ مروی ہے مگر جو مزا نری سنت پر عمل کرنیکا
ہے وہ دوسری چیز کا نہین ہے ضرورت کیا ہے کہ تمائم وغیرہ کو عمل مین لاوے گو صورت
جائزہ ہی پر کیون نہو ذات پاک رب العالمین ہر وقت ہر حال ہر جگہہ مین نافع و ضار ہے
اوسی سے کیون التجا و گریہ و زاری نہ کیجاوے تعویذ باندہکر گنڈا لٹکا کر خدا سے غافل
ہو کر بیٹھہ رہنا کام احمقون کا ہے واللہ اعلم

بشارت بر ترک وصیت و مضار دران

حدیث مرفوع ابن عمر سے معلوم ہوا کہ دو تین رات بھی بے وصیت بسر کرنا نہ چاہئے وصیت لکھی
رکھی رہے رواہ مالک والستۃ انس بن مالک کا مرفوعاً لفظ یہہ ہے کہ محروم وہ ہے جو
وصیت کرنے سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ ترک
کرنا وصیت کا عار ہے دنیا مین نار و شنار ہے آخرت مین رواہ الطبرانی مرنا تو پیچھے برادری
کے لگا ہی ہوا ہے کون دن رات ہے جسمین سیکڑون ہزارون مسلمان دنیا مین نہین مرتے

مگر وصیت کرنیوالے ہزار مین شاید دو چار دیکھے سنے جاتے ہین جسنے وصیت نہ کی مرگیا اوسکے پیچھے ورثہ کی تباہی بربادی نزاع باہمی ہوا عار وشنار ونار نے پیچھا نہ چھوڑا لاحول ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ مرد یا عورت ساٹھ برس خدا کی طاعت کرتے ہین جب موت آتی ہے وصیت مین ضرر پہونچاتے ہین انکے لئے آتش دوزخ واجب ہو جاتی ہے قرآن پاک مین ہمراہ وصیت کے قید عدم ضرار کی آئی ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن غریب ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ آدمی ستر برس عمل اہل خیر کرتا ہی پھر وقت وصیت کے جفا کر جاتا ہے اوسکا خاتمہ عمل شر پہ ہوتا ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ اضرار وصیت مین منجملہ کبائر کے ہے پھر تلک حدود اللہ پڑہا رواہ النسائی گویا وصیت ضرار کرنا کبیرہ گناہ پر مرنا ہے یہہ دلیل ہے سوء خاتمہ کی جسطرح عدل کرنا وصیت مین دلیل ہے حسن خاتمہ و دخول جنت کی انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لے بھاگا میراث اپنے وارث کی قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے دن قیامت کے رواہ ابن ماجۃ اکثر مرد عورت جو وصیت کرتے ہین اونکی وصیت خالی مخالفت شرع کی نہین ہوتی ایسی ہی وصیت مین اضرار ہوتا ہے اپنی آخرت اس اضرار سے مرتے دم بگاڑ جاتے ہین انکو محرومی جنت کی مبارک ہو ⁂

بشارت بر کراہت انسان از ہر اموت

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکھتا ہے ملنا اللہ کا تو دوست رکھتا ہے اللہ ملنا اوسکا اور جو کوئی مکروہ جانتا ہے خدا سے ملنے کو تو مکروہ جانتا ہے اللہ اوسکے ملنے کو کسینے کہا کیا مراد کراہیت موت کی ہے ہم سب ہی تو موت کو ناخوش رکھتے مکروہ جانتے ہین فرمایا یہہ بات نہین ہے مومن کو جب بشارت اللہ کی رحمت و رضامندی و جنت کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اوسکا ملنا چاہتا ہے

کافر کو جب بشارت عذاب و سخط خدا کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اوسکا ملنا نہین چاہتا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہہ بشارت مومن و کافر کو وقت موت کے دیجاتی ہے اللہ تعالے ایسے فسق سے بھی بچاوے جو حد کفر تک پہونچا دیتا ہے یہہ فسق وہی ہے جسپر آدمی جمار ہتا ہے بے خوف ہو کر کیا کرتا ہے یا توبہ کرکے پھر مرتکب کبیرہ ہو کر مرجاتا ہے مضمون حدیث مذکور کا بہت الفاظ سے کئی طریق سے آیا ہے حدیث ابن عمرو مین موت کو تحفہ مومن فرمایا ہے رواہ الطبرانی باسناد جید امرار و ملوک موت کے ذکر سے گھبراتے ہین موت کا یاد کرنا خدا سے ڈرنا کیسا یہہ عجب لوگ ہین ہمتو جب جانین کہ یہہ اپنی موت پھیر دین یا زبردستی ایمان پر مرجاوین مگر جبکہ ایسی عاجزی ہے تو پھر اوسکے نام سے بھاگنا کیا بلکہ موت کا ذکر کرنا لذات و شہوات کا قاطع ہے رنج و غم کو دور کرتا ہے صبر و شکر کی توفیق بخشتا ہے ٭

بشارت بر ثنای بد بر جنازہ

انس کہتے ہین ایک جنازہ نکلا لوگون نے اوسکو اچھا کہا رسول خدا نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی دوسرا جنازہ نکلا اوسکو برا کہا فرمایا واجب ہو گئی عمر بن خطاب نے پوچھا کیا چیز واجب ہو گئی فرمایا جسکو تمنے اچھا کہا اوسپر جنت واجب ہو گئی جسکو برا کہا اوسپر نار واجب ہو گئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین رواہ الشیخان بطولہ والترمذی والنسائی وابن ماجۃ یہہ مضمون حدیث ابی ہریرہ مین بھی نزدیک ابو داؤد و ابن ماجہ کے آیا ہے عمر کی حدیث مین یہہ بھی مرفوعًا وارد ہے کہ جس مسلمان کے لئے چار آدمی بہتری کی گواہی دین اللہ اوسکو جنت مین داخل کریگا پھر تین اور دو آدمی کا بھی ذکر کیا رواہ البخاری انس کی روایت مین مرفوعًا چار گھر کے ہمسایہ قریب آئے ہین رواہ ابو یعلی وابن حبان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسکے لئے تین گھر کے ہمسایہ قریب گواہی خیر کی دین تو اللہ اونکی گواہی قبول کرکے اوسکو بخشدیتا ہے مراد صلحا و شہدا ہین نہ اہل فسق عامر بن ربیعہ مرفوعًا کہتے ہین بندہ جب مرجاتا ہے اللہ کو اوسکا

شر معلوم ہے مگر لوگ اوسکو بہتر کہتے ہین تو اللہ فرماتا ہے اے فرشتو مینے گواہی اپنے بندون
کی اس بندے کے حق مین قبول کرکے اسکو باوجود اپنے علم کے بخشدیا رواہ البزار معلوم ہوا کہ
جس بندے کے گناہ مستور رہوتے ہین اچھے نیک مسلمان اوسکو اچھا کہتے ہین تو اللہ بھی اوسپر
رحم فرماتا ہے جسکو سب ظالم فاسق جانتے کہتے ہین گو وہ نمازی ہو تو اوسکا خدا حافظ ہے ابی
قتادہ کی روایت مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی جنازہ پر بلاتے
تو حال مردہ کا دریافت فرماتے اگر لوگ اوسکو اچھا کہتے تو نماز پڑھتے اور جو برا کہتے تو فرماتے تم
جانو خود نماز اوسپر پڑھتے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح معلوم ہوا کہ امام وخلیفہ
اسلام کو فساق فجار پر نماز جنازہ پڑھنا نہ چاہیے تاکہ لوگون کو عبرت ہو فسق وفجور سے بچین
فائدہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ ذکر کرو خوبیان اپنے مردون کی باز رہو بیان سے
اونکی برائیون کے رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حدیث غریب وابن حبان فی
صحیحہ مطلب یہہ ہے کہ جو سچا وصف ہو وہ کہے عیب ظاہر نکرے جاہل لوگ اپنے مان باپ قوم
قبیلہ کے عیب بیان کیا کرتے ہین مانا کہ وہ ایسے ہی تہے مگر اب بعد موت کے اوسکا ذکر کیا وہ
اپنے کیے کی سزا و جزا کو پہونچ گئے ہمارے برا کہنے سے ہم خود بری ہوتے ہین جو وہ ہونا تہا سو ہو چکا
جو مر گیا اوسکی قیامت قائم ہوگئی ہمکو اپنی ذات کی اصلاح چاہیے کہ ہمارا حال وانجام اونکا سا
حال وانجام نہو *

بشارت بر نیاحت بر میت و نعی و لطم خدود و خمش وجہ و شق جیب

نعمان بن بشیر کہتے ہین جب عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہوگئے اونکی بہن رونے لگی واجبلاہ واکذا
واکذا کہنے لگی جب اونکو ہوش آیا کہا جو کچھ تونے کہا مجھسے پوچھا کہ کیا تو ایسا ہی تہا رواہ
البخاری عرب کی جاہل عورتین اپنے مردون کے بیان کرتی تہین واسیداہ واعضداہ
واماتعاہ واناصراہ واکاسیاہ وغیرہ الفاظ کہتی تہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا مردہ عذاب کیا جاتا ہے زندہ کے رونے پر اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے جیسہ
مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے مراد چلا کر بیان کر کے رونا ہے خصوصاً جبکہ مردہ بھی اوسپر
راضی تہا ورنہ مجرد آنسو کا بہنا و دلمین رنج کا ہونا گناہ نہین ہے بلکہ خدا کی رحمت دلکی رقت
ہے ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ تین امر کفر ہین ساتھہ خدا کے ایک گریبان کا چاک
کرنا دوسرے مردہ پر چلا کر رونا تیسرے کسی کی ذات مین طعن کرنا رواہ ابن حبان فی الحاکم
وقال صحیح الاسناد انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے دو آوازین ملعون ہین دنیا و آخرت مین
ایک مزمار نزدیک نعمت کے دوسرے چلا کر رونا نزدیک مصیبت کے رواہ البزار ورواتہ
ثقات یعنی دولتمند ہو کر گانا بجانا کرنا ابو مالک اشعری کی حدیث مین نیاحت کو امر جاہلیت
فرمایا ہے اگر مر جاوے اور توبہ نکرے رواہ ابن ماجۃ مگر یہہ جاہلیت ابتک اسلام مین
گہر بگہر موجود ہے انا للہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین رونیوالیون کی دو صفین بنا کر داہنے
بائین جہنم کے کہڑی کرینگے وہ کتون کیطرح اہل نار پر روئینگی رواہ الطبرانی حدیث
ابی سعید خدری مین نائحہ و مستمعہ دونون پر لعنت فرمائی ہے رواہ ابو داؤد اسیطرح
حدیث حذیفہ مین نعی سے نہی فرمائی ہے رواہ الترمذی وحسنہ ابن مسعود کی روایت
مین نعی کو عمل جاہلیت قرار دیا ہے رواہ الترمذی واستغربہ نعی یہہ ہے کہ جب کوئی
مر جاوے تو اوسکے مرنے کا اشتہار کرین لوگون مین پکارتے پہرین کہ فلان شخص مر گیا ہان اہل
قرابت و اخوان کو خبر کر دینا مضائقہ نہین کہ نماز جنازہ کے لئے آجاوین زیادہ بلا نکرے ابن
مسعود کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ ہم مین سے نہین یعنی
اہل اسلام سے جو گال پیٹے گریبان چاک کرے جاہلیت کیطرح چلا وے رواہ الشیخان و
اہل السنن الا ابا داؤد ابو موسی نے مرفوعاً کہا ہے کہ رسول خدا بری ہین صالقہ حالقہ
شاقہ سے رواہ الشیخان وابن ماجۃ والنسائی صالقہ وہ ہے جو چیخ مار کر چلا کر روے
حالقہ وہ ہے جو سر کے بال کہسوٹے شاقہ وہ ہے جو کپڑے پہاڑے ابی امامہ کا لفظ یہہ ہے کہ

لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس عورت پر جو موںہہ نوچے گریبان پہاڑے ویل ثبور پکارے یعنی ہاے ہاے وای وای کہے رواہ ابن ماجۃ وابن حبان جو عورتین ان کبائر مین مبتلا ہین منع کرنے سے باز نہین آتین اونکو یہہ بشارت ہے ❊

بشارت بر سوگ زن برای غیر شوہر زیادہ سہ روز

ام حبیبہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکہتی ہے اللہ و روز آخرت پر یہہ بات کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اخرجہ الشیخان یہہ مسئلہ متفق علیہ ہے سوا شوہر کے مان باپ اولاد بہائی بہن کسی کے لئے تین دن سے زیادہ ماتم درست نہین اس سے معلوم ہوا کہ حق شوہر کا سب پر مقدم ہے والدین کے حقوق بہی بعد اطاعت شوہر کے ہین مرد پر سب سے زیادہ حق اوسکی مان کا ہے عورت پر سب سے زیادہ حق اوسکے شوہر کا ہے یہہ مضمون بہی حدیث کا ہے حدیث اسکی پہلے گزر چکی ہے مگر اس زمانے مین سب سے کم حق شوہر کا سمجہا جاتا ہے جب یہہ نہو تو پہر ایمان کیونکر رہے عیش و آرام کسطرح حاصل ہو للرجال علیہن درجۃ گویا کہ گلستان مین آیا ہے الرجال قوامون علی النساء گویا کہ کوئی شعر بوستان کا ہے نہ آیت قرآن و نص فرقان ❊

بشارت بر اکل مال یتیم بغیر حق

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین منجملہ سبع موبقات یعنی مہلکات کے ایک کہانے مال یتیم کا بہی ذکر کیا ہے رواہ الشیخان وغیرہما بزار کا لفظ یہہ ہے کہ کبائر سات عدد ہین منجملہ اونکے ایک کہانا ہے مال یتیم کا دوسری روایت مین آیا ہے کہ اللہ پر حق ہے کہ آکل مال یتیم کو بہشت مین داخل نکریگا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث عمرو بن حزم مین آکل مال یتیم کو

اکبر الکبائر فرمایا ہے رواہ ابن حبان ابی برزہ کا لفظ یہہ ہے کہ مبعوث ہونگے کچھہ لوگ قبرون سے اونکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے پوچھا یہہ کون ہین فرمایا وہ لوگ ہین جو ظلم سے مال یتامی کا کہاتے ہین رواہ ابو یعلی و ابن حبان قرآن شریف مین فرمایا ہے ان الذین یاکلون اموال الیتامی انما یاکلون فی بطونہم نارا؛

بشارت بر زیارت کردن زنان قبور را

ابو ہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی مان کی قبر کی پہر روئے اور رُلایا پہر فرمایا اذن چاہا تہا مینے اپنے رب سے اسبات کا کہ مین استغفار کرون اوسکے لیے مجھکو اذن نہ دیا مینے زیارت کرنے کا اذن چاہا اجازت دی سو تم قبرون کی زیارت کیا کرو یہہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم وغیرہ معلوم ہوا کہ والدۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایمان پر نہین مرین یہہ بہی معلوم ہوا کہ کافر مان باپ کی زیارت بہی درست ہے مگر مردون کو یہہ قبر جس جگہہ تہی اسکے لیے کوئی سفر نہین کیا گیا تہا زیارت کا فائدہ حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ دنیا مین بے رغبتی لاتی آخرت کی یاد دلاتی ہے رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح یہی فائدہ بہت حدیثون مین آیا ہے اسکے سوا جو اور کوئی فائدہ سمجھا جاوے بجز دعاے مغفرت کے واسطے اموات کے وہ بیفائدہ ہے خالی کسی شرک یا بدعت یا رسم جاہلیت سے نہو گا منذری نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پہلے زیارت قبور سے منع فرمایا تہا نمو نا سب مردون عورتون کو پہر مردون کو اجازت دی عورتون کو نہی بدستور قائم رہی رخصت کے عام ہونے مین بہت کچھہ کلام ہے واللہ اعلم انتہی حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زائرات قبور پر اور اون لوگون پر جو قبرون پر مسجد بناتے چراغ جلاتے ہین رواہ ابو داؤد و الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان بی لعنت زائرات قبور پر

حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان کے بھی آئی ہے ترمذی نے
اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے ابن عمرو کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ایک جنازہ سے بعد دفن کے پھرے گہر کے دروازے پر ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا
وہ فاطمہ تہین پوچھا تم کدہر نکلین کہا اس مردہ کے گہر تعزیت کے لئے گئی تہی کہا شاید مقام کدی
تک بہی اونکے ساتھہ گئی ہوگی کہا معاذ اللہ جب آپ سے سن لیا تو پہر جانا کیا فرمایا اگر وہان تک
جاتی تو پہر تو جنت کو نہ دیکھتی جب تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکھتے رواہ ابو داؤد بطولہ
والنسائی بنحوہا معلوم ہوا کہ عورت کا ہمراہ جنازے کے جانا حرام ہے جنت سے اوسکو محروم
کرتا ہے عورت نہ قبر پر زیارت کے لئے جاوے نہ ہمراہ جنازے کے خدا جانے کیا کر گزرے
کیا ہوگا ؛

بشارت بر مرور بر قبور ظالمین و مصارع ایشان

ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا جبکہ گزر حجر دیار ثمود
پر ہوا کہ تم ان معذبین پر داخل مت ہو مگر روتے ہوئے اگر نہ روؤ تو داخل بھی مت ہو کہین تمکو
وہ بلا نہ پہونچے جو اونکو پہونچی ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے دوسری روایت مین یون آیا
ہے کہ پہر اپنا مونہہ کپڑے سے ڈہانک کر جلد جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے معلوم
ہوا کہ جس جگہہ مدفن و مصرع کفار و ظلمہ کا ہو یا جس جگہہ کسی قوم پر عذاب ظاہری آیا ہو وہان
نہ جاوے اگر جاوے تو روتا ہوا جاوے اللہ سے ڈرے کہ اونکا سا حال کہین اسکا حال
نہو جاوے وہان جانا اونہین کے لئے سزاوار ہے جو مثل اونکے غیر مسلمان ہین ؛

بشارت بر عذاب قبر

ابن مسعود نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے موتی عذاب کئے جاتے ہین

قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آواز سنتے ہین رواہ الطبرانی باسناد حسن یہ عذاب دو گروہ کو ہوتا ہے ایک کفار کو دوسرے فساق کو عثمان بن عفان مرفوعاً کہتے ہین کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات ہوگئی تو مابعد سہل تر ہے اگر نجات نہ ہوئی تو مابعد سخت تر ہے کوئی منظر میں نے زیادہ گھبراہٹ کا قبر سے نہین دیکھا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب پہر عثمان نے یہہ شعر پڑہا ؎

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة	والا فانی لا اخالک ناجیا

ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جب کوئی تم مین کا مرتا ہے تو مقعد اوسکا صبح شام اوسپر عرض کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ سے اوس سے کہتے ہین یہہ ہے جگہہ تیری جب تک کہ تو دن قیامت کے مبعوث ہو رواہ الشیخان والترمذی والنسائی وابوداؤد عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ امت اپنی قبور مین مبتلا ہوتی ہے مین ایک عورت ضعیفہ ہون فرمایا اللہ ثابت رکہتا ہے اونکو جو ایمان لائے ہین قول ثابت پر زندگی دنیا و آخرت مین رواہ البزار ورواتہ ثقات یعنی جنکا ایمان درست یہان ہے ایمان کے کام کرتے کرتے مرگئے اونکو یہہ ابتلا نہوگا رسول خدا نے جب ذکر فتان قبر کا کیا عمر بن خطاب نے پوچہا کیا ہماری عقلین ہمپر پہیر دیجاوینگی فرمایا ہان جیسے آج تیری صورت ہے یعنی اسیطرح کی عقل قبر مین بہی ہوگی عمر نے کہا تو پہر فتان کے موہنہ مین پتہر ہے یعنی عقل قائم ہوگی تو جواب معقول دیا جاویگا رواہ احمد والطبرانی باسناد جید حدیث انس سے مرفوعاً معلوم ہوا کہ مومن قبر مین وقت سوال کے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یون کہیگا اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ کافر یا منافق کہیگا کہ مین کچہہ نہین جانتا مین وہی کہتا تہا جو لوگ کہتے تہے اوس سے کہا جاویگا لا دریت ولا تلیت پہر اوسکو ایک لوہے کے ہتوڑے سے ایسا مارینگے جسکی آواز سوا ثقلین کے ہر نزدیک کی چیز سنے گی رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم وابوداؤد نحوہ والنسائی باختصار معلوم ہوا کہ جسنے سنت کو معلوم کیا قرآن کی تلاوت

کی وہ نجات پاویگا جسنے انکو نہ جانا نہ پہچانا وہ ہالک ہے منافق کی وہی سزا ٹھیری ہے جو کافر کی ہے علامات نفاق کا بیان گزر چکا جتنے دنیا مین فاسق ہین انہین ضرور کوئی نہ کوئی خصلت نفاق کی ہوتی ہے حدیث برا ابن عازب مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم پناہ مانگو خدا سے عذاب قبر سے یہ کلمہ دو یا تین بار فرمایا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ مردے سے کہتے ہین من ربك وما دینك ومن نبیك وہ کہتا ہے ربی اللہ ودینی الاسلام وهو رسول اللہ رواہ ابو داؤد بطولہ واحمد باسناد رواتہ محتج بهم فی الصحیح احوال برزخ مین کتاب ثمار التنکیت جامع کیفیات عذاب وثواب قبر ہے یہہ جگہہ لایق تفصیل ان حالات کی نہین ہے اعاذنا اللہ منہ بکرمہ ومنہ ولطفہ + آمین ثم آمین

بشارت برنشستن بر قبر وشکستن استخوان مردہ

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین سے اگر کوئی چنگاری پر بیٹھے جس سے اوسکے کپڑے جل جاوین وہ آگ چمڑے مین جا لگے یہہ بہتر ہے اس سے کہ کسی قبر پر بیٹھے رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ جب قبر پر بیٹھنا مطلقاً منع ٹھیرا تو جو کوئی اوسپر بیٹھکر تکیے موتے گا وہ اور بھی برا ہوا عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ اگر مین چنگاری پر چلون یا تلوار پر یا اپنا جوتا اپنے پاؤن مین ٹانکون یہہ زیادہ دوست ہے مجھکو اس بات سے کہ کسی قبر پر چلون رواہ ابن ماجۃ باسناد جید معلوم ہوا کہ قبر کو پامال کرنا اوسپر چلنا سخت ممنوع ہے عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توڑنا مردے کی ہڈی کا ویسا ہی ہے جیسے زندے کی ہڈی کا توڑنا رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ وابن حبان یعنی معصیت وایذا دہی مین دونون برابر ہین اس زمانے مین معالجین لاش کو چیرتے پھاڑتے کاٹتے ہین مادۂ مرض کو دریافت کرنے کے لئے یہہ کام شرعاً بالکل حرام ہے مردے کو سخت ایذا ہوتی ہے ویسی ہی تکلیف پاتا ہے جیسے تکلیف زندہ پاتا ہے واللہ اعلم +

بشارت بنار جہنم اعاذنا اللہ منہا

انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ اکثر دعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ تھی کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ البخاری معلوم ہوا کہ عذاب نار حق ہے اللہ تعالےٰ نے ہمکو سکھایا ہے کہ ہم اوس سے پناہ مانگا کرین یہہ عذاب کفار فساق فجار کے لئے متعین ہے اہل ایمان انشاء اللہ تعالےٰ اوس سے محفوظ رہین گے اس عذاب سے پناہ مانگنا گویا فسق وفجور وکفر وشرک سے پناہ مانگنا ہے کہ یہی اسباب عذاب ہین نار کے عدی بن حاتم کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بچو تم آتش دوزخ سے آدہی ہی کہجور دیکر جسکو یہہ بہی نہ ملے وہ اچہی بات ہی کہے رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ اللہ کے لئے صدقہ دینا گو کیسا ہی کم کیون نہو اگرچہ ایک کلمۂ طیبہ ہی ہو عذاب جہنم سے بچاتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین کہ پہلے تو رسول خدا نے اپنے عشیرہ کو الگ الگ ڈرایا پہر فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا اے فاطمہ چہڑا اپنی جان کو آتش دوزخ سے مین تیرے لئے اللہ سے کسی چیز کا مالک نہین ہون رواہ مسلم واللفظ لہ والبخاری والترمذی والنسائی بنحوہ سبحان اللہ وہان تو رسول خدا صلعم فاطمہ کے کام نہ آسکین یہان سارے فساق نام کے مسلمان اولیا مشائخ پیرون کی شفاعت کے بہروسے پر تارک فرائض وشرائع اسلام مرتکب کبائر مصر علی الکبائر ہین اونکی شفاعت پر خدا ورسول کو بہولے بیٹھے ہین کلیب بن حزن کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے طلب کرو جنت کو جہانتک بنے ہوا گو نار سے اپنے تا بو ہو جنت کا طالب نار سے ابد نہین سوتا آخرت گہری ہوئی ہے مکارہ سے دنیا محفوف ہے لذات وشہوات سے کہین تمکو یہہ آخرت سے غافل نکردے رواہ الطبرانی عیش ولذات کے بندون کے لئے یہہ بشارت ہے کہ اونکا گہر نار ہے جو مکارہ مین پڑے ہین اونکو انشاء اللہ جنت ملیگی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے اگر ایک قطرہ نار کا تمہاری دنیا مین ہو تو سبکو بگاڑ دے رواہ البیہقی

بطولہ دوسرا لفظ یہہ ہے قسم ۔ کی اگر دیکھو تم جو دیکھا ہے مینے تو ہنسو تم کم اور رو بہت
تو پوچھا آپنے کیا دیکھا ہے فرمایا جنت و نار کو دیکھا ہے رواہ مسلم و ابو یعلی ابن عمر کا لفظ مرفوع
یہہ ہے تم مت بہولو دو بڑی چیزون کو جنت و نار پہر رسول خدا روئے یہانتک کہ ڈاڑہی پر آنسو بہے
فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اگر تم جانو جو مجہکو معلوم ہے امر آخرت سے تو جاؤ
تم طرف مٹی کے اور ڈالو تم اپنے سرون پر خاک رواہ ابو یعلی جبریل علیہ السلام پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آئے غمگین تہے سر نہ اوٹہاتے کہا تم کیسے غمگین ہو رہے ہو کہا مینے
ایک لپٹ جہنم کی دیکہی ہے ابتک جی ٹہکانے نہین ہوا ہے رواہ الطبرانی عن انس دوسرا لفظ
انس کا یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہہ آیت پڑہی وقودها الناس والحجارة
پہر فرمایا ہزار برس اوسکو سلگایا تو لال ہوئی پہر ہزار برس سلگایا تو سفید ہوئی پہر ہزار برس
سلگایا تو کالی ہوگئی ہوئی کسیطرح اوسکی لپٹ نہین بجہتی رواہ البیہقی والاصبہانی تیسرا
لفظ یہہ ہے کہ یہہ تمہاری آگ ایک جزو ہے ستر جزو نار جہنم سے اگر یہہ دوبار پانی سے نہ بجہائی
جاتی تو تم اس سے کامیاب نہو سکتے یہہ آگ خدا سے دعا کرتی ہے کہ پہر اسکو جہنم مین نہ بہیجے رواہ
ابن ماجة باسناد رواہ والحاکم وقال صحیح الاسناد یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثون
مین آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ان هذه النار جزء من مائة جزء من جهنم
رواہ احمد و رواتہ رواة الصحیح جہنم کے بیان مین ظلمت و سواد و شرر و انواع آفات
نار کے ذکر مین متعدد حدیثین آئی ہین کسیقدر کتاب نقیظہ مین لکہی گئی ہین اہل نار کے عذاب
طرح طرح کے ہونگے ہر گناہ کے موافق عقاب ہوگا مثلاً قرار ریا کار جب الحزن مین رہین گے
شہوت پرست لذت دوست وادی غی مین ہونگے ایک کنوان آثام نام ہے اوسمین وہ لوگ
رہین گے جنہون نے نماز ضائع کی ہے شہوت کے پیرو تہے عقارب و حیات جہنم کا ذکر علحدہ آیا
ہے نہر غوطہ مین زانیات رہین گے انکے فروج سے اہل نار کو ایذا ہوگی سب سے کم عذاب مین وہ
ہوگا جسکے پاؤن کے نیچے دو چنگاریان ہونگی اوسکا دماغ اونسے کہولیگا یا دو جوتے آگ کے

پہنے ہوگا یا دو تسمے آگ کے لگے ہونگے جس سے دماغ پکے گا یہہ مضمون حدیث نعمان بن بشیر مین صحیحین کے اندر آیا ہے منذری نے احادیث زفیر و شہیق وطعام زقوم دبکا و نہیق وغیرہا کو الگ الگ تصون مین ذکر کیا ہے اللہ بچاوے مستحق اسکے اول کافر ہین پہر فاسق جو تارک فرائض مرتکب کبیرہ مانع شرائع ریاکار بدکار شرابخوار فریبی دغاباز حرامزادے پر شور و شر ہین مومن کامل کو اسکی ہوا بہی نہ لگے گی غرضکہ انجام اہل جنت و اہل نار کا یہہ ہوگا کہ بعد فیصل کے ہر ایک کی موت کو ذبح کر ڈالینگے فریقین سے کہدینگے اب تم ہمیشہ کو یہان رہو گے کوئی نہ آویگا کل خالدین فیہا ہو فیہ اسکو شیخین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ❊

خاتمۃ الکتاب بیان مین اخلاص وصدق ونیت صالحہ کے

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چھوڑا دنیا کو اللہ وحدہ لاشریک لہ کے اخلاص پر اور قائم رکہا نماز کو اور دی زکوۃ اوس نے مفارقت کی دنیا سے اور اللہ اوس سے راضی ہے اسکو ابن ماجہ وحاکم نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح علی شرطہما کہا ہے ابو فراس ایک شخص قوم اسلم کے تہے اونہون نے کہا ایک آدمی نے پکار کر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص دوسری روایت مین یون ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تم پوچھو مجھسے جو چاہو ایک شخص نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا قائم رکہنا نماز کا دینا زکوۃ کا کہا ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص کہا یقین کیا ہے کہا تصدیق رواہ البیہقی وہو مرسل کافر سرے ہی سے منکر آخرت کے ہین اسلئے ایمان نہین لاتے فاسق اگرچہ ایمان لائے ہین مگر انکو پورا یقین نہین ہے اگر آخرت کی تصدیق کرتے تو یہہ جرأت یہہ اصرار کبائر پر نہو تا منافق مونہہ سے یا کام سے مومن ہین مگر اخلاص نہین رکہتے سو کافرون منافقون کے لئے خلود نار ہے رہے فاسق وہ بہی بقدر فسق جہنم کی سیر کرینگے یہان کے سارے مزے وہان بہول جاوینگے معاذ بن جبل کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

طرف یمن کے بھیجا تھا اونھون نے کہا اے رسول خدا مجھکو وصیت کیجئے فرمایا تو خالص کر اپنے
دین کو تجھکو تھوڑا سا بھی عمل کفایت کریگا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ثوبان کا لفظ یہہ
ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے خوشی ہو مخلصین کو یہہ ہین چراغ
ہدایت کے ہر فتنہ تاریک انکے سبب دور ہوتا ہے رواہ البیہقی اخلاص وصواب بدون اتباع
کتاب وسنت کے کسیکو میسر نہین آتا جو کوئی یہہ سمجھے کہ قرآن وحدیث سے علیحدہ ہو کر کسی اور کتاب
وعلم سے اخلاص مین حاصل ہوسکتا ہے تو وہ جاہل ہے دین سے اوسکو حلاوت ایمان کی نہین
ہے ضحاک بن قیس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تم خالص کرو
اپنے اعمال کو بے شک اللہ تبارک وتعالے نہین قبول کرتا اعمال سے مگر اوس عمل کو جو کہ خالص
اوسکے لئے ہے رواہ البزار باسناد لا بأس بہ والبیہقی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
ان اللہ عز وجل لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ
ابو داؤد والنسائی باسناد جید یعنی جو کام خالص اللہ کے لئے ہوتا ہے اوس سے
اللہ مقصود ہے وہی تو قبول ہوتا ہے والا فلا ابو الدردار کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے
کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اوسکے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ چیز جس سے اللہ کی خوشی
مقصود ہو رواہ الطبرانی باسناد لا بأس بہ معلوم ہوا کہ دنیا کے سارے کام نکمے
ہین کسی کام پر اجر نہین ملتا نہ وہ کام مقبول ہوتا ہے جب تک کہ اوسکو اللہ کے لئے نکرے
اللہ کے لئے وہی کام ہوسکتا ہے جسکا حکم اللہ نے قرآن مین یا رسول اللہ نے حدیث مین فرمایا
ہے باقی سارے کام ملعون ہوتے ہین اونکا انجام جہنم ہے حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعاً
آیا ہے دنیا کو دن قیامت کے لائین گے کہا جاویگا کہ جو کچھ اوسمین اللہ عز وجل کے لئے ہو وہ
الگ کرو اوسکو الگ کر کے باقی سا تو نار دوزخ مین پھینک دینگے رواہ البیہقی دوسری
روایت اس لفظ سے ہے کہ جو کام غیر اللہ کے لئے ہوگا اوسکو نار جہنم مین ڈالدینگے ابو ذر نے
کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مراد کو پہونچا وہ شخص جسنے اپنا دل ایمان

کے لیے خالص کیا جی کو سلیم بنایا زبان کو سچا کیا نفس کو مطمئن عادت کو سیدہا کان کو سننے والا آنکھہ کو دیکھنے والا ٹھیرایا کان ایک سرپوش ہے آنکھہ اوس چیز سے ٹھنڈی ہوتی ہے جسکو دل یاد کر لیتا ہے جسنے اپنے دلکو یاد کرنیوالا بنایا وہ مراد کو پہونچا رواہ احمد والبیہقی باسناد فیہ احتمال للتحسین **فائدہ** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہین اعمال مگر نیت سے ہر آدمی کے لیئے وہی ہے جو اوس نے نیت کی جسکی ہجرت طرف اللہ ورسول کے ہوئی وہ ہجرت اوسکی اللہ ورسول کے لئے ہے جسنے ہجرت کی دنیا کے لیے کہ دنیا ملے یا عورت کے لیئے کہ اوس سے نکاح کرے اوسکی ہجرت اوسی لئے ہے جسکے لیے ہجرت کی ہے رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی یہہ حدیث نصف علم دین ہے بلکہ سارے دین کا دار مدار اسی حدیث پر ہے آدمی سے جو عمل ہوتا ہے صبح سے شام تک جو کچھہ چہاپرا کام کرتا ہے اوسمین کچھہ نہ کچھہ نیت ہوتی ہے کوئی نہ کوئی ارادہ ہوتا ہے جو شخص جس نیت وارادہ سے کوئی کام کرتا ہے اوسکا انجام وہی اوسکی نیت وارادہ ہے اب ہر شخص سمجھہ لے کہ کون کام اللہ کے لیئے ہوا کون کام اپنے نفس کے لیے کون کام غیر اللہ کے لیئے جو کام اللہ کے لئے نہین ہے گو کیسا ہی عمدہ وبہتر کام کیون نہو اوسکا کچھہ اجر وثواب نہین پہر اگر وہ کام اچہا بھی نہین ہے گناہ کا کام ہے تو پہر اوسپر مواخذہ وعذاب متعین ہے کہانا پینا چلنا پہرنا سونا جاگنا پہننا بی بی سے محبت کرنا اولادکا چاہنا جگہہ بنانا اگر اللہ کے لئے ہے تو ان کامون پر اجر ملتا ہے ورنہ یہہ سب کام لذات نفس شہوات طبیعت مین داخل ہین بہت لوگ اپنے اعمال خیر جسکی عادت رکہتے ہین بسبب عدم نیت رضاے وحکم آلہی کے یونہی مفت مین ضائع کیا کرتے ہین اگر خدا ورسول کا حکم سمجہکر یہی کام ادا کرین تو ثواب پاوین وہ کام بھی داخل عبادت ٹھیرے مگر نفس امارہ ابلیس لعین کب یہہ ارادہ کرنے دیتا ہے سارے کام اپنے عیش وآرام کے لئے حالت غفلت مین سرزد ہوا کرتے ہین یا شہرت ونیکنامی وناموری کے لئے جان بھی برباد مال بھی تباہ ایمان بھی خراب ہوتا ہے یہہ خالی ہاتہہ رہکر مفلس بنکر مستحق عذاب وعقاب وحساب وکتاب ہوجاتے ہین ابوہریرہ کا لفظ

مرفوع یہہ ہے کہ لوگ اپنی نیات پر مبعوث ہونگے رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن جابر کا لفظ
بجاے مبعوث محشور ہے یعنی جیسی نیت ویسا ہی حشر جسکی نیت بخیر ہے گو اوس سے وہ کام نہ بنا تو بہی
اوسکو اجر ملیگا جیسے اچھا کام کیا اگر نیت اچھی نہین تو اوسکو جزا نیت کی ملیگی نہ عمل کی اللہ طرف
جسم وصورت کے نہین دیکھتا دلکو دیکھتا ہے اسکو مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عز وجل سے روایت کیا کہ
کہ اللہ نے حسنات وسیئات کو لکھہ رکہا ہے پہر اوسکا بیان اپنی کتاب مین کیا ہے جس نے ارادہ
کیا نیکی کا پہر نہ کیا اوسکو تو اللہ ایک کامل نیکی اوسکے لئے اپنے پاس لکھہ لیتا ہے پہر اگر اوس نیکی
کو کر گزرا تو دس نیکیان لکھتا ہے سات سو چند تک پہر اوس سے زیادہ اور جس نے ارادہ کیا بدی
کا پہر نہ کیا اوسکو تو لکھتا ہے اللہ ایک نیکی کامل اوسکے لئے اور جو کر گزرا تو ایک ہی گناہ لکھتا ہے
یا اوسکو مٹا دیتا ہے ہلاک نہین ہوتا اللہ پر مگر ہلاک ہونیوالا رواہ البخاری ومسلم یعنی اللہ
کا احسان وکرم تو یہانتک ہے اب اگر کسی کی قسمت مین یہی لکہا ہے کہ وہ بدہی کئے جاوے
کسیطرح گناہ سے باز نہ آوے تو وہ آپ اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے اللہ تعالے معذور ہے
یہی مضمون تفصیل سے حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک شیخین کے آیا ہے کئی لفظ کئی طریق سے اہل
ایمان کے لئے اس سے بڑہکر کوئی امید نہین ہے کہ ارادہ گناہ پر مواخذہ نہین بلکہ ترک
عمل پر مطابق ارادہ کے بے سنت ایک حسنہ کاملہ لکہا جاتا ہے مومن کو چاہئے کہ اول تو گناہ کا
ارادہ ہی نکرے اور اگر باغواے نفس وشیطان کوئی وسوسہ گناہ کا دلمین اتفاقا آجاوے
تو اوس گناہ سے باز رہکر مفت مین اپنے لئے ایک نیکی کامل لکہوالے اور جو گناہ ہوگیا ہے تو فی الفور
توبہ کر ڈالے ساری تباہی اسی مین ہوتی ہے کہ گناہ سے توبہ نصیب نہو یا ہوکر ٹوٹ جاوے
معاصی کو اسی لئے کفر کا ایلچی کہتے ہین کہ جب لگاتار گناہ ہوتے رہین گے تو دل سیاہ ہوکر نوبت
کفر کی پہونچیگی موہنہ سے نرا کلمہ گو ہونا کچھہ کام نہ آویگا جبتک دل وزبان سے کلمہ پڑہتا ہے وہ
حتی الامکان [illegible] سے بہی ڈرتا بچتا رہتا ہے گناہ ہونے کا جلد تدارک کرلیتا ہے جنکا ایمان

تری زبان پر ہے وہ برابر گناہ کرتے رہتے ہین بے دہڑک معاصی مین مبتلا رہا کرتے ہین انکا خاتمہ
بخیر نہین ہوتا غرضکہ جو کوئی ایمان لایا ہے مسلمان بنا ہے اوسپر واجب ہے کہ مسلمانی کام کو
ایمان کے انجام کو ہر دم پیش نظر رکہے عمل مین ارادہ اللہ کا کرے نفس و شیطان کا حصہ اوسمین
نہ لگاے قبول اعمال کے دو گہر ہین ایک اخلاص دوسرے صواب اخلاص یہہ ہے کہ ہر کام سے
مقصود ذات الٰہی ہو آدمی ہمکو اور جن کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ اوسکی عبادت و توحید کرین
دوسرے کی ہوا نہ لگنے دین شرک کا کیا ذکر ہے مومن کامل نرے خدا کا بندہ ہوتا ہے مشرک ایک
جہان کا بندہ بنتا ہے کہین بہلا یہہ دونون برابر ہوسکتے ہین ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل ہل یستویان مثلا الحمد للہ بل اکثرہم لا
یعلمون صواب یہہ ہے کہ جو عمل ہو موافق سنت صحیحہ مرفوعہ کے ہو اپنی یا دوسرے کی راے
وعقل کا اوسمین کچھہ دخل نہو جو کام بال برابر خلاف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا
ہے وہ مردود ہے قرآن وسنت مین ایسے ادلہ صحیحہ واضحہ موجود ہین جو قیامت تک کے حوادث
کے لیے بیان احکام کو کافی وافی شافی ہین رای وقیاس کے نافی ہین ہان ذرا مزاولت ان
دونون اصول کی درکار ہے ورنہ غیر مزاول تو کتب رسمیہ سے بہی ہر مسئلہ جزئی نہین نکال سکتا
وہ کیا صدہا فتوون مین عاجز نہین ہوتا ہے اس زمانہ پر فساد مین بحمدہ تعالٰی فقہ سنت
ہر زبان و مکان مین موجود و میسر ہے نہ حاجت زید کی باقی رہی ہے نہ عمرو کی مگر مخلص تجربہ کار
منصف عدل شعار کجا بعد حصول ایمان وتبشیر اسلام کی جس کسیکو توفیق احسان کی ملی ہے مراء
وجدل ومکابرہ ومناظرہ ابناء دہر ومعاصرین سے علیحدہ ہے ہمت علم وعمل کی رکہتا ہے وہ
خدا کا خلیفہ ہے زمین مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہے مسلمین مین سلف مین بعد
قرون مشہود لہا بالخیر کے گو اختلاف تہا مگر کم تہا جتنا بعد زمانے کو زمانہ نبوت سے ہوتا رہا
اوتنا ہی اختلاف بڑہتا گیا یہانتک کہ آخر صدی سیزدہم مین دین لہو ولعب ٹہیر گیا بجاے تقوی
کے فسق وفجور قائم ہوا حق کی جگہہ باطل نے اپنا نقشہ جمایا اخلاص کی جگہہ ریا ونفاق پہیل گیا

اور شرع و اہل شرع کی جگہہ سب و شتم کمال علم و عقل ٹھیرا اب نام کی مسلمانی مین بھی بہت فرق آگیا ہے ہر طرف سے اعدا اسلام نے سر اوٹھایا کوئی نیچری ہے کوئی اہل حق کا مکفر کوئی دشمن اہل سنت کوئی دوستدار بدعت ایسے اختلاف کثیر کی حالت مین کوئی رستہ نجات کا سوا اتباع سنت کے دوسرا نہین ہے یہہ رستہ امت اسلام کو نبی اسلام نے پہلے سے بتا رکہا ہے مگر جبکہ کوئی اوسکو گوش رضا سے بچشم بینا دیکہے حدیث شریف مین آیا ہے فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا و عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ اسکو احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے عرباض بن ساریہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسنے نکالی ہمارے اس کام مین کوئی ایسی بات جو اوسمین نہین ہے تو وہ مردود ہے متفق علیہ یہہ حدیث مع حدیث اول جملہ محدثات و بدعات کو رد کرتی ہے ہر بدعت و محدث کا ضلالت ہونا بدون تخصیص کسی فرد کے باواز بلند ظاہر فرماتی ہے جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اما بعد بہتر حدیث کتاب اللہ ہے بہتر ہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے شر امور محدثات ہین ہر بدعت گمراہی ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے ساری امت میری بہشت مین جاویگی مگر جسنے نہ مانا پوچہا کسنے نہ مانا فرمایا جسنے میری اطاعت کی وہ بہشت مین جاویگا جسنے میری نافرمانی کی اوسنے نہ مانا رواہ البخاری اہل حدیث مطیع رسول خدا ہین اہل رائے مطیع رائے تابع ائمہ ہین رسول خدا کی بات نہ مانکر دوسرے کی بات پر چلنا یہی عدم اطاعت و عصیان رسالت ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ آخر زمانے مین دجال کذاب ہونگے تمہارے پاس ایسی باتین لاوینگے جو نہ تمنے سنی اور نہ تمہارے آبا نے سو تم اونسے دور رہو بچو کہین وہ تمکو گمراہ نکردین کسی فتنہ مین نہ ڈالدین اسکو مسلم نے روایت کیا ہے یہہ باتین وہی ہین جنپر کوئی دلیل کتاب و سنت صحیحہ سے قائم نہین ہے جتنی بدعات و محدثات دین مین نکلے ہین

یہہ سب نئی باتین ہین جنکو اہل بدعت نزدیک اہل سنت کے اپنی زبان وبیان سے لاتے بتاتے
ہین ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی
نبی مجھہ سے پہلے نہین ہوا جسکو اللہ نے اوسکی امت مین کھڑا کیا ہو مگر کچھہ لوگ اوسکے حواری
واصحاب تھے یعنی خالص دوست جو اوسکی سنت کو پکڑتے اوسکے حکم کی پیروی کرتے پھر اونکے
بعد ایسے اخلاف آئے کہ جو کچھہ وہ کہتے ہین سو نہین کرتے جو کرتے ہین اوسکا اونکو حکم نہین دیا
گیا اب جو کوئی اونکے ساتھہ اپنے ہاتھہ سے لڑے گا وہ مومن ہے جو زبان سے لڑیگا وہ مومن
ہے جو دل سے لڑیگا وہ مومن ہے اسکے سوا پھر ایمان سے ایک رائی کے دانے برابر بھی کچھہ نہین
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اہل حدیث ہمیشہ ہاتھہ سے لکھتے زبان سے نصیحت کرتے دل سے
انکی بدعت کو برا جانتے ہین یہی فرقہ مصداق اس حدیث صحیح کا ہے انشاء اللہ تعالے اس حدیث
مین علاوہ فضل اہل اتباع کی اسطرف بھی اشارہ ہے کہ پچھلے لوگ مبتدع ہونگے اونسے مجاہدہ کرنا
دلیل ہے ایمان کی نشانی ہے اسلام کی ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کہ شروع ہوا اسلام غریب
اب پھر غریب ہو جاویگا سو غریبون کو خوشخبری ہو رواہ مسلم اس زمانہ آخر مین منجملہ امت
اسلام کے جسکو دیکھو آسودہ حال فارغ البال دنیا طلب عیش خواہ مقلد مذہب ہے سو چند
متبعین سنت کے کہ انکو کوئی نہین پوچھتا انکے پاس نہ مال ہے نہ منال نہ حکومت ہے نہ اقبال
یہی قرآن وحدیث بغل مین ہے صبر وشکر انکا پیشہ وحال ہے انکی برابر دنیا مین کوئی غریب نہین
سو مصداق اس حدیث کی یہی غربا رہین نہ فقہا وامرا ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کھینچا پھر کہا کہ یہہ اللہ کی راہ ہے پھر داہنے بائین اوسکے اور خط
کھینچے فرمایا یہہ راہین ہین ان مین سے ہر راہ پر ایک شیطان ہے جو اوس راہ کی طرف بلاتا ہے
پھر یہہ آیت پڑہی ان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن
سبیلہ رواہ احمد والنسائی والدارمی یہہ حدیث صریح ہے اس باب مین کہ ایک راہ
صواب پر چلنا مقصود شارع ہے وہ ایک راہ یہی طریقہ کتاب وسنت کا ہے جسمین کسیطرح کا

اختلاف و تفرق نہین ہے باقی جتنی راہین ہین وہ خوف سے خالی نہین ہین بلکہ ہر راہ پر اونمین
سے ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو سیدہی راہ سے بہکا کر اوس پگ ڈنڈی رستے پر لگا دیتا ہے
اسلام مین تہتر فرقے ہین ہر فرقے مین کئی کئی شعبے ہین ہر گروہ کا ایک نیا راستہ ہے سوان سب
راستون پر چلنے سے قرآن شریف مین اور اس حدیث مین منع فرمایا ہے اور کہدیا ہے کہ اگر
تم اون راہون پر چلوگے تو اس راہ سے جدا ہو جاؤگے وہ سب راہین خطوات شیطان ہین
تم اونکی پیروی نکرو اوس راہ کج پیچ پر نہ چلو اسیطرح جب دین مین کسیکی تقلید واجب بہی
جانی ہے اوس امام یا شیخ یا استاد یا فقیہ یا مجتہد کی راہ پر آدمی چلتا ہے تو وہ راہ اوسکو
شاہراہ ہدایت سے بہکا دیتی ہے مسلمان پر فرض ہے کہ اتباع کتاب و سنت کرے پہر خواہ کسی سے
موافقت حاصل ہو یا مخالفت کچھہ واسطہ و مطلب نہین ہے جو شخص تابع قرآن و حدیث
ہے ہرگز دائرۂ طریقۂ ائمۂ اربعہ مجتہدین سے باہر نہین ہو سکتا ہے حدیث کا کوئی مسئلہ بہی ایسا
نہین ہے جسکی طرف کوئی نہ کوئی ان ائمۂ اربعہ سے نہ گیا ہو اور جو فرضاً کوئی ایسا مسئلہ کسی
حدیث صحیح صریح غیر منسوخ سے ثابت ہو جسپر عمل الکافوت ہو گیا ہے تو بہی لائق حجت کے وہی حدیث
ہوگی نہ وہ قول مخالف حدیث گو جمہور طرف اوسی خلاف ہی کے کیون نگئے ہون حدیث ابن
عمر و مین مرفوعاً آیا ہے میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی سب کے سب نار مین جاوینگے مگر ایک ملت
والے پوچھا کون فرمایا جسپر مین اور میرے اصحاب ہین رواہ الترمذی یہہ بات بالبداہۃ
ہر شخص جانتا ہے کہ جو صورت کذائی ہر ایک مذہب کی آج قائم ہے اسپر ہرگز رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب نہ تہے جسپر وہ سب تہے وہ صورت وہی ہے جو
کتب صحاح ستہ وغیرہا و کتاب اللہ مین مدون ہے سو جب یہہ بات ٹہیری تو سوا متبعین
قرآن و حدیث کے کسیکا ناجی ہونا معلوم نہین ہوتا ہے ہر شخص اپنے عقائد و اعمال کو طریقۂ
صحابہ پر عرض کرکے دریافت کر سکتا ہے کہ آیا موافق اونکے ہے یا مخالف اونکے حدیث انس
مین محب سنت کا اپنے ہمراہ جنت مین جانا فرمایا ہے رواہ الترمذی اس سے زیادہ اور

کیا سعادت امت ہو سکتی ہے کہ امت ہمراہ اپنے امام برحق رسول صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک جگہہ ایک گہر مین ہو حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا اجر ہے اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے روایت کیا ہے ابو سعید خدری نے مرفوعاً کہا ہے جسنے پاک مال کہایا سنت پر عمل کیا لوگ اوسکی شر سے امن مین رہے وہ جنت مین جاویگا ایک آدمی نے کہا آجکل تو ایسے ہی لوگ بہت ہین فرمایا جو زمانے میرے بعد آوینگے اونمین بہی ہونگے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اسمین خبر دی ہے اصحاب کی کہ زمانہ آخر مین بہی باوجود غربت اسلام کے کچہہ لوگ عامل بالحدیث بہی موجود رہین گے ایسا نہوگا کہ ساری امت تقلید ہی پر جم جاوے یہی مطلب ہے اوس حدیث کا جسکو ترمذی نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جمع نکریگا اللہ میری امت کو یا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضلالت پر اللہ کا ہاتہہ ہے جماعت پر جو جماعت سے باہر گیا وہ نار مین گیا مراد جماعت سے جماعت اہل سنت ہے سنت کہتے ہین حدیث کو حدیث کہتے ہین قول و فعل و تقریر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول وحی ہے اسیلئے حدیث کو برادر قرآن شریف تلو کتاب اللہ کہتے ہین کہ دونون پر عمل کرنا واجب ہے اگر سارے قرآن وحدیث پر بسبب فساد زمان و آفت اہل جہان کے عمل نہوسکے تو جتنا بنے اوسمین تو قصور نکرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم لوگ ایسے زمانے مین ہو کہ جو کوئی چہوڑ دے اوسمین دسوان حصہ اوس چیز کا جسکا حکم کیا گیا ہے تو ہلاک ہو جاوے پہر ایسا زمانا آویگا کہ جو کوئی اونمین سے عمل کریگا دسوین حصے اوس چیز جسکا حکم کیا گیا ہے تو وہ نجات پاویگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اس حدیث کا مصداق بلاشبہہ یہی ہمارا زمانا ہے اہل سنت کہان ہین آدین اس نعمت کو جان و دیکر مول لین بڑی بدبختی ہے کہ ہم سے دسوین حصے پر بہی عمل نہوا ہتو یارون کو ایک سنت پر بہی چلنا بہت بہاری معلوم ہوتا ہے بدعتین اگر کہو تو سو کر ڈالین کچہہ بہی مشکل نہین ہے جس اہل حق سے کہو لڑائی

سول لے نین حمایت خدا و رسول کبہی جی نکرین آبو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد اوس ہدایت کے جسپر وہ قائم تہے مگر دی گئی جدل پہر یہ آیت پڑہی ماضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ دین مین جہگڑنا الجہنا اور الجہنا رات دن رد و قدح کرنا طعن و تشنیع سے پیش آنا گالی گفتہ کتابون رسالون مین لکہنا نشانی ہے اس بات کی کہ ایسا آدمی گمراہ صاحب خصومت ہوتا ہے اللہ تعالے ہر مسلمان مومن مخلص محسن کو توفیق اتباع سنت و ترک بدعت کے بخشے ایمان مین اخلاص اعمال مین صواب کی راہ پر لگائے تیہ رسالہ بیان اخلاص و اتباع پر ختم ہوا اللہ تعالے اسیطرح ہمارا اور ہماری اولاد کا بلکہ سارے اہل اسلام کا مومنین ہون یا مومنات اسی اخلاص و صواب پر خاتمہ بالخیر کرے سارے اسباب فسق و فجور و بدعات و شرک و کفر سے بچاوے اوسپر قبول کرنا ہماری اس دعا کا کچہہ دشوار نہین ہے ربّ انت ولیی فی الدنیا و الآخرۃ توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین تیہ رسالہ دوم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری کو تمام ہوا ۱۵ صفر سنہ مذکور کو شروع ہوا تہا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین فقط

بسم اللہ

خاتمۃ الطبع بشارۃ المشتاق از حکیم مولوی حافظ سید اعظم حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے

خدای جہان آفرین کو سپاس و ثنا سے بے اندازہ اور رسول رحمۃ للعالمین پیر دوم درود تازہ اور آل و اصحاب نبوت ہمیشہ مہبط ہزاران رحمت اور پیروان سنت و متبعان ملت ہر جگہہ مورد ایزدی بشارت اما بعد نظر کو مژدہ دیدار اور خرد کو بشارت ادراک

کہ یہ رسالۂ نامی و مجالۂ سامی عبرت آموز فاسقان ضلالت کوش بصیرت افزاے
صالحان موعظت نیوش موسوم بہ **بشارة الفساق** تازہ تالیف انیف
امیر روشن ضمیر علامۂ عالی رتبت فہامۂ فلاطون فطرت سرحلقۂ حق پرستان ہدایت
کیش پیشواے رہگرایان افادت اندیش امارت آراے امامت سامان نقابت
فرجام فضیلت عنوان خیرازۂ جمعیت اعلام سرمایۂ آرائش ایام دانش پناہ بینش نگاہ
معدلت پسند معرفت پیوند رونق جاہ زینت کلاہ حقیقت شناس عرفان اساس
حضرت والاجاہ امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر
زاد لہ المجد والتفاخر بعہد کشور پناہی بانوے خدا آگاہ خدیو خرد دستگاہ شہریار
حاتم نوال حکمران کسریٰ مثال وسادہ آراے نوشابہ خدم شبستان افروز رابعہ کرم
جلالت آگین سعادت آئین مشتری پایہ خورشید سایہ ہمت نہاد عظمت بنیاد ہمایون
ہمم عالی علم **جناب نواب شاہجہان بیگم** کرون آف انڈیا رئیس والا درجۂ اعظم
طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند و رئیسۂ بھوپال ادامہا اللہ بالعز والاقبال بادارت
خان خبرت عنوان فرخی توامان **محمد احمد خان صوفی** اعانہ اللہ القوی مطبع
مشہور انام **مفید عام** واقع فسحت آباد اکبر آباد مین بعد کمال تنقیح باحسن
تصحیح مطبوع ہوکر شائع اقطار و امصار ہوا اور سرمایۂ عبرت دانشمندان اولی الابصار

قطعۂ تاریخ طبع

میر عالی وقار والاجاہ
قدر مین طور وفضل مین جیحون

ہاتھ سے اوسکے کشتی درویش
موتیون سے ہے بسکہ مشحون

ہے نگونسار اوسکے رایت سے
کاویانی درفش افریدون

فوج اعدا مین اوسکے ڈر سے ہے
بے زر وکشت عالم طاعون

عدل سے اوسکے جمع یکجا ہے — پارۂ برف و شعلۂ کانون
کوئی اب سر اوٹھا نہین سکتا — سو رہا کھا کے فتنہ کا افیون
اوسکی میزان عقل مین پاسنگ — ختم فضل و کمال افلاطون
اک حباب اوسکے بحر ہمت مین — نظر آتا ہے گنبد گردون
بخت اوسکے جمال پر شیدا — مال اوسکے کمال پر مفتون
علم اوسکی سرشت مین مضمر — عقل اوسکی ضمیر مین مکنون
خاص کثرت مین عام کرتا ہے — خلق پر فیض خلوت ذوالنون
اہل یونان کے کام اوسکے حضور — حرکات مشوشِ مجنون
دمبدم نازل اوسکے سینہ مین — کاروانِ علوم گوناگون
علم حق سے امانت اوسکے پاس — یک خزینہ نکات بوقلمون
جسمع طرفہ رسالہ اوسنے کیا — عبرت افزاے فاسقان زبون
نام اوسکا **بشارۃ الفساق** — لیک تہدید خیز ہے مضمون
طرفہ اعلام حق جسے پڑھ کر — ہوسے اعلام اہل فسق نگون
ہے یقین راہ راست پر آئین — گرنہ رہزن ہو طالع واژون
کاش بیدار اہل غفلت ہون — جسکے اندازِ اینر دبیچون
کاش جانین کہ اونپہ قہر خدا — کرنے والا ہے ناگہان شبخون

فکر تاریخ تھی کیا مین نے
باعثِ عبرت بدان موزون

ختمت الطبع از احمد خان صاحب صوفی مہتمم مطبع سعید عالم آگرہ

الحمد للہ والمنۃ کہ این رسالہ مختصر مطبوع طبائع انفس و آفاق اعنی بشارۃ الفساق

پیرایهٔ اختتام در برکشید و از سنگ طبع جوهر گران بها پدید گردید و دیدهٔ جوهریان را خیره گردانید هر سطر این کتاب تازیانه ایست بر دل غافلان و هر حرف نشتری است بهر رگ جاهلان تا خون فساد انگیز از هفت اندام ایشان بگیرد و از کثرت معاصی دل صفا طلب در پهلوی شان نمیرد اگرچه از نام این کتاب فساق را بشارتی است عظیم اما از مضمونش خواهند دید که همراه شان عذابی است الیم دلی که ازین کتاب نرم نشد سنگ است و آهنش دانی و چشمی که از خوف خدا اشکی نچکاند سرابش خوانی زهی طبع همایون جناب مستطاب **نواب امیر الملک والاجاه** که چندین جواهر گوناگون از کان سخن بیرون نهاد و بهر گرفتن آن در رکنون در ربع مسکون صلای عام در داد که هزاران رهروان بادیهٔ ضلالت و مراحل پیمایان تیهٔ جهالت از مطالعهٔ تصانیفش ره نورد جادهٔ صواب گردیدند و از طرق و شوارع خطرناک در گذشته به منزل مقصود رسیدند الهی تا بهر فساق در توبه باز است و تا خائفان را از نعیم بهشت بشارت دلنواز است این کتاب را هیکل گلوی عالم و عالمیان بساز آمین ثم آمین **قطعه من حبیبها**

میر صدیق حسن خان نواب — از تو فساق نصیحت گیرند
شور تحسین تو پیدا از خلق — تلخکامان ز تو شربت گیرند
از تصانیف تو ای خازن علم — مفلسان نقد شریعت گیرند
اُمَرا نیز بگوشش دلها — پندهای تو بمنت گیرند
گمرهان شکر تو گویند همه — کز کتاب تو هدایت گیرند
این بشارت که تو دادی ما را — همه از حرف تو عبرت گیرند
جز کتاب تو بباز ار جهان — هر چه گیرند بقیمت گیرند
باد لا ینکه بعالم هستند — نام تو وقت سخاوت گیرند
بوسم از شوق بسوی بهوپال — رهروان راه محبت گیرند

یه — ۱۲۹۱ — ﮪ

فہرست مقاصد رسالہ بشارۃ الفساق

تمت

صحت نامہ بشارۃ الفساق

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۵	اعقاب	احقاب	۴۹	۱	دبا	دیا
۵	۲۱	وائے نفس شہوت	بیوائے نفس	۔۔	۴	حجث	حجت
۷	۸	کے	کے ہے	۔۔	۱۷	ہوتی ہے	ہوتی ہین
۸	۸	آگیا	آگیا ہے	۔۔	۲۰	ملعون	ملعون
۱۲	۱۴	عمل کرنگے	عمل کرینگے	۵۱	۷	بیجا	ذ بیجا
۱۸	۸	قاصہ	قاصر	۔۔	۱۰	ہو	ہوا
۔۔	۹	مناجت	مناجیت	۵۴	۸	نکریگا	نکریگا کہ
۱۹	۲۰	بزار	بزاز	۔۔	۱۱	آغاز	بجری آغاز
۲۰	۸	پانی	پانی وغیرہ	۵۶	۱	بینجیا	بیجا
۲۳	۱۰	اونگلیون	اونگلیان	۔۔	۹	تن	متن
۲۴	۱۷	آیا ہے	آتا ہے	۔۔	۱۵	خرام	حرام
۲۹	۱۴	گا	کا	۵۸	۷	مرار	برار
۳۱	۷	پر	پہر	۶۷	۱	عطلب	حلیہ
۳۳	۳	تبیضہ	تبیعہ	۶۹	۲۰	زنا سے	زنا سے بچے
۳۷	۸	دہر کل	کل دہر	۷۱	۹	غلوت	خلوت
۴۶	۲	رخفت	زحفت	۷۳	۱۴	بدکرداری	بدکردار
۔۔	۵	زخفت	زحفت	۸۰	۸	پرہے	مین ہے
۔۔	۶	رخفت	زحفت	۔۔	۱۰	صبحدم	تا صبحدم

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۹	۳	غرت	غیرت	۱۴۴	۱۵	الحاکم	والحاکم
″	۱۹	وغرہ	وغیرہ	۱۴۶	۱۲	مجاہرہ	مجاہرہ
۹۱	۷	انے	آنے	۱۴۸	۸	رویت	روایت
۹۸	۸	ور ہے	وہ ہے	۱۴۹	۱۰	ور	در
″	۱۶	سنگمار	سنگار	۱۵۵	۲	ہراش	خراشش
۱۰۳	۱۹	ظیبا تکلم	طیبا تکلم	۱۵۶	۱۲	کافر کیا	کافر کہا
″	″	بہا	بھا	۱۶۱	۹	عشرات	عثرات
۱۰۴	۲۰	ثالت	ثالث	۱۶۳	۸	گناہ	گندہ
۱۰۵	۱۱	ثقہ	ثقہ	۱۶۸	۱	بیقی	بیہقی
۱۱۰	۶	پرواہ	پروا	۱۷۰	۹	بہنم	جہنم
۱۱۳	۱۶	و دونون	دونون	۱۸۳	۲	گیا ہے	کیا ہے
۱۲۶	۶	رات دن	رات	۱۹۶	۷	لشرید	الشرید
۱۲۹	۱۳	الطبرانی	الترمذی	۲۰۱	۱۹	خزم	عزم
۱۳۰	۲۰	تمیر	تمیر	۲۰۶	۶	اسباب	اسباب بین
۱۳۱	۲۱	زانیہ	زانیہ	″	۱۸	یہ	یہ دنیا
۱۳۲	۳	کالے	کچھ کالے	۲۰۷	۳	آفسو	آنسو
۱۳۷	۶	پہونکا	بہونکا	۲۱۵	۶	پیر	پر
۱۴۰	۷	سوبقات	موبقات	۲۱۸	۱۲	طیقہ	طبقہ
۱۴۳	۸	اولار	اولاد	۲۲۰	۹	تقیمہ	تقیہ

تمت